جملہ حقوق دائمی بحق ناشران محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ چویشنز قطعی فرضی ہیں۔ بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ------ محمد ارسلان قریشی
------------ محمد علی قریشی
ایڈوائزر ------ محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 185/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

محترم قارئین۔
السلام علیکم۔

میرا نیا ناول "مور نگفر" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ڈائمنڈ مشن کے سلسلے کا تیسرا حصہ ہے۔ ڈائمنڈ جوبلی نمبر جس کے بارے میں آپ کو میں پہلے ہی مطلع کر چکا ہوں کہ یہ ناول دو ہزار صفحات سے زائد پر مشتمل ہے آپ کو قسط وار تسلسل کے ساتھ مل رہا ہے چونکہ اتنا طویل ناول ایک جلد میں شائع نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے اسے ہر ماہ حصوں کی صورت میں آپ کی خدمت میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ پہلے دو حصے آپ پڑھ چکے ہیں۔ میرے اس طویل ترین ناول کے دو حصے پڑھ کر آپ نے انہیں جس طرح پسند کیا ہے اور پذیرائی کے خطوط لکھے ہیں وہ مسلسل مجھے مل رہے ہیں۔ اس ناول کو ہر طبقے میں انتہائی پسندیدگی اور ذوق سے پڑھا گیا ہے۔ کہانی کا تھیم اور اس کا مزاج میرے سابقہ ناولوں سے ہٹ کر [ہے اور] اچھوتا ہے جسے آپ نے دل کی گہرائیوں سے سراہا ہے اور [مجھے] مبارک باد سے نواز رہے ہیں۔ اس کے لئے میں بھی آپ سب کا دل کی گہرائیوں سے مشکور ہوں۔

یہ سب آپ کی محبت، اور میرے لکھے ہوئے ناولوں کو پسندیدگی کی سند دینے کی وجہ سے ممکن ہوا ہے کہ میں مسلسل آپ کے لئے لکھ رہا ہوں اور آپ میری ہر تحریر کو سراہ رہے ہیں اور مسلسل

پذیرائی بخش رہے ہیں۔ جس انداز میں ڈائمنڈ جوبلی نمبر کو آپ سب نے پسند کیا ہے اس سے میرے اندر لکھنے کا حوصلہ اور زیادہ بڑھ گیا ہے۔ میں آئندہ بھی کوشش کرتا رہوں گا کہ نئے اور منفرد انداز کے ناول لکھ سکوں جو آپ کے اعلیٰ معیار کے حامل ہوں۔ صفحات کی کمی کی وجہ سے میں اس ماہ خطوط پیش لفظ میں شامل نہیں کر سکا ہوں لیکن اس سلسلے کے آخری دو ناول ''سی ورلڈ'' میں آپ کے خطوط خصوصی طور پر شائع کراؤں گا جو کسی بھی طرح دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہوں گے۔ اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

ڈریک اور رک نے کچھ دور تک انہیں تلاش کیا اور پھر وہ واپس پلٹ گئے۔ دلدل کے پاس سے گزرتے ہوئے وہ درختوں کے جھنڈ میں آئے اور پھر وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

''دلدل کے پاس ہر طرف کیچڑ ہی کیچڑ بکھرا ہوا ہے باس۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی لاشیں جل کر بھسم ہو گئی ہوں اور ان پر دلدل کا کیچڑ آ گرا ہو۔ اسی لئے ہمیں ان کی لاشیں نہیں مل رہی ہیں''۔ رک نے ڈریک سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔ ورنہ وہ اتنی جلدی جنگل میں کہاں غائب ہو سکتے ہیں''...... ڈریک نے سوچتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جب گرین مطمئن ہے تو پھر ہمیں یہ یقین کر لینا چاہئے کہ وہ سب واقعی ہلاک ہو چکے ہیں اور ان کی لاشیں بھی راکھ بن کر اڑ چکی ہیں''...... رک نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"ہونہہ۔ اسی لئے تو میں اب واپس جا رہا ہوں"...... ڈریک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ سب تیز تیز چلتے ہوئے جنگل کے مختلف راستوں سے گزر رہے تھے۔ رات کے سائے پھیلتے جا رہے تھے اور جنگل میں جانوروں کی تیز آوازیں سنائی دے رہی تھیں جن میں شیروں کی دھاڑیں، ہاتھیوں کی چنگھاڑیں اور بھیڑیوں کی آوازیں بھی شامل تھیں۔

"رات ہو چکی ہے۔ ہم ہیڈ کوارٹر نہیں پہنچ سکیں گے اس لئے ہمیں کسی نزدیکی سرکل پوائنٹ پر ہی رک کر رات گزارنی پڑے گی"...... رک نے کہا۔

"ہاں۔ یہاں ایک سرکل پوائنٹ قریب ہی ہے۔ ہم وہیں چلیں گے"...... ڈریک نے کہا تو رک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سب تیز تیز چلتے ہوئے اور جنگلی جانوروں اور درندوں سے محتاط رہتے ہوئے درختوں کے ایک ایسے جھنڈ میں پہنچ گئے جہاں درختوں کے درمیان ایک بڑا سا گول دائرہ بنا ہوا تھا۔ دائرے کے اندر زمین صاف تھی۔ درختوں کے تنوں سے بنا ہوا یہ دائرہ اتنا تنگ تھا کہ ان کے درمیان سے ایک سنگل پسلی آدمی کا گزرنا بھی مشکل تھا اس لئے وہ سب درختوں کے اوپر چڑھتے ہوئے دائرے میں پہنچ گئے۔ یہ سرکل پوائنٹ انسانی ہاتھوں سے بنایا گیا تھا کیونکہ یہاں چند ہی اصل درخت تھے جبکہ باقی دائرے میں درختوں کو کاٹ کاٹ کر مخصوص انداز میں تنے زمین میں گاڑ کر سرکل بنایا گیا تھا۔ رک

نے اپنے بیگ سے ایک کین نکال کر زمین اور درختوں پر سپرے کرنا شروع کر دیا تاکہ رات کے وقت سانپ، بچھو اور دوسرے موذی حشرات الارض ان پر یلغار نہ کر سکیں۔ درختوں کے درمیان بنا ہوا دائرے خاصا وسیع تھا۔ اس لئے انہیں وہاں بیٹھنے میں کوئی دقت نہ ہو رہی تھی۔ ڈریک درخت کے اوپر ایک مضبوط ڈال پر چڑھ کر بیٹھ گیا تھا۔ رک بھی اس کے پاس دوسری شاخ پر آ کر بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے باس۔ آپ بے حد سنجیدہ دکھائی دے رہے ہیں"...... رک نے ڈریک کے چہرے پر سنجیدگی دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں۔ میں ابھی تک اسی بات پر الجھا ہوا ہوں کہ آخر ان کی لاشیں کہاں گئیں"...... ڈریک نے کہا۔ اس سے پہلے کہ رک کوئی جواب دیتا اسی لمحے ڈریک کے پاس موجود ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے فوراً جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر لیا۔ دوسری طرف سے گرین اسے مسلسل کال دے رہا تھا۔

"یس۔ ڈریک اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ڈریک نے اس کی کال رسیو کرتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت کہاں ہو ڈریک۔ اوور"...... گرین نے پوچھا۔

"میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ سرکل پوائنٹ میں ہوں۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ اوور"...... ڈریک نے پوچھا۔

"تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ سرکل پوائنٹ فوری تھری میں

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

موجود ہو۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا۔ اوور“...... گرین نے پوچھا۔

”ہاں۔ یہ سرکل پوائنٹ فورٹی تھری ہی ہے۔ اوور“...... ڈریک نے جواب دیا۔

”یہ بتاؤ کہ کیا تم نے اپنے کچھ ساتھیوں کو سرکل پوائنٹ ٹائن کے پاس بھی چھوڑا ہے۔ اوور“...... گرین نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں اپنے تمام ساتھیوں کو ساتھ لایا ہوں۔ اوور“ ڈریک نے کہا۔

”تو پھر وہ کون لوگ ہیں جو سرکل پوائنٹ ٹائن کے پاس موجود ہیں۔ مجھے اس پوائنٹ سے چند انسانوں کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ اوور“...... گرین نے کہا تو ڈریک کے ساتھ رک بھی بری طرح سے اچھل پڑا۔

”انسانی آوازیں۔ کیا مطلب۔ اوور“...... ڈریک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ انسانی آوازیں ہی ہیں۔ وہ دھیمی آوازوں میں باتیں کر رہے ہیں اس لئے ان کے الفاظ سمجھ نہیں آ رہے لیکن ان میں سے بیشتر افراد ایشیائی زبان میں باتیں کر رہے ہیں۔ اوور“ گرین نے کہا تو ڈریک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”ہونہہ۔ کون ہیں وہ لوگ۔ اوور“...... ڈریک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”میں نہیں جانتا۔ ان کی آوازیں واضح نہیں ہیں۔ وہ سرکل

پوائنٹ ٹائن کے اندر نہیں ہیں اس سے کچھ فاصلے پر موجود ہیں اس لئے مجھے ان کی بے حد دھیمی آوازیں سنائی دے رہی ہیں لیکن ان کے بولے ہوئے چند الفاظ ایسے تھے جن سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ ایشیائی زبان میں باتیں کر رہے ہیں۔ اوور“...... گرین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم ان افراد کو مانیٹر نہیں کر رہے۔ اوور“...... ڈریک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہی بات تو میرے لئے پریشان کن ہے۔ میں سٹیلائٹ سرچ سے انہیں ٹریس کرنے اور مانیٹر کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ سرکل پوائنٹ ٹائن کے ارد گرد کا سارا علاقہ میں نے سرچ کر لیا ہے لیکن وہاں مجھے کسی انسان کا سایہ تک دکھائی نہیں دے رہا ہے جبکہ اسی جگہ سے انسانی آوازیں تواتر سے سنائی دے رہی ہیں۔ اوور“۔ گرین نے کہا تو ڈریک اور رک دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہیں وہاں سے انسانی آوازیں تو سنائی دے رہی ہیں لیکن سٹیلائٹ سسٹم سے وہ تمہیں کہیں دکھائی نہ دے رہے ہیں۔ اوور“...... ڈریک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہیں۔ اوور“...... گرین نے جواب دیا۔

”تو اب تم کیا چاہتے ہو۔ اوور“...... ڈریک نے پوچھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ وہی لوگ ہیں جن پر تم نے گرم دلدل کے قریب فائر میزائلوں سے اٹیک کیا تھا"...... گرین نے کہا تو ڈریک اور رک ایک بار پھر اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہوسکتا ہے۔ ان سب کی تو لاشیں بھی جل کر راکھ بن چکی ہیں پھر وہ سرکل پوائنٹ ان تک کیسے پہنچ گئے۔ اوور"...... ڈریک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نہیں جانتا۔ ان افراد کی آوازیں میں نے پہلے بھی سنی تھیں۔ چند افراد کی آوازیں وہی تھیں جو اب سرکل پوائنٹ تاش سے سنائی دے رہی ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ وہی افراد ہیں جو بچ کر اس طرف پہنچ چکے ہیں۔ اوور"...... گرین نے جواب دیا تو ڈریک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر وہ اس بار میرے ہاتھوں سے نہیں بچیں گے۔ میں ابھی جا کر ان سب کی بوٹیاں اڑا دیتا ہوں۔ اوور"...... ڈریک نے کہا۔

"انہیں ہلاک ضرور کرنا لیکن ایسا کرنے سے پہلے ایک کام ضرور کر لینا۔ اوور"...... گرین نے کہا۔

"کیسا کام۔ اوور"...... ڈریک نے پوچھا۔

"انہیں ہلاک کرنے سے پہلے کسی طرح سے بے ہوش کر دینا۔ بے ہوش کرنے کے بعد انہیں باندھ کر ان پر تشدد کر کے ان کی زبانیں کھلوا کر معلوم کرو کہ وہ کون لوگ ہیں اور اگر یہ وہی لوگ

ہیں جنہیں تم نے فائر میزائلوں سے نشانہ بنایا تھا تو وہ اس قدر بھیانک آگ سے زندہ کیسے بچ نکلے تھے اور اب وہ مجھے کوشش کے باوجود سیٹلائٹ پر دکھائی کیوں نہیں دے رہے ہیں۔ ان کا سیٹلائٹ پر دکھائی نہ دینا میرے لئے حیران کن بھی ہے اور پریشان کن بھی۔ اگر ای کنگ کو اس بات کا پتہ چل گیا کہ جنگل میں آنے والے غیر متعلقہ افراد کو میں مانیٹر نہیں کر سکتا تو وہ مجھے شوٹ کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائیں گے۔ اوور"۔ گرین نے کہا۔

"میں سمجھ سکتا ہوں۔ ای کنگ ایسے معاملے میں بے حد سٹرکٹ ہیں۔ اوور"...... ڈریک نے کہا۔

"ہمارے لئے یہ جاننا بے حد ضروری ہے کہ وہ مانیٹر کیوں نہیں ہو رہے۔ ہوسکتا ہے کہ ان کے پاس ایسے سائنسی آلات ہوں جن سے نکلنے والی ریز ان کا دفاع کر رہی ہوں۔ اسی لئے وہ سیٹلائٹ آئی سے دکھائی نہ دے رہے ہوں۔ اوور"...... گرین نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ممکن ہے۔ اوور"...... ڈریک نے جواب دیا۔

"تو پھر ان کے حلق میں ہاتھ ڈال کر ان سے پتہ کرو کہ ان کے پاس کون سے سائنسی آلات ہیں اور خاص طور پر وہ تمہارے میزائل حملے سے کیسے بچ کر نکلنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اوور"۔ گرین نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"اس بات نے تو مجھے بھی پریشان کر رکھا ہے اور میں بھی

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

مسلسل اسی سوچ میں ڈوبا ہوا ہوں۔ اگر یہ وہی لوگ ہیں تو پھر واقعی میں خود بھی ان سے یہ ضرور معلوم کرنا چاہوں گا کہ وہ فائر میزائل سے کیسے بچ نکلے ہیں۔ اوور"...... ڈریک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو جاؤ۔ دیر نہ کرو۔ وہ آگے بڑھ رہے ہیں۔ ان کے گرد گھیرا ڈالو اور پھر انہیں گیس سے بے ہوش کر دو۔ اس کے بعد کیا کرنا ہے یہ تمہیں بخوبی علم ہے۔ اوور"...... گرین نے کہا تو ڈریک نے اوکے اور اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"مجھے اس بات پر یقین نہیں ہے باس کہ یہ وہی لوگ ہیں جن پر ہم نے فائر میزائلوں سے حملہ کیا تھا"...... ڈریک کو ٹرانسمیٹر آف کرتے دیکھ کر رک نے کہا۔

"اگر یہ وہ لوگ نہیں ہے تو پھر کون ہے اور پھر تم نے سنا نہیں۔ گرین نے کہا ہے کہ ان میں سے چند افراد کی آوازیں وہ پہلے بھی سن چکا ہے"...... ڈریک نے منہ بنا کر کہا۔

"تو پھر ہمیں جلد سے جلد ان کا گھیراؤ کر لینا چاہئے۔ ان کی آوازوں کی وجہ سے گرین نے ان کی لوکیشن [illegible] کر لیا ہے۔ اگر وہ آگے بڑھ گئے یا کہیں چھپ گئے تو ہم انہیں کہاں تلاش کریں گے کیونکہ گرین کے مطابق وہ انہیں مانیٹر نہیں کر سکتا"...... رک نے کہا۔

"ہاں۔ چلو۔ سب کو کہو کہ وہ تیزی سے پھیل جائیں اور سرکل

پوائنٹ ٹائن کی طرف دائرہ بنا کر آگے بڑھیں"...... ڈریک نے کہا تو رک نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ تیزی سے درخت سے نیچے اترتا چلا گیا۔ ڈریک بھی درخت سے نیچے آ گیا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھے اور پھر مخصوص مقام پر پہنچ کر وہ مختلف سمتوں کی طرف دوڑتے چلے گئے تاکہ وہ ان افراد کے گرد گھیرا ڈال سکیں جن کی آوازیں گرین نے سنی تھیں۔

"سب سے کہہ دو کہ جب تک میں نہ کہوں کوئی فائرنگ نہیں کرے گا"...... ڈریک نے رک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ آپ کے حکم کے بغیر کوئی کچھ نہیں کرے گا۔ میں نے سب کو ایئر فون لگانے کا حکم دے دیا ہے۔ وہ سب براہ راست آپ کی اور میری آوازیں سن سکتے ہیں"...... رک نے کہا تو ڈریک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مخصوص مقام پر پہنچتے ہی ڈریک اور رک مسلح افراد کے ساتھ جھکے جھکے انداز میں گھنی جھاڑیوں میں داخل ہو گئے اور پھر وہ انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھتے گئے۔

"سب [illegible] ہیں"...... ڈریک نے کان میں لگے ایئر فون کے ساتھ منسلک مائیک میں کہا۔

"ہم سب تیار ہیں باس"...... رک کی آواز سنائی دی۔

"تم سب اپنے پاس زیرو شیل گنیں تیار رکھو۔ ہم انہیں زیرو شیلز سے بے ہوش کریں گے۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے جنگل کے

زہریلے حشرات الارض سے بچنے کے لئے اینٹی انجکشن لگا رکھے ہوں اور پھر وہ گرم دلدل کے پاس بھی گئے تھے جہاں گندھک کی تیزی بو پھیلی ہوئی ہے۔ اس بو سے بچنے کے لئے بھی انہوں نے ضرور کوئی اینٹی لے رکھا ہو گا۔ اس لئے اگر ہم نے کوئی اور گیس فائر کی تو اس کا ان پر کوئی اثر نہ ہو گا لیکن زیرو شیل کے اثر سے وہ نہیں بچ سکیں گے۔ زیرو شیل ہر لحاظ سے ان پر اثر انداز ہوں گے اور وہ پہلا سانس لیتے ہی بے ہوش ہو جائیں گے۔ شیل میں موجود کلوروفیلم گیس ان کے اعصاب معطل کر دے گی اور انہیں طویل مدت کے لئے بے ہوش کر دے گی اور پھر ہم انہیں زندہ پکڑ کر باندھ دیں گے۔ سن رہے ہو تم سب"...... ڈریک نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ایئر فون میں مختلف آوازیں سنائی دیں۔

"او کے۔ اب رک جاؤ اور اپنی زیرو شیل گنیں تیار کرو۔ میں جیسے ہی فائر کہوں۔ تم فوراً سرکل پوائنٹ نائن کی طرف شیل فائر کر دینا۔ یاد رہے تم سب نے ایک ساتھ شیل فائر کرنے ہیں"۔ ڈریک نے کہا۔

"یس باس"...... رک اور اس کے دوسرے ساتھیوں کی آوازیں سنائی دیں۔

"شیل فائر کرنے سے پہلے سب ماسک پہن لو"...... ڈریک نے ایک بار پھر کہا۔

"یس باس"...... سب نے ایک ساتھ کہا تو ڈریک نے اپنے پہلو میں لٹکے ہوئے تھیلے میں ہاتھ ڈال کر ایک گیس ماسک نکالا اور اسے اپنے منہ پر چڑھا لیا۔ گیس ماسک کے ساتھ گاگلز بھی لگی ہوئی تھی جس سے اس نے اپنی آنکھیں بھی ڈھانپ لی تھیں تاکہ گیس کا آنکھوں پر بھی کوئی اثر نہ ہو۔

"فائر"...... ڈریک نے چند لمحے توقف کے بعد کہا تو مختلف اطراف سے شعلے سے چمکے اور پھر کئی شیل اڑتے ہوئے درختوں کے ایک جھنڈ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ چند لمحوں میں وہاں ہر طرف سفید رنگ کا کثیف دھواں پھیلتا نظر آیا۔

"گڈ شو۔ وہ کچھ بھی کر لیں لیکن اس گیس کے اثر سے نہیں بچ سکیں گے"...... ڈریک نے کہا۔

"یس باس"...... رک کی آواز سنائی دی۔ وہ کچھ دیر تک انتظار کرتے رہے۔ جھنڈ میں پھیلا ہوا دھواں آہستہ آہستہ ہوا میں تحلیل ہوتا جا رہا تھا۔

"چلو آگے بڑھو اور ایک ایک درخت، ایک ایک جھاڑی چھان مارو۔ وہ سب تمہیں بے ہوش پڑے ہوئے ملیں گے"...... ڈریک نے کہا۔

"یس باس"...... رک نے کہا اور پھر ڈریک نے اپنے ساتھیوں کو تیزی سے آگے بڑھتے دیکھا۔ وہ خود ایک درخت کے پاس رک گیا تھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"باس۔ یہ سب ہمیں مل گئے ہیں"...... کچھ دیر بعد اچانک رک کی آواز سنائی دی۔

"ویل ڈن۔ کتنے افراد ہیں"...... ڈریک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بیس کے قریب افراد ہیں باس اور یہ سب مسلح ہیں۔ ان کے پاس موجود اسلحہ دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے یہ کسی بڑی فوج سے مقابلہ کرنے کے لئے یہاں آئے ہوں"...... رک نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"کیا وہ سب بے ہوش ہیں"...... ڈریک نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس۔ سب بے ہوش ہیں اور حیرت کی بات یہ ہے باس کہ ان سب کے جسم کیچڑ سے بھرے ہوئے ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ دلدل سے نکل کر آئے ہوں"...... رک نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ اب سمجھا کہ ہمیں ان کی لاشیں کیوں نہیں ملی تھیں۔ آگ پھیلتے ہی یہ سب دلدل میں اتر گئے ہوں گے ہم نے اس وقت دلدل کی طرف توجہ نہیں [illegible]۔ جیسے ہی ہم ان کی تلاش میں آگے گئے ہوں گے یہ دلدل سے نکل آئے ہوں گے"...... ڈریک نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ لیکن گرم دلدل میں یہ زندہ کیسے رہ سکتے ہیں۔ دلدل گندھک سے آلودہ ہے۔ اس دلدل میں تو ان کے جسم ایک

لمحے میں گل سڑ جانے چاہئیں تھے"...... رک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہونا تو ایسا ہی چاہئے تھا لیکن تم بتا رہے ہو کہ وہ صحیح سلامت ہیں اور ان کے جسموں پر دلدل کا گارا لگا ہوا ہے اور اس کے باوجود وہ زندہ ہیں تو ظاہر ہے انہوں نے کوئی ایسا انتظام کیا ہو گا کہ گندھک سے آلودہ دلدل سے بھی انہیں کوئی نقصان نہیں ہوا ہو گا اور یہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے ہوں گے"...... ڈریک نے کہا۔

"لیکن دلدل میں اترنا اور دلدل سے نکلنا یہ سب کیسے ممکن ہے باس"...... رک نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نہیں جانتا۔ یہ سب کچھ ہم ان سے ہی پوچھیں گے۔ تم ان سب کا اسلحہ اپنے قبضے میں لے لو اور ان سب کو بے ہوشی کی حالت میں رسیوں سے مضبوطی سے باندھ دو"...... ڈریک نے حکم بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... رک نے کہا تو ڈریک تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ بھی اس مقام پر پہنچ گیا جہاں درختوں کے ایک جھنڈ [illegible] متعدد افراد درختوں کے قریب بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان کے جسم گارے سے بھرے ہوئے تھے۔ گارا اس قدر زیادہ تھا کہ ان کے چہرے بھی اس گارے میں چھپے ہوئے تھے۔ وہ مٹی کے بنے ہوئے مجسمے لگ رہے تھے اور انہیں دیکھ کر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سب پکے ہوئے پھلوں کی طرح درختوں سے گرے ہوں۔ اس کے ساتھی ایک ایک کر کے انہیں اٹھا کر ایک جگہ جمع کر رہے تھے اور ان سب کو رسیوں سے باندھ رہے تھے۔ ایک طرف بے شمار تھیلے پڑے ہوئے تھے جن کے منہ کھلے ہوئے تھے اور ان تھیلوں میں مشین گنیں، مشین پسٹلز اور تباہ کن بم صاف دکھائی دے رہے تھے۔

''ہونہہ۔ یہ تو واقعی وہی لوگ ہیں جنہیں ہم نے دلدلی علاقے میں نشانہ بنانے کی کوشش کی تھی۔ ان کے جسموں پر گندھک ملا گارا لگا ہوا ہے۔ اس گارے کے باوجود ان کے جسم سلامت ہیں اور یہ واقعی میرے لئے انتہائی حیرت انگیز بات ہے''...... ڈریک نے کہا۔

''یس باس۔ جبکہ گندھک بھری مٹی سے تو اب تک ان کے جسم گل سڑ جانے چاہئیں تھے''...... رک نے کہا۔

''ہونہہ۔ ضرور انہوں نے دلدل کے تیزابی اثر سے خود کو محفوظ رکھنے کے لئے کوئی چکر چلایا ہو گا لیکن بہرحال انہوں نے جتنا زندہ رہنا تھا رہ لیا۔ اب ان کا وقت ختم ہو گیا ہے''...... ڈریک نے کہا۔

''کیا ہم انہیں اسی حالت میں گولیاں مار کر ہلاک کریں گے''۔ رک نے پوچھا۔

''نہیں۔ اتنی جلدی نہیں۔ پہلے ہمیں ان سے یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ ہیں کون اور اس جنگل میں اتنا خطرناک اسلحہ لے کر کیوں

آئے تھے اگر ان کا ٹارگٹ اسی ہیڈ کوارٹر تھا تو انہیں اسی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کیسے معلوم ہوا۔ ان سب باتوں کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ ورنہ نجانے کب اور کہاں سے مزید گروپس اسی ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے یہاں پہنچ جائیں۔ ہم کس کس کو روکتے پھریں گے''...... ڈریک نے کہا۔

''یس باس۔ تو پھر میں ان سب کو درختوں سے بندھوا دیتا ہوں تاکہ ہوش میں آنے کے بعد یہ حرکت نہ کر سکیں اور ہم ان کے منہ کھلوا سکیں''...... رک نے کہا تو ڈریک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ انہیں درختوں کے ساتھ بندھوا دو۔ ساری معلومات حاصل کرنے کے بعد ان سب کو ہم یہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیں گے۔ بعد میں جنگل کے جانور خود ہی ان کی لاشیں چٹ کر جائیں گے''...... ڈریک نے کہا تو رک نے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز چلتا ہوا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا اور انہیں ہدایات دینا شروع ہو گیا۔

اس کے ساتھیوں نے فوراً بے ہوش افراد کو اٹھایا اور پھر وہ انہیں ارد گرد موجود درختوں کے ساتھ باندھنا شروع ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ [illegible] درختوں سے بندھے ہوئے تھے۔

''رک اب ان سب کو اینٹی پلس کا انجکشن لگا دو تاکہ یہ ہوش میں آ جائیں''...... ڈریک نے رک سے مخاطب ہو کر کہا تو رک نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے اپنے تھیلے سے ایک باکس

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

نکال کر اسے کھول لیا۔ باکس میں ایک سرنج اور انجکشن کی ایک شیشی تھی جس میں پانی جیسا محلول بھرا ہوا تھا۔ اس نے سرنج اس محلول سے بھرا اور پھر وہ ایک ایک کر کے ان سب کو انجکشن لگاتا شروع ہو گیا۔ سب کو انجکشن لگا کر وہ پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

''اب انہیں تھوڑی ہی دیر میں ہوش آ جائے گا''...... رک نے ڈریک سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈریک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

عمران کے جسم میں درد کی تیز لہر سی اٹھی۔ اس کے منہ سے بے اختیار کراہ نکلی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ چند ہی لمحوں میں اس کا دماغ لاشعور سے شعور کی کیفیت میں آ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ ریت کے سمندر پر ریت کے ایک ٹیلے پر پڑا ہوا تھا۔

ہوش میں آتے ہی اس کے دماغ میں سابقہ منظر فلم کے منظر کی طرح ابھر آیا تھا جب وہ اور اس کے ساتھی قافلے کے سردار البرٹ کے ساتھ طوفان سے بچنے کے لئے ایک خود ساختہ گڑھے میں اتر گئے تھے لیکن طوفان کی شدت کے سامنے ان کا بنایا ہوا ٹھکانہ محفوظ نہ رہ سکا تھا۔ طوفان نے پہلے ان کی بنائی ہوئی چھت اُڑائی تھی اور پھر ایک بگولا اس گڑھے میں داخل ہو گیا تھا جس میں وہ طوفان سے بچنے کے لئے چھپے ہوئے تھے۔ بگولے نے عمران کو اٹھایا اور

تیزی سے چکر کاٹنے شروع کئے تو عمران کا دماغ ماؤف ہو گیا تھا اور اس بگولے کے زور اور اس کی طاقت کے سامنے وہ بے بس ہو کر بے ہوش ہو گیا تھا اور اب اسے ہوش آ رہا تھا۔ اپنے ساتھیوں کا خیال آتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ طوفان ختم ہو چکا تھا۔ ہر طرف ریت ہی ریت دکھائی دے رہی تھی۔ دور نزدیک کوئی نہ تھا۔

عمران اٹھا اور ٹیلے کی چوٹی پر کھڑا ہو کر ارد گرد دیکھنا شروع ہو گیا لیکن اسے سوائے ریت کے سمندر کے دور دور تک اور کچھ دکھائی نہ دے رہا تھا۔ وہاں اس کے ساتھی تو کیا ریت پر رینگنے والی ایک گوہ بھی دکھائی نہ دے رہی تھی۔

"یہ سب کہاں غائب ہو گئے ہیں"...... عمران کے منہ سے نکلا۔ وہ تیزی سے ٹیلے سے دوڑنے والے انداز میں نیچے اترا اور نیچے اترتے ہی اس نے ایک بار پھر اپنے ساتھیوں کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں دوڑائیں لیکن لا حاصل۔ نہ اس کے ساتھی کہیں دکھائی دے رہے تھے اور نہ ہی اسے سردار البرٹ کے قافلے کا کوئی فرد کہیں دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چاروں طرف ریت کے سمندر کے سوا کچھ نہ تھا۔ نجانے بگولے نے اسے اٹھا کر کہاں لا پٹخا تھا اور اس کے ساتھیوں کا کیا حال ہوا تھا وہ کچھ نہ جانتا تھا۔

طوفانی بگولے کے سامنے کسی کی پیش نہ چلی تھی۔ اس بگولے نے ان سب کو ہی اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا اور کس کا کیا حشر ہوا

تھا اور باقی سب کہاں تھے عمران کو اس کا معمولی سا بھی اندازہ نہ ہو رہا تھا۔ عمران کے پاس اس کا سامان بھی نہیں تھا۔ اس نے اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالے لیکن اس کی جیبیں بھی خالی تھیں۔ شاید طوفانی بگولے کے تیز چکروں کی وجہ سے اس کی جیبوں کا سامان بھی نکل گیا تھا۔ اسی لمحے اس کی نظریں اپنی ریسٹ واچ پر پڑیں تو اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے فوراً ریسٹ واچ کا ونڈ بٹن کھینچا اور تیزی سے سوئیاں گھمانے لگا۔ وہ ٹرانسمیٹر پر فری فریکوئنسی ایڈجسٹ کر رہا تھا۔ تاکہ اس کے ساتھی ایک ساتھ اس کی آواز سن سکیں اور جو جہاں ہو اسے اپنی حالت کے بارے میں بتا سکے۔ فری فریکوئنسی ایڈجسٹ ہوتے ہی عمران نے ونڈ بٹن پریس کیا تو ڈائل میں سرخ رنگ کا ایک بلب جلنا بجھنا شروع ہو گیا۔ عمران نے ریسٹ واچ اپنے منہ کے پاس کرتے ہوئے کال دینی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ کیا تم میری آواز سن سکتے ہو۔ کوئی میری آواز سن رہا ہے تو مجھے جواب دو۔ اوور"...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا لیکن دوسری طرف سے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔

"جولیا، صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل۔ کہاں ہو تم۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو۔ اوور"...... عمران نے ایک بار پھر کہا۔ وہ کال دیتا ہوا ٹیلے کے چاروں طرف گھوم رہا تھا تاکہ اس کے ساتھی جس طرف بھی ہوں وہ اس کی کال موصول کر سکیں۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"ہونہہ۔ کہاں رہ گئے ہیں سب کے سب"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر تک اپنے ساتھیوں کو پکارتا رہا لیکن کسی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ ہر سو خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ طوفان آ کر گزر گیا تھا اور اپنے ساتھ ہر چیز کو اڑا کر لے گیا تھا جس میں قافلے کے دو سو سے زائد افراد، مال مویشی اور عمران کے تمام ساتھی شامل تھے۔ وہ اب زندہ بھی تھے یا طوفان نے انہیں نگل لیا تھا اس کا عمران کو کوئی اندازہ نہ تھا۔ عمران ایک بار پھر ٹیلے کی چوٹی پر چڑھ گیا اور اس امید پر کہ شاید اس کا کوئی ساتھی زندہ ہو اور ہوش میں ہو اور اس کی بات کا جواب دے سکے اس نے ایک بار پھر انہیں ٹرانسمیٹر پر کال دینا شروع کر دی لیکن لاحاصل۔

"لگتا ہے اس خوفناک طوفان نے ان سب کو ہی نگل لیا ہے۔ اب شاید ہی ان میں سے کوئی زندہ ہو"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ وہ ہمت ہارنے والوں میں سے نہیں تھا اور نہ ہی وہ امید کا دامن چھوڑنے والوں میں سے تھا لیکن اس وقت صورتحال ایسی تھی کہ وہ اپنے ساتھیوں کی طرف سے قدرے ناامید ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے پر قدرے مردنی سی چھا گئی تھی اور وہ ٹیلے کی چوٹی پر بیٹھا چاروں طرف نگاہیں دوڑاتے ہوئے بار بار ٹرانسمیٹر پر اپنے ساتھیوں کو نام لے لے کر پکار رہا تھا۔ پھر جب کافی دیر بیت گئی اور کسی طرف سے اسے کوئی جواب نہ ملا تو اسے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

یقین ہونا شروع ہو گیا کہ شاید ہی اس کا کوئی ساتھی زندہ بچا ہو کیونکہ طوفانی بگولے نے جس طرح انہیں اپنی زد میں لیا تھا واقعی کسی کا بچ جانا معجزہ ہی ہو سکتا تھا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ بے دلی سے ٹیلے کی چوٹی سے نیچے اترنا شروع ہو گیا۔ ابھی وہ تھوڑا سا ہی نیچے آیا ہو گا کہ اچانک اسے ٹرانسمیٹر میں گھڑگھڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ عمران رک گیا اس نے واچ ٹرانسمیٹر اپنے کان کے قریب کر لیا۔ ٹرانسمیٹر سے واقعی گھڑگھڑاہٹ کی عجیب سی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"ہیلو۔ کون ہے۔ کیا کوئی میری آواز سن رہا ہے۔ اوور"۔ عمران نے ایک بار پھر امید و بیم بھری آواز میں واچ ٹرانسمیٹر منہ کے قریب کر کے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں صفدر ہوں۔ اوور"...... اچانک ٹرانسمیٹر سے صفدر کی ایسی آواز سنائی دی جیسے وہ نیند سے ابھی ابھی جاگا ہو۔ صفدر کی آواز سنتے ہی عمران کے جسم میں یکلخت سرشاری کی لہریں سی دوڑتی چلی گئیں۔ اس پر مسرت کا ایسا عالم طاری ہوا کہ اس کا چہرہ فرط مسرت سے یکلخت پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا۔

"صفدر۔ صفدر۔ کہاں ہو تم۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو۔ اوور"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ میں آپ کی آواز سن رہا ہوں۔ اوور"...... صفدر کی

اس بار قدرے نارمل آواز سنائی دی تو عمران کی نظریں بے اختیار تشکر کے لئے آسمان کی جانب اٹھتی چلی گئیں۔

''کہاں ہو تم اور باقی سب کہاں ہیں۔ اوور''...... عمران نے خود کو سنبھال کر انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''میں ریگستان میں ہی ہوں اور باقی سب۔ ایک منٹ مجھے یہاں اپنے ارد گرد کچھ افراد دکھائی دے رہے ہیں۔ ان میں ہمارے ساتھی کون ہیں میں نہیں جانتا۔ اوور''...... صفدر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ صفدر کے بولنے کے انداز سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ ذہنی طور پر ابھی اعتدال میں نہیں آیا ہے اور شاید وہ زخمی بھی ہے کیونکہ وہ رک رک کر اور ایسے انداز میں بول رہا تھا جیسے اسے بولنے میں تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہو۔

''تم ٹھیک تو ہو۔ تمہیں کوئی زخم تو نہیں آیا ہے۔ اوور''۔ عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں ٹھیک ہوں اور جسم پر بظاہر تو کوئی زخم دکھائی نہیں دے رہا ہے لیکن اندرونی طور پر میری ایک ایک ہڈی چیخ رہی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے طوفانی بگولے نے میری تمام ہڈیوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا ہو۔ اوور''...... صفدر نے کہا۔

''اوہ۔ تم کچھ دیر کے لئے سیدھے ہو کر لیٹ جاؤ۔ کوئی حرکت نہ کرنا پھر اپنا جسمانی جائزہ لینا تو تمہیں محسوس ہو جائے گا کہ تمہارے جسم کے کس حصے میں زیادہ تکلیف ہے اس طرح تمہیں

معلوم ہو جائے گا کہ تمہارے جسم کی کون سی اور کہاں کہاں سے ہڈیاں ٹوٹی ہیں۔ اوور''...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ مجھے ایسا نہیں لگ رہا ہے کہ میری کوئی ہڈی ٹوٹی ہے۔ البتہ بگولے نے شاید مجھے اندر سے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ میں اب اٹھ کر کھڑا ہو گیا ہوں۔ اگر میری کوئی ہڈی ٹوٹی ہوتی تو میں شاید اس طرح کھڑا نہ ہو سکتا تھا۔ اوور''...... صفدر نے کہا تو عمران کے چہرے پر بشاشت آ گئی۔

''اللہ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ تمہاری ساری ہڈیاں سلامت ہیں۔ اگر تم اٹھ کر کھڑے ہو گئے ہو تو بتاؤ کہ تمہارے ارد گرد کیا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''میرے ارد گرد مردہ اونٹ اور انسانی لاشیں بکھری ہوئی ہیں۔ شاید سارے قافلے کو ہی بگولے نے لاشوں میں تبدیل کر کے یہاں لا پھینکا ہے۔ اوور''...... صفدر نے کہا تو عمران نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے۔

''اگر تم میں چلنے کی ہمت ہے تو آگے بڑھ کر چیک کرو اور اپنے ساتھیوں کو تلاش کرو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے لیکن آپ کہاں ہیں۔ اوور''...... صفدر نے کہا۔

''میں بھی اسی صحرا میں ہی ہوں لیکن شاید بگولے نے مجھے تم سب سے دور پھینک دیا ہے۔ لیکن زیادہ دور نہیں ہوں کیونکہ ہم شارٹ رینج ٹرانسمیٹر پر بات کر رہے ہیں جو زیادہ سے زیادہ پچیس

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کلو میٹر کے دائرے میں ہی کام کرتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ میں تم سے پچیس کلو میٹر کے دائرے میں ہی موجود ہوں لیکن کہاں اور کس سمت میں۔ یہ شاید میں بھی نہیں بتا سکتا ہوں۔ اوور"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ واچ ٹرانسمیٹر کا ڈایا میٹر کیوں استعمال نہیں کر لیتے۔ ڈایا میٹر میں واچ ٹرانسمیٹر کا دوری اور سمت بتانے والا فنکشن بھی ہے۔ اس کے استعمال سے آپ کو علم ہو جائے گا کہ آپ ہم سے کتنی دور اور کس سمت میں ہیں۔ اوور"...... صفدر نے کہا تو عمران کا دل چاہا کہ وہ واقعی اپنے سر پر زور سے ہاتھ مار لے۔ واقعی ٹرانسمیٹر میں ایسی سہولت موجود تھی جس سے لنک ہونے والے دوسرے ٹرانسمیٹر کی لوکیشن اور ڈسٹنس کا آسانی سے پتہ لگایا جا سکتا تھا۔ جب اس نے ٹرانسمیٹر آن کر کے فری فریکوئنسی ایڈجسٹ کی تھی تو اس کی گھڑی کی ڈائل پر سرخ بلب روشن ہو گیا تھا جس کا مطلب تھا کہ اس کا ٹرانسمیٹر اپنے ساتھیوں کے ٹرانسمیٹر سے لنکڈ ہو چکا ہے۔ وہ چاہتا تو اسی وقت ڈایا میٹر آن کر کے اپنے ساتھیوں کے بارے میں پتہ لگا سکتا تھا کہ وہ کس سمت میں ہیں اور اس سے کتنی دوری پر موجود ہیں۔

"اوکے۔ میں ڈایا میٹر آن کرتا ہوں تب تک تم اپنے باقی ساتھیوں کو تلاش کرو۔ سب میرے ٹرانسمیٹر کی فری فریکوئنسی پر شو ہو رہے ہیں جس کا مطلب ہے کہ وہ ہم سے زیادہ دور نہیں ہیں لیکن

وہ کس حال میں ہیں یہ ہمیں دیکھنا پڑے گا۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں یہاں چیک کرتا ہوں۔ آپ ڈایا میٹر سے باقی ساتھیوں کا پتہ لگانے کی کوشش کریں۔ اوور"...... صفدر نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ اس نے فوراً گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچا اور اسے تیزی سے ڈایا میٹر کے لئے ایڈجسٹ کرنا شروع ہو گیا۔ ڈائل کا رنگ بدلا اور دیکھتے ہی دیکھتے گھڑی ڈیجٹل واچ میں تبدیل ہو گئی اور اس پر ایک چھوٹی سی اسکرین سی بنتی چلی گئی۔ عمران نے ونڈ بٹن کو اندر دبا کر دو بار پش کیا تو اچانک اسکرین روشن ہو گئی۔ اب یہ ٹچ اسکرین بن چکی تھی۔ اسکرین پر ایک پینل سا بن گیا تھا۔ عمران اس پینل پر تیزی سے انگلی چلانے لگا۔ کچھ ہی دیر میں اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ مڑ کر جنوب کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا۔ ڈایا میٹر کے مطابق اس کے تمام ساتھی جنوبی سمت میں موجود تھے اور وہ سب ایک دوسرے سے زیادہ دوری پر نہیں تھے اور یہ وہی جگہ تھی جہاں سے اس کی کال صفدر نے اٹنڈ کی تھی۔

صفدر سے جہاں اس کا ٹرانسمیٹر لنکڈ ہوا تھا وہ جگہ عمران سے تقریباً دس کلو میٹر کے فاصلے پر تھی۔ عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اسے جنوب کی طرف دس کلو میٹر پیدل سفر کرنا تھا اور اس

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

صحرا میں نجانے کہاں کہاں گڑھے تھے جن پر ریت چھت کی طرح ڈھکی ہوئی تھی۔ اگر عمران چلتے ہوئے کسی ایسے ہول پر پاؤں رکھ دیتا جو نجانے کتنی گہری کھائی پر مشتمل ہوتا تو عمران کا وجود یکلخت اس صحرا سے غائب ہو کر رہ جاتا۔ عمران اس بات کا اندازہ بھی نہ لگا سکتا تھا کہ ریت کا سمندر کس جگہ اور کس قدر اس کے لئے خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔ اسے تن بہ تقدیر آگے بڑھنا تھا۔ راستے میں جو بھی مشکل آتی اسے اس مشکل کا تن وتنہا مقابلہ کرنا تھا اور اب یہ اس کی قسمت ہی ہوتی جو اسے صحیح سلامت اس کے ساتھیوں تک پہنچا سکتی تھی۔ عمران نے ایک بار پھر صفدر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور اسے کال دینے لگا۔

"یس صفدر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... رابطہ ملتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ساتھیوں کا پتہ چلا۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ سارے ساتھی یہیں ہیں اور آپ کو سن کر یقیناً خوشی ہو گی کہ سب نہ صرف زندہ ہیں بلکہ ان سب کو معمولی چوٹیں تو ضرور آئی ہیں لیکن یہ زیادہ زخمی نہیں ہیں۔ اوور"...... صفدر نے جواب دیا تو عمران کو اپنے دل و دماغ سے ٹنوں بوجھ ہٹتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کے چہرے پر گہرا سکون سا آ گیا۔

"کیا سب ہوش میں ہیں۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ایک ایک کر کے سب کو ہوش آ رہا ہے۔ اوور"۔

صفدر نے جواب دیا۔

"ایک منٹ۔ میں فری فریکوئنسی ایڈجسٹ کرتا ہوں تاکہ سب کے ساتھ رابطے میں رہ سکوں۔ تب تک سب کو ہوش آ جائے گا پھر میں ان سب کی اٹنڈنس لگاؤں گا کہ کون حاضر ہے اور کون غیر حاضر۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا تو دوسری طرف صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کیا اور پھر واچ ٹرانسمیٹر پر دوبارہ فری فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

"کیا تم سب میری آواز سن رہے ہو۔ اوور"...... فری فریکوئنسی ایڈجسٹ ہوتے ہی عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہم سب تمہاری آواز سن رہے ہیں۔ اوور"...... جولیا کی آواز سنائی دی۔ اس کی آواز میں بھی قدرے تکلیف کا عنصر موجود تھا۔

"کیا تم ٹھیک ہو۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہم معمولی زخمی ہیں لیکن ہم سب کے جسموں میں طوفانی بگولے کا شکار ہونے کی وجہ سے انتہائی شدید درد ہے لیکن امید ہے کہ ہماری ہڈیاں سلامت ہیں۔ اوور"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں باری باری سب کی حاضری لگاتا ہوں۔ جس کا نام لوں وہ پریزنٹ سر ضرور بولے۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

''جب میں نے کہہ دیا کہ سب موجود ہیں اور سب کی حالت ٹھیک ہے تو پھر تمہیں حاضری لگانے کی کیا ضرورت ہے اور تم ہو کہاں۔ اوور''...... جولیا نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''لیلیٰ اگر صحرا میں ہو تو مجنوں کہاں ہو سکتا ہے۔ اوور''۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''بکو مت۔ سیدھی طرح سے بتاؤ کہاں ہو۔ اوور''...... جولیا کی مصنوعی غصیلی آواز سنائی دی۔

''کہہ تو رہا ہوں کہ صحرا میں ہی ہوں اور سوئس لیلیٰ کی تلاش میں سرگرداں ہوں۔ اوور''...... عمران نے جواب دیا۔

''اگر تم نے ڈایا میٹر آن کر رکھا ہے تو تم اسی طرف آ جاؤ جہاں ہم موجود ہیں اور اگر تم کہو تو ہم اپنی ریسٹ واچز کے ڈایا میٹر آن کر کے تمہارے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ اوور''...... جولیا نے اس کا جواب ان سنا کرتے ہوئے کہا۔

''تم کیوں خواہ مخواہ میری تلاش میں اپنی جوتیاں چٹخاتی پھرو گی جہاں ہو اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہیں رک جاؤ۔ میں نے مارچ شروع کر دیا ہے۔ ایک دو گھنٹوں تک تمہارے پاس پہنچ ہی جاؤں گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ایک دو گھنٹے۔ کیا مطلب۔ کیا تم ہم سے زیادہ فاصلے پر ہو۔ اوور''...... جولیا کی آواز سنائی دی۔

''منزل کا پتہ ہو تو میلوں لمبے فاصلے بھی جلد طے ہو جاتے ہیں

اور میری منزل کہاں ہے یہ سب سے زیادہ تنویر کو معلوم ہے۔ کیوں تنویر۔ اوور''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''فضول باتیں مت کرو سمجھے تم۔ اوور''...... تنویر کی غصیلی آواز سنائی دی۔

''بہت بہتر بڑے بھائی جان۔ اوور''...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے سب کی ملی جلی ہنسی کی آوازیں سنائی دیں۔ عمران نے آہستہ آہستہ اس جانب قدم بڑھانے شروع کر دیے تھے جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

''عمران صاحب۔ یہاں زیادہ تر افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ خاص طور پر کوئی اونٹ اور کوئی جانور زندہ نہیں ہے۔ اوور''۔ صفدر کی آواز سنائی دی۔

''تمہارا مطلب ہے کہ تم سب کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی زندہ ہیں۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ بیس پچیس افراد زندہ ہیں جن میں قافلے کا سردار البرٹ بھی شامل ہے۔ اوور''...... صفدر نے کہا۔

''ویری گڈ شو۔ یہ اچھا ہوا ہے کہ البرٹ اور اس کے چند ساتھی ہی سہی بچ تو گئے ہیں۔ اوور''...... عمران نے سکون بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں لیکن ان میں سے دو چار کی حالت خاصی خراب ہے۔ ان کے جسموں پر بیرونی طور پر بھی زخم ہیں اور انہیں اندرونی

COURTESY SUMMIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

چوٹیں بھی لگی ہیں۔ اوور"...... صفدر نے کہا۔

"کیا تم میں سے کسی کے پاس سامان نام کی کوئی چیز بچی ہے یا سب کچھ کھو دیا ہے تم نے میری طرح۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"تھوڑا بہت سامان ہے میرا، کیپٹن شکیل اور تنویر کے تھیلے بچ گئے ہیں باقی ساتھیوں کا سامان نہیں ہے۔ اوور"...... صفدر نے جواب دیا۔

"چلو۔ کچھ تو آسرا ہوا۔ اگر تمہارا سامان بچ گیا ہے تو مجھے البرٹ اور اس کے ساتھیوں کا بھی کوئی نہ کوئی سامان بچ ہی گیا ہو گا جو تمہارے ارد گرد یا دور نزدیک پڑا ہوا ہو گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ان کا کافی سامان بچا ہوا ہے جس میں کھانے پینے کا سامان وافر مقدار میں موجود ہے۔ اوور"...... اس بار کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"مطلب یہ کہ ہم اس صحرا میں جلد بھوکے پیاسے نہیں مریں گے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ اوور"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

عمران ان سے باتیں کرتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ وہ تن بہ تقدیر چل رہا تھا۔ اس کے راستے میں کب اور کہاں رکاوٹ آ جاتی یا چلتے چلتے اس کے پیروں کے نیچے سے کب ریت غائب ہو جاتی اور وہ

کسی اندھی اور گہری کھائی میں جا گرتا یہ اسے قطعی معلوم نہ تھا۔ وہ جیسے جیسے آگے بڑھا جا رہا تھا اس کے پیچھے اس کے قدموں کے طویل نشان بنتے جا رہے تھے اور اب آہستہ آہستہ تاریکی بھی چھٹنا شروع ہو گئی تھی۔ دن نکلنے والا تھا۔ عمران قدم بڑھاتا رہا۔ دن نکلا، روشنی ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ دھوپ پھیلنے کی وجہ سے صحرا میں تمازت کا اضافہ ہونا شروع ہو گیا۔ جیسے جیسے تمازت بڑھتی جا رہی تھی پیاس لگنے کی وجہ سے عمران کا حلق خشک ہونا شروع ہو گیا تھا اور عمران کے پیروں کے نیچے موجود ریت حیرت انگیز طور پر تیزی سے گرم ہوتی جا رہی تھی۔ اس کے سامنے اب بھی طویل صحرا تھا۔ البتہ اسے اب دور چند ٹیلے ضرور دکھائی دینے شروع ہو گئے تھے۔ عمران کے اندازے اور واچ ٹرانسمیٹر کے ڈایا میٹر کے مطابق اس کے ساتھیوں کو ان ٹیلوں کے پیچھے ہونا چاہئے تھا۔

"کہاں تک پہنچے ہو۔ اوور"...... جولیا کی آواز سنائی دی۔

"بس قریب ہی ہوں لیلیٰ۔ تم اس طرح باتیں کرتے ہوئے میرا دل بہلاتی رہو گی تو میں جلد ہی تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا۔ اوور"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"جلدی پہنچو۔ ہم سب تمہارے منتظر ہیں۔ اوور"...... جولیا نے جواب دیا۔

"سب یا صرف تم۔ اوور"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"میں سب کی بات کر رہی ہوں سمجھے تم۔ اوور"...... جولیا نے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

اسی طرح مصنوعی غصے سے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ یہ تو بتا دو کہ تم کون سے ٹیلے کے پیچھے پردہ نشیں ہو اگر تم میں سے کسی میں ہمت ہے تو کسی ٹیلے کی چوٹی پر آ جائے تاکہ میں اسے دیکھ کر آگے بڑھ سکوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ میں آتی ہوں ٹیلے پر۔ اوور"...... جولیا نے کہا اور پھر دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔ عمران کی نظریں ٹیلوں پر ٹکی ہوئی تھیں۔ تھوڑی ہی دیر بعد اسے ایک ٹیلے پر ایک انسانی وجود دکھائی دیا جو ظاہر ہے جولیا ہی تھی۔ جولیا نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔ اس نے دور سے ہی ہاتھ ہلانے شروع کر دیئے تھے۔

"ہاتھ ہلانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم آن لائن ہیں۔ تم منہ سے بات کرو تاکہ پھول جھڑتے رہیں اور یہ صحرا گلزار بن جائے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"تم اس قدر آہستہ کیوں چل رہے ہو۔ اس طرح تو چلتے چلتے تم تھک جاؤ گے اور ان ٹیلوں تک آتے آتے تمہیں کافی وقت لگ جائے گا۔ اوور"...... جولیا کی آواز سنائی دی۔

"تمہارا کیا خیال ہے میں تھکا ہوا نہیں ہوں یا مجھے یہاں تک پہنچنے میں وقت نہیں لگا ہے۔ میں احتیاطاً آہستہ چل رہا ہوں۔ راستے میں نجانے کہاں اندھی کھائی آ جائے اور میں اس میں ہمیشہ کے لئے غائب ہو جاؤں اس لئے بہتر ہے کہ تھوڑا آہستہ چل

لوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ تب تو واقعی احتیاط ہی کرنا بہتر ہے۔ اوور"۔ جولیا نے کہا۔ عمران ٹیلے کی سیدھ میں آگے بڑھ رہا تھا۔ دھوپ اب کافی تیز ہو گئی تھی۔ عمران کے جسم کے مساموں سے پسینہ پھوٹ پڑا تھا۔ یہ اس کی خوش قسمتی ہی تھی کہ وہ جس راستے پر چلتا ہوا آیا تھا وہاں کوئی کھائی یا گڑھا نہیں آیا تھا اور نہ ہی اس کی راستے میں کسی ریگستانی زہریلے کیڑے مکوڑوں سے ملاقات ہوئی تھی۔

عمران کے ہونٹوں پر پیاس کی وجہ سے اب پپڑیاں سی بننا شروع ہو گئی تھیں اور اس کا حلق سوکھ کر کانٹا بنتا جا رہا تھا۔ پانی کی کمی کی وجہ سے اس کے جسم کی توانائی ختم ہوتی جا رہی تھی اس لئے اس کی چال میں واضح طور پر لڑکھڑاہٹ آنا شروع ہو گئی تھی۔

"اوہ۔ پیاس نے شاید تمہیں بے حال کر رکھا ہے۔ ایسا کرو تم وہیں رکو۔ میں ساتھیوں کے ساتھ پانی لے کر آتی ہوں۔ اوور"۔ واچ ٹرانسمیٹر سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"نہیں۔ میں پہنچ رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"لیکن......" جولیا نے کہنا چاہا۔

"ابھی مجھ میں اتنی ہمت ہے کہ میں چل سکوں کیونکہ تم میرے سامنے ہو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔ اس نے ابھی دو چار قدم ہی آگے بڑھائے ہوں گے کہ اچانک وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کی نظریں اپنے سامنے ریت پر جم گئی جہاں ریت قدرے بیٹھی ہوئی

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

تھی۔ عمران نے نظریں دوڑائیں تو بیٹھی ہوئی ریت کا ایک حصہ دونوں جانب دور تک جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا ہوا تم رک کیوں گئے ہو۔ اوور"...... اسے رکتے دیکھ کر جولیا نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ میرا آگے بڑھنا اب خطرناک ہو سکتا ہے۔ اوور"...... عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"کیوں۔ کیا ہوا۔ اوور"...... جولیا نے پوچھا۔

"مجھ سے کچھ فاصلے پر ریت ایک لمبی لکیر کی شکل میں بیٹھی بیٹھی سی معلوم ہو رہی ہے اور اس کی چوڑائی بھی زیادہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس جگہ کوئی گہری دراڑ ہو جو طوفانی ریت اڑنے کی وجہ سے ریت سے ڈھک گئی ہو۔ اگر میں آگے بڑھا اور میرا خیال درست ثابت ہوا تو میں اس دراڑ میں غائب ہو جاؤں گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ایک منٹ میں دیکھتی ہوں۔ اوور"...... جولیا کی آواز سنائی دی۔ عمران نے چونک کر دیکھا تو اسے دور سے گول شیشوں کی چمک سی دکھائی دی۔ عمران سمجھ گیا کہ جولیا کے پاس دور بین ہے جس سے وہ آسانی سے دیکھ سکتی تھی۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ تو واقعی بہت بڑی دراڑ معلوم ہو رہی ہے جو دونوں اطراف دور تک چلی گئی ہے۔ اوور"...... جولیا کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"اس کی چوڑائی بھی دو سو فٹ سے کم نہیں ہے۔ میں اتنی لمبی چھلانگ بھی نہیں لگا سکتا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تم وہیں رکو۔ میں ساتھیوں کو لے کر اس طرف آ رہی ہوں۔ اوور"...... جولیا نے جواب دیا اور پھر عمران نے اسے تیزی سے ٹیلے کی دوسری طرف اترتے دیکھا۔ عمران چند قدم اور آگے بڑھ آیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے ٹیلے کے پیچھے سے بے شمار افراد نکل کر اس طرف آتے دکھائی دیئے۔ ان میں سے چند تو عمران کے ساتھی تھے باقی شاید سردار البرٹ کے ساتھی تھے جو ان کے ساتھ ہی اس طرف آ گئے تھے۔ وہ ریت پر احتیاط سے چلتے ہوئے آگے بڑھے آ رہے تھے اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ دبی ہوئی ریت کے دوسرے کنارے پر آ کر رک گئے۔

"یہ دراڑ تو بہت بڑی اور گہری معلوم ہو رہی ہے اسی لئے یہاں سے ریت دبی دبی دکھائی دے رہی ہے"...... صدیقی نے آگے آ کر اونچی آواز میں کہا۔

"ہاں۔ پیچھے رہو اس دراڑ سے۔ اس کی چوڑائی زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم آگے آؤ تو یہ تمہارے قدموں کے نیچے سے ہی گر جائے"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو صدیقی تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

"اب تم اس طرف کیسے آؤ گے"...... جولیا نے اس کی طرف تشویش بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"یہ سب بعد میں دیکھتے ہیں۔ مجھے پانی کی ایک چھاگل دے دو۔ پیاس سے میرا برا حال ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ میں پھینکتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور اس نے فوراً اپنے کاندھے پر لٹکی ہوئی ایک چھاگل اتاری اور اس کی رسی کا سرا پکڑ کر اسے تیزی سے گھمانے لگا۔ بوتل پانی کے وزن کی وجہ سے تیزی سے گھومنے لگی تو کیپٹن شکیل نے بوتل کی رسی چھوڑ دی۔ بوتل تیزی سے ہوا میں بلند ہوئی اور پھر اڑتی ہوئی ٹھیک عمران کے نزدیک آ گری۔

"گڈ تھرو"...... عمران نے کیپٹن شکیل کی تعریف میں کہا اور پھر وہ تیزی سے بوتل کی طرف بڑھا۔ بوتل اٹھا کر اس نے ڈھکن کھولا اور پھر اس نے بوتل سے منہ لگایا اور غٹاغٹ پانی پینا شروع ہو گیا۔ اس نے بوتل منہ سے تب ہٹائی جب بوتل کا سارا پانی اس کے حلق میں اتر گیا۔ پانی حلق سے نیچے جاتے ہی اسے اپنے جسم کی نہ صرف توانائی بحال ہوتی ہوئی محسوس ہوئی بلکہ اس کا سر جو گرمی کی وجہ سے بھاری ہو گیا تھا نارمل ہوتا چلا گیا اور اس کی آنکھوں میں بھی چمک لوٹ آئی۔

"اب کیا کریں۔ اس دراڑ کی وجہ سے نہ تم ہماری طرف آ سکتے ہو اور نہ ہم تمہاری طرف"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صفدر تمہارے پاس کوئی بم ہے"...... عمران نے صفدر سے

مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ میرے تھیلے میں راڈ بم ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"او کے۔ ایک راڈ بم نکال کر اس دراڑ پر پھینک دو اور سب تیزی سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارا وہم ہو اور یہاں دراڑ نہ ہو۔ اگر دراڑ ہوئی تو بم بلاسٹ ہوتے ہی ساری ریت نیچے چلی جائے گی اور دراڑ ہمارے سامنے واضح ہو جائے گی"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا کر کاندھے سے اپنا تھیلا اتارا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک راڈ بم نکالا اور تھیلا بند کر کے اسے واپس کاندھے سے لٹکا لیا۔ اس کے ساتھی تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ عمران بھی پیچھے ہٹ گیا۔ انہیں پیچھے ہٹتے دیکھ کر صفدر نے راڈ بم کا بٹن پریس کیا اور پھر اس نے پوری قوت سے اسے دبی ہوئی ریت کی لکیر کے اوپر اچھال دیا اور پھر مڑ کر تیزی سے پیچھے بھاگتا چلا گیا۔ ابھی وہ کچھ دور ہی گیا ہو گا کہ راڈ بم ریت پر گرا اور پھر دوسرے لمحے زوردار دھماکا ہوا۔ جیسے ہی دھماکہ ہوا اسی لمحے اس لکیر پر دور تک ریت تیزی سے گرد کی شکل میں پھیلتی ہوئی دکھائی دی اور انہوں نے وہاں چوڑا اور انتہائی طویل خلاء بنتے دیکھا۔ وہاں واقعی ایک بڑی دراڑ تھی جو ایک ٹیڑھی میڑھی لکیر کی طرح دور تک چلی گئی تھی۔ اس دراڑ کی چوڑائی بھی زیادہ تھی جو کم و بیش پچاس فٹ کے قریب تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں دھول چھٹ گئی اب

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ان کے سامنے دراڑ واضح ہو گئی تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور دراڑ کے کنارے پر آ گیا۔ اس کے ساتھی بھی دوسری طرف سے کنارے پر آ کر رک گئے۔ کنارے پر پہنچ کر عمران نے نیچے دیکھا تو یہ دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ دراڑ انتہائی گہری تھی۔ تیز دھوپ ہونے کے باوجود نیچے تاریکی دکھائی دے رہی تھی اور اس تاریکی میں اس دراڑ نما کھائی کی گہرائی کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔

"خدا کی پناہ۔ یہ تو بلیک ہول معلوم ہو رہا ہے"...... صدیقی نے دوسری طرف سے کھائی میں جھانکتے ہوئے کہا۔ کھائی کی گہرائی دیکھ کر اس کے ساتھی بھی پریشان ہو گئے تھے۔

"عمران صاحب۔ اب آپ اس طرف کیسے آئیں گے"۔ چوہان نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہوا میں اڑ کر"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"ہوا میں اڑ کر۔ مطلب آپ چھلانگ لگا کر اس کھائی کو عبور کرنا چاہتے ہیں لیکن اس کی چوڑائی تو بہت زیادہ ہے۔ کیا آپ اتنی طویل چھلانگ لگا سکیں گے"...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ بہت بڑا خلاء ہے۔ عمران اتنی طویل چھلانگ نہیں لگا سکتا"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم ایک بار کہہ کر تو دیکھو۔ یہ مجنوں تمہارے لئے یہ ایک

پچاس فٹ چوڑی کھائی تو کیا سینکڑوں فٹ چوڑی کھائی پھلانگ کر بھی تمہارے پاس آ سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس پر تمہارے کسی بھائی بند کو کوئی اعتراض نہ ہو"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ اتنی طویل چھلانگ لگانا حماقت ہو گی"...... نعمانی نے کہا۔

"حماقتیں کرنے والے کو احمق کہتے ہیں اور میں تو ہوں ہی ازلی احمق"...... عمران نے کہا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم واقعی اس کھائی پر سے چھلانگ لگانے کا سوچ رہے ہو"...... جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو کیا کروں۔ تم سے دور رہنے کو دل نہیں چاہتا۔ پہلے ہی ہمارے درمیان ظالم سماج کیا کم تھا جو اب یہ کھائی بھی آ گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میں بھی آپ کو اس کھائی پر سے چھلانگ لگانے کا مشورہ نہیں دوں گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ اس کھائی کو پھلانگنا خطرناک ہو گا۔ اگر آپ سے معمولی سی بھی چوک ہو گئی تو آپ اس کھائی میں جا گریں گے جو نجانے کتنی گہری ہے"...... ٹرومین نے کہا۔

"ٹرومین ٹھیک کہہ رہا ہے عمران۔ واقعی ایسی حماقت نہ کرنا کہ ہم تمہیں کھو دیں"...... تنویر نے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"ارے واہ۔ اس بار تو میری حمایت میں میرا اسپیشل بھائی بھی بولا ہے"...... عمران نے ہنس کر کہا۔

"آپ کی جان ہم سب کے لئے قیمتی ہے عمران صاحب"۔ صالحہ نے بھی اونچی آواز میں کہا۔

"یس مسٹر عمران۔ ایسی غلطی نہ کرنا کہ بعد میں پچھتانے کا بھی موقع نہ ملے"...... البرٹ نے کہا جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک طرف کھڑا تھا۔

"سب ہی مجھے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کوئی یہ نہیں کہہ رہا کہ ادھر تم سب اور ادھر میں اکیلا ہوں تو کوئی ایک میرے پاس ہی آ جائے تاکہ میرا اکیلا پن بھی دور ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"ایسی حماقت تمہارے سوا کوئی نہیں کر سکتا"...... جولیا نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

"تو کرنے دو مجھے حماقت"...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے کھائی کے کنارے سے پیچھے ہٹنے لگا۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو نانسنس"...... اسے پیچھے ہٹتے دیکھ کر جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ باقی سب بھی تشویش زدہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"عمران صاحب پلیز۔ ایسا نہ کریں"...... صفدر نے چیخ کر کہا لیکن عمران تیزی سے پیچھے ہٹتا ہوا کھائی کے کنارے سے تقریباً سو فٹ پیچھے ہٹ آیا۔

"عمران۔ اگر تمہیں اپنی جان کی پرواہ نہیں ہے تو ہمارے بارے میں ہی سوچ لو۔ ہم یہاں محض سیر و تفریح کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں۔ ابھی ہمارے راستے میں اور بھی دشواریاں ہیں جن کا سامنا کرنے کے لئے ہمیں تمہاری ضرورت ہے"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا اور پھر یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ عمران نے دور جا کر مڑتے ہی اچانک انتہائی تیزی سے دراڑ نما کھائی کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ عمران کو کھائی کی طرف دوڑ کر آتے دیکھ کر ان سب کے رنگ زرد پڑ گئے اور آنکھیں پھیل گئیں۔ عمران برق رفتاری سے دوڑتا ہوا آیا اور پھر جیسے ہی اس کے پیر دراڑ نما کھائی کے پتھریلے کنارے پر پہنچے اس نے یکلخت پوری قوت سے چھلانگ لگا دی اور ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ اسے ہوا میں بلند ہوتے دیکھ کر ان سب کی آنکھیں پھیل کر ان کے حلقوں سے جا لگیں۔ عمران نے جس انداز میں چھلانگ لگائی تھی اگر اس میں معمولی سی بھی چوک ہو جاتی تو وہ دوسرے کنارے پر پہنچنے کی بجائے دراڑ نما کھائی میں گر جاتا اور پھر اس کا جو حشر ہوتا تھا وہ اظہر من الشمس تھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

میجر پرمود کے دماغ میں روشنی کا ایک نقطہ سا چمکا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور کچھ دیر بعد اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ ہوش میں آتے ہی اس نے سیدھا ہونا چاہا لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہوا کہ وہ کسی ستون یا درخت کے ساتھ مضبوط رسیوں سے بندھا ہوا ہے۔

اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر خود کو اور اپنے ساتھیوں کو درختوں کے ساتھ رسیوں سے بندھا ہوا دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ سامنے بے شمار افراد موجود تھے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جن کے رخ ان کی طرف تھے۔ وہ سب غور سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ شعور جاگتے ہی میجر پرمود کے دماغ میں سابقہ منظر کسی فلمی منظر کی طرح چلنا شروع ہو گیا کہ وہ اور اس کے ساتھی دشمنوں کی آمد محسوس کر کے جنگل کے ایک حصے میں درختوں پر چڑھ کر چھپ گئے تھے۔ اندھیرے میں

انہیں کوئی منظر واضح تو نہ دکھائی دے رہا تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے جھاڑیوں میں ہلچل دیکھ لی تھی جس سے انہیں پتہ چل گیا تھا کہ دشمن انہیں چاروں طرف سے گھیرنے کے لئے ایک دائرے کی شکل میں آگے بڑھ رہے تھے۔ وہ ان کے آگے آنے کا انتظار کر رہے تھے کہ اچانک انہیں مختلف اطراف سے شعلے سے چمکتے دکھائی دیئے۔

دوسرے لمحے میجر پرمود نے دیکھا وہ اور اس کے ساتھی جہاں موجود تھے وہاں یکے بعد دیگرے کئی شیل آ گرے تھے۔ شیلز سے کثیف دھواں سا نکلا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ میجر پرمود مطمئن تھا کہ اگر یہ زہریلا دھواں ہے تو اس کا اس پر اور اس کے ساتھیوں پر کوئی اثر نہ ہوگا کیونکہ انہوں نے سلفر جیسی زود اثر گیس سے بچنے کے لئے جو گولیاں کھا رکھی تھی ان گولیوں کے اثر سے ان پر کوئی بھی بے ہوشی کی گیس اثر انداز نہ ہو سکتی تھی اور پھر انہیں زہریلے حشرات الارض سے بچانے والے اینٹی انجکشن بھی لگے ہوئے تھے اس لئے خطرے کی کوئی بات نہ تھی۔ لیکن یہ میجر پرمود کی خام خیالی تھی۔ اسے اچانک ہی اپنے ناک میں تیز چبھن کا احساس ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اپنا سانس روکتا اسی لمحے اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے دھواں سا چھا گیا۔ دوسرے لمحے وہ لہرایا اور درخت کی شاخ سے یوں الٹ کر گرتا چلا گیا جیسے اس کے جسم سے یکلخت جان نکل گئی ہو اور وہ بے جان ہو گیا ہو۔ بے ہوش ہونے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سے پہلے اس نے مختلف درختوں سے اپنے کئی ساتھیوں کے گرنے کی آوازیں سنی تھیں۔ اس کے بعد اسے اب ہوش آ رہا تھا۔

"تو تمہیں ہوش آ گیا"...... ایک مشین گن بردار نے میجر پرمود کے سامنے آ کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم کون ہو اور مجھے اور میرے ساتھیوں کو اس طرح کیوں باندھا گیا ہے"...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ڈریک ہے اور میں فاریسٹ آفیسر ہوں۔ اس جنگل کی دیکھ بھال اور حفاظت میری ذمہ داری ہے۔ یہاں کے قانون کے مطابق جنگل کے مخصوص ایریئے سے آگے آنا سخت منع ہے۔ قانون شکنی کرنے والوں کو گرفتار کرنا ہماری ڈیوٹی ہے"...... ڈریک نے میجر پرمود کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"اگر تم قانون کے رکھوالے ہو تو تم نے ہمیں گرفتار کرنے کی بجائے بے ہوش کیوں کیا تھا اور اس طرح یہاں لا کر درختوں سے باندھ کر رکھنے کا کون سا قانون ہے"...... میجر پرمود نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم یہاں غیر قانونی اسلحہ لائے تھے جو ہم نے تمہارے سامان سے برآمد کیا ہے۔ تمہارا تعلق عسکریت پسند گروپ سے ہو سکتا ہے اس لئے تمہیں بے ہوش کیا گیا تھا اور یہاں لا کر باندھا گیا ہے"۔ ڈریک نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"خطرناک جنگلوں میں حفاظت کے لئے اسلحہ لانے پر کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ ہم ضرورت کے مطابق ہی اسلحہ لائے ہیں جس کا ہمارے پاس اسٹیٹ کی طرف سے جاری کردہ اجازت نامہ بھی موجود ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اجازت نامہ۔ کیسا اجازت نامہ اور کس اسٹیٹ نے جاری کیا ہے ایسا اجازت نامہ کہ تم جنگلوں میں اس قدر تباہ کن اور خطرناک اسلحہ لے جا سکو۔ بولو"...... ڈریک نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے یہ اجازت نامہ۔ اگر تم کہو تو میں اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں تمہاری اعلیٰ اسٹیٹ آفیسر سے بات بھی کرا سکتا ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں۔ ہم کسی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ یا اسٹیٹ کو نہیں مانتے۔ اس جنگل میں ہمارا قانون ہے اور ہم اپنے بنائے ہوئے قانون کو ہی فالو کرتے ہیں۔ سمجھے تم"...... ڈریک نے غرا کر کہا۔

"کیا ہے اس جنگل کا قانون"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"اس جنگل میں ہمارا حکمرانی ہے۔ اس جنگل میں صرف ہماری اجازت سے کوئی داخل ہو سکتا ہے اور اگر ہمیں اس پر معمولی سا بھی شک ہو تو ہمارے پاس اسے گولی مار دینے کے بھی اختیارات موجود ہیں۔ ہم نے تمہیں گرفتار کیا ہے۔ اب اگر تم نے ہماری باتوں کے صحیح صحیح جواب دے کر ہمیں مطمئن نہ کیا تو ہم تم سب کو ہلاک کر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

دیں گے"...... ڈریک نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"سب سے پہلے اپنا نام بتاؤ"...... ڈریک نے کہا۔

"میرا نام ڈکسن ہے"...... میجر پرمود نے کچھ سوچ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہو"...... ڈریک نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ظاہر ہے شکار کھیلنے کے علاوہ اور کیا مقصد ہو سکتا ہے"۔ میجر پرمود نے منہ بنا کر کہا۔

"شکار کھیلنے کے لئے اس قدر خطرناک اسلحہ ساتھ نہیں لایا جاتا ہے نانسنس"...... ڈریک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہم جو بھی لائے ہیں اپنی حفاظت کے لئے لائے ہیں اور میں بتا چکا ہوں کہ اسلحے کا لائسنس ہے ہمارے پاس"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ یہ اسلحہ تم نے کہاں سے حاصل کیا ہے۔ میرا مطلب ہے شہر میں ایسی کون سی جگہ ہے جہاں سے تمہیں یہ سارا اسلحہ مل گیا تھا"...... ڈریک نے کہا۔

"ہم ساؤگان سے آئے ہیں اور وہیں سے ہم اسلحہ ساتھ لے کر چلے تھے۔ ساؤگان میں ہر قسم کا اسلحہ با آسانی مل جاتا ہے

وہاں ایسی کوئی پابندی بھی نہیں ہے کہ ہم مخصوص اسلحہ رکھیں"۔ میجر پرمود نے کہا۔ ڈریک کے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے اس کا ذہن تیزی سے چل رہا تھا اور اس کے ناخنوں میں چھپے ہوئے بلیڈ تیزی سے حرکت کر رہے تھے جن سے رسیاں غیر محسوس انداز میں کٹتی جا رہی تھیں۔ میجر پرمود کے ساتھیوں کو بھی ہوش آ چکا تھا۔ اس صورتحال سے وہ سب بھی متفکر دکھائی دے رہے تھے کیونکہ مسلح افراد ان پر مشین گنیں تانے کھڑے تھے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے ان کی ذرا سی غلط حرکت پر وہ ان پر فائرنگ کھول دیں گے۔

"ساؤگان میں اسلحہ پر پابندی نہ ہو گی لیکن اس علاقے میں ایسا اسلحہ نہیں لایا جا سکتا اور نہ ہی اس کی اجازت دی جاتی ہے"...... ڈریک نے کہا۔

"لائسنس ہو تو ہم یہ اسلحہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر سکتے ہیں۔ تم ایک بار لائسنس دیکھ لو ہو سکتا ہے لائسنس دیکھ کر تمہاری غلط فہمی دور ہو جائے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے لائسنس دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے"...... ڈریک نے کہا۔

"تو پھر تم ہی بتا دو۔ تم کیا چاہتے ہو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"میں صرف تمہاری اصلیت معلوم کرنا چاہتا ہوں اور بس"۔ ڈریک نے کہا۔

"کیسی اصلیت"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"مجھے شک ہے کہ تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا تعلق پاکیشیائی ایجنٹوں سے ہے یا پھر تم بلگارنیہ سے تعلق رکھتے ہو"...... ڈریک نے کہا تو میجر پرمود چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... میجر پرمود نے جان بوجھ کر حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"وہی جو تم سن رہے ہو۔ اپنے بارے میں سچ سچ بتا دو تو تم سب میرے ہاتھوں بھیانک موت مرنے سے بچ جاؤ گے ورنہ میں تم سب کو تڑپا تڑپا کر ہلاک کروں گا"...... ڈریک نے اس بار انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"جو سچ ہے وہ میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ تم یقین نہ کرو تو میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... میجر پرمود نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ تم نے جو بتایا ہے وہ سچ نہیں ہے"...... ڈریک غرایا۔

"تو کیا سچ ہے۔ تم ہی بتا دو۔ کیا تمہارے کہنے پر ہم یہ قبول کر لیں کہ ہم بلگارنیہ کے جاسوس ہیں یا پھر ہمارا تعلق پاکیشیائی ایجنٹوں سے ہے"...... میجر پرمود نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہی سچ ہے"...... ڈریک نے کہا۔

"یہ تمہارا خیال ہے حقیقت نہیں۔ سمجھے تم"...... میجر پرمود نے منہ بنا کر کہا۔

"میرا خیال غلط نہیں ہوتا"...... ڈریک نے کہا۔

"لیکن اس بار ایسا نہیں ہے"...... میجر پرمود نے جواب دیا۔

"تم ہمارے فائر میزائلوں سے کیسے بچ نکلے تھے اور تمہارے جسموں پر گرم دلدل کی گندھک آمیز مٹی لگی ہوئی ہے۔ تم نے ایسا کیا کیا ہے کہ گندھک کی وجہ سے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا اور تم وہاں دلدل میں کیسے سانس لیتے رہے ہو۔ ہم نے تمہارا سامان چیک کیا تھا۔ تمہارے سامان میں گیس ماسک ضرور تھے لیکن یہ گیس ماسکس ایسے نہیں ہیں کہ تم انہیں زیادہ دیر استعمال کر سکو۔ چلو میں یہ مان لیتا ہوں کہ تم نے سلفر کی بو اور زہریلی ہوا سے بچنے کے لئے اینٹی گولیاں کھا لی ہوں گی لیکن تمہارے جسم جس طرح گرم دلدل کی مٹی سے بھرے ہوئے ہیں اس سے تو تمہارے جسم گل سڑ جانے چاہئیں تھے پھر ایسا کیوں نہیں ہوا"...... ڈریک نے کہا۔

"معلوم نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے زہریلے حشرات الارض سے بچنے کے لئے جو دوا کھائی تھی اس کے اثر کی وجہ سے ہی ہم پر گندھک کا بھی اثر نہ ہو رہا ہو"...... میجر پرمود نے دانستہ کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی دوا ایجاد نہیں ہوئی ہے جو کھانے کے بعد جسم کو بیرونی طور پر تیزابی اثرات سے محفوظ رکھ سکے۔ مجھے سچ بتاؤ ورنہ"...... ڈریک نے غرا کر کہا۔

"میں سچ ہی بتا رہا ہوں"...... میجر پرمود نے جواب دیا۔ وہ کافی حد تک رسیاں کاٹ چکا تھا۔ اب محض ایک جھٹکا دینے کی ضرورت تھی اور وہ رسیوں سے آزاد ہو سکتا تھا۔

"تو تم ایسے نہیں بتاؤ گے۔ ٹھیک ہے۔ کوئی بات نہیں۔ میرے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

پاس سچ اگلوانے کے سینکڑوں طریقے ہیں۔ رک ".....ڈریک نے پہلے میجر پرمود سے اور پھر اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"..... ایک نوجوان نے آگے بڑھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس کے دو ساتھیوں کو ان سے الگ کرو اور پھر انہیں آگ لگا کر زندہ جلا دو۔ جب اس کے ساتھی آگ میں زندہ جل کر بھسم ہوں گے تب اسے پتہ چلے گا کہ ہم سچ معلوم کرنے کے لئے کس حد تک جا سکتے ہیں"..... ڈریک نے کرخت اور انتہائی سفاک لہجے میں کہا تو میجر پرمود نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ رک تیز تیز چلتا ہوا آگے بڑھ گیا اور پھر اس نے اپنے دو ساتھیوں کو اشارہ کیا تو اس کے ساتھی اثبات میں سر ہلا کر دو افراد کی طرف بڑھے اور انہیں مشین گنوں کی زد پر رکھ کر ان کی رسیاں کھولنے لگے۔ یہ دونوں وائلڈ لائن کے ساتھی تھے۔ رسیاں کھولتے ہی انہوں نے مشین گنوں کی زد میں انہیں آگے بڑھنے کا کہا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ میرے ساتھیوں کو کہاں لے جا رہے ہو"..... وائلڈ لائن نے چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو ورنہ گولی مار دی جائے گی"..... رک نے اسے دیکھ کر غرا کر کہا۔ وائلڈ لائن نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن پھر کچھ سوچ کر خاموش ہو گیا۔ رک اور اس کے ساتھی ان دونوں افراد کو لے کر سامنے آ گئے۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے"..... میجر پرمود نے ڈریک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم سب کچھ کر سکتے ہیں۔ اب تم دیکھتے جاؤ"..... ڈریک نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے حکم پر رک نے وائلڈ لائن کے دونوں ساتھیوں کو سامنے موجود درختوں کے تنوں سے باندھ دیا۔ دونوں انتہائی پریشان اور گھبرائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور مدد کے لئے وائلڈ لائن اور میجر پرمود کی طرف دیکھ رہے تھے۔ رک کے حکم پر ان کے گرد خشک لکڑیوں اور خشک جھاڑیوں کے ڈھیر رکھنے شروع کر دیئے گئے ان کا مقصد جان کر ان دونوں کے چہرے خوف سے زرد پڑ گئے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ انہیں زندہ جلانے کے لئے یہ سب کیا جا رہا ہے۔ ان کے جسم خوف سے کانپنا شروع ہو گئے تھے۔

میجر پرمود نے دائیں طرف بندھی ہوئی لیڈی بلیک کی طرف دیکھ کر مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو لیڈی بلیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میجر پرمود نے بائیں جانب وائٹ شارک کو ویسا ہی اشارہ کیا جیسا اس نے لیڈی بلیک کو کیا تھا تو وائٹ شارک نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ تم ایک دوسرے کو آنکھوں سے کیا اشارے کر رہے ہو"۔ ڈریک نے جو ان کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا، غراتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں۔ میں تم سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

میجر پرمود نے کہا۔

"ضروری بات۔ کون سی ضروری بات"...... ڈریک نے چونک کر کہا۔

"بہت اہم بات ہے لیکن یہ بات میں تمہارے کان میں بتاؤں گا"...... میجر پرمود نے کہا تو ڈریک حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگا۔

"ایسی کون سی بات ہے جو تم میرے کان میں بتانا چاہتے ہو"۔ ڈریک نے اسی انداز میں کہا۔

"سن لو۔ تمہارا ہی فائدہ ہے۔ نہیں سننا چاہتے تو تمہاری مرضی"...... میجر پرمود نے کہا تو ڈریک چند لمحے غور سے اس کی طرف دیکھتا رہا جیسے وہ میجر پرمود کے چہرے پر موجود تاثرات کا جائزہ لینے کی کوشش کر رہا ہو لیکن میجر پرمود کے چہرے پر ایسا کوئی تاثر نہ تھا جو اس کے لئے تشویش کا باعث بن سکتا ہو۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا میجر پرمود کی طرف آ گیا۔

"بتاؤ"...... اس نے میجر پرمود کے قریب آ کر کہا۔

"منہ دوسری طرف کرو۔ کان میں بتاتا ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں۔ ایسے ہی ٹھیک ہے۔ جو بتانا ہے بتا دو۔ میں سن رہا ہوں۔ میرے ساتھی مجھ سے فاصلے پر ہیں وہ تمہاری بات نہیں سن

سکیں گے"...... ڈریک نے کہا۔

"تمہاری مرضی"...... میجر پرمود نے کہا اسی لمحے اس نے یکلخت اپنے جسم کو زور دار جھٹکا دیا۔ کڑک کڑک کی آوازوں کے ساتھ اس کے جسم پر بندھی ہوئی رسیاں ٹوٹتی چلی گئیں اور میجر پرمود یکلخت آزاد ہو گیا۔ اس کی رسیاں ٹوٹتے اور اسے آزاد ہوتے دیکھ کر ڈریک بوکھلا کر اچھلا ہی تھا کہ میجر پرمود یکلخت اس پر بھوکے چیتے کی طرح ٹوٹ پڑا۔ دوسرے لمحے ڈریک اس کے ہاتھوں میں تھا۔ میجر پرمود نے اسے پکڑتے ہی اس کا ایک بازو موڑتے ہوئے اس کی کمر سے لگایا اور ساتھ ہی اس نے دوسرا ہاتھ ڈریک کی گردن میں ڈال دیا اور اسے کھینچ کر اس کی کمر اپنے سینے سے لگا لی۔

"خبردار۔ اگر حرکت کی تو گردن توڑ دوں گا"...... میجر پرمود کے حلق سے غراہٹ نکلی۔ ڈریک کے ساتھی اسے میجر پرمود کی گرفت میں دیکھ کر اچھل پڑے۔ انہوں نے یکلخت مشین گنوں کا رخ میجر پرمود کی طرف کیا اور تیزی سے اس کی طرف لپکے۔

"خبردار۔ کوئی آگے بڑھا تو تمہارے باس کی گردن ٹوٹ جائے گی"...... میجر پرمود نے گرجدار لہجے میں کہا تو ڈریک کے ساتھی ایک جھٹکے سے رک گئے۔ ان کی نظریں ڈریک کے چہرے پر جم گئی تھیں جس کی گردن میجر پرمود کی فولادی گرفت میں ہونے کی وجہ سے حالت بری ہو گئی تھی اور اس کا چہرہ تکلیف سے بگڑتا جا رہا تھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"چھوڑ دو باس کو ورنہ......" رک نے آگے بڑھ کر میجر پرمود سے مخاطب ہو کر انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں اپنے باس کی زندگی عزیز ہے تو وہیں رک جاؤ ورنہ میں اس بار کچھ کہے بغیر ایک جھٹکے سے اس کی گردن توڑ دوں گا"...... میجر پرمود نے اسی انداز میں کہا ساتھ ہی اس نے ڈریک کی گردن کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو ڈریک کی گردن کی ہڈی کڑکڑا کر رہ گئی اور ڈریک کے حلق سے انتہائی دلخراش چیخ نکلی۔

"اپنے ساتھیوں سے کہو کہ یہ پیچھے ہٹ جائیں۔ فوراً"...... میجر پرمود نے ڈریک کی گردن پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔

"بج بج۔ جو یہ کہہ رہا ہے اس کی بات پر عمل کرو"...... ڈریک نے پھنسی پھنسی آواز میں کہا تو رک نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

"اب ان سے کہو کہ یہ اپنا اسلحہ گرا دیں"...... میجر پرمود نے اسی انداز میں کہا۔

"گگ گگ۔ گرا دو اسلحہ۔ فوراً گرا دو"...... ڈریک نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"لیکن باس......" رک نے کہنا چاہا۔

"نانسنس۔ جو کہہ رہا ہوں کرو ورنہ یہ میری گردن توڑ دے گا"...... ڈریک نے چیختے ہوئے کہا تو رک نے فوراً ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل نیچے گرا دیا۔ اس کے اشارہ کرنے پر اس کے

ساتھیوں نے بھی مشین گنیں نیچے پھینکنی شروع کر دیں۔

"اب چند قدم پیچھے ہٹ جاؤ"...... میجر پرمود نے کہا تو رک اور اس کے ساتھی پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ جیسے ہی وہ پیچھے ہٹے میجر پرمود نے پلٹ کر لیڈی بلیک اور وائٹ شارک کی طرف دیکھا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلائے اور ساتھ ہی ان دونوں نے بھی اپنے جسموں کو زوردار جھٹکے دیئے تو ان کی رسیاں بھی ٹوٹتی چلی گئیں۔ میجر پرمود کے کہنے پر ان دونوں نے بھی اپنے ناخنوں میں چھپے ہوئے بلیڈوں سے رسیاں کاٹ لی تھیں جو تھوڑا سا جھٹکا دیتے ہی ٹوٹ گئی تھیں۔ رسیوں سے آزاد ہوتے ہی وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے مسلح افراد کی گری ہوئی مشین گنیں اٹھائیں اور تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔

"سب کو کھول دو"...... میجر پرمود نے کہا تو لیڈی بلیک اور وائٹ شارک اپنے ساتھیوں کو کھولنا شروع ہو گئے۔ ان کے جو ساتھی آزاد ہوتے جا رہے تھے وہ تیزی سے آگے جاتے اور ڈریک کے ساتھیوں کی گرائی ہوئی مشین گنیں اٹھانا شروع کر دیتے۔ کچھ ہی دیر میں وہ تمام مشین گنوں سے مسلح ہو چکے تھے جبکہ ڈریک اور اس کے ساتھی نہتے ہو چکے تھے۔

"ان سب کو چاروں طرف سے گھیر لو۔ اگر کوئی شرارت کرنے کی کوشش کرے یا یہاں سے بھاگنے کی کوشش کرے تو اسے گولی مار دینا"...... میجر پرمود نے تیز لہجے میں کہا تو اس کے ساتھی تیزی

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سے مشین گنیں لے کر ان کے گرد پھیلتے چلے گئے۔ لانوش اور ریڈ لائن نے چند ساتھیوں کے ساتھ درختوں پر چڑھ کر ان کی نگرانی کرنی شروع کر دی تھی تاکہ وہ دور تک ان پر نظریں رکھ سکیں۔

"وائٹ شارک"...... میجر پرمود نے ایک طرف کھڑے وائٹ شارک سے مخاطب ہو کر کہا۔ میجر پرمود کی آواز سن کر وہ تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

"یس سر"...... وائٹ شارک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اپنے تھیلے میں سے وائٹ بم نکال کر ان کے اردگرد پھینک دو تاکہ یہ بے ہوش ہو جائیں۔ بم پھینکنے سے پہلے اپنے تمام ساتھیوں کو مطلع کر دینا تاکہ بم بلاسٹ ہونے سے پہلے سب اپنے سانس روک لیں"...... میجر پرمود نے مقامی زبان میں کہا تاکہ ڈریک اور اس کے ساتھی اس کی بات نہ سمجھ سکیں۔

"انہیں بے ہوش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ کہیں تو ہم سب انہیں یہیں بھون کر رکھ دیتے ہیں"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"نہیں۔ فی الحال ایسی حماقت نہ کرنا۔ جو کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یس سر۔ جیسا آپ کہیں، سر"...... وائٹ شارک نے کہا اور تیزی سے ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اچانک ہر طرف سے ہلکے ہلکے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر دوسرے لمحے

ڈریک کے ساتھی لہراتے ہوئے نیچے گرتے چلے گئے۔ وائٹ بم بلاسٹ ہوتے ہی میجر پرمود نے ڈریک کی گردن کی ایک مخصوص رگ دبا دی جس کے باعث وہ فوراً بے ہوش ہو کر اس کے ہاتھوں میں جھول گیا۔ میجر پرمود نے ڈریک کو نیچے لٹا دیا۔

"سب کے سب بے ہوش ہو گئے ہیں"...... لیڈی بلیک نے میجر پرمود کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ان سب کو اچھی طرح سے چیک کرو۔ کہیں کوئی مکر نہ کر رہا ہو۔ انہیں کم از کم ایک گھنٹے تک ہوش نہیں آنا چاہئے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"لگتا ہے آپ کے دماغ میں کوئی خاص آئیڈیا ہے جو آپ نے ان سب کو ایک ساتھ بے ہوش کرنے کا کہا ہے ورنہ آپ ایسے افراد کو زندہ رکھنے کا کوئی موقع نہ دیتے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ہاں۔ میرے ذہن میں ایک آئیڈیا تو ہے لیکن اس آئیڈیے پر عمل کرنے کے لئے مجھے ان کے باس سے بات کرنی پڑے گی۔ اگر اس نے ہمیں صحیح معلومات دے دیں تو ہم اس کے ساتھیوں میں شامل ہو کر اسی ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا تو لیڈی بلیک چونک پڑی۔

"اوہ۔ تو آپ نے ان سب کو اسی لئے بے ہوش کرایا ہے تاکہ ہم ان میں سے چند افراد کے میک اپ کر کے ان میں شامل

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہو جائیں اور ان میں سے کسی کو اس بات کا پتہ نہ چل سکے کہ ہم ان کے ساتھی ہیں یا نہیں“...... لیڈی بلیک نے کہا۔

”ہاں۔ سوچا تو میں نے کچھ ایسا ہی ہے لیکن پہلے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ افراد اسی ہیڈ کوارٹر سے آئے ہیں یا کہیں اور سے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا تعلق ہیڈ کوارٹر سے نہ ہو اور یہ باہر کسی خاص اسپاٹ پر موجود رہتے ہوں اور ای کنگ کے حکم پر جنگل میں آنے والوں کے خلاف حرکت میں آتے ہوں۔ اگر ایسا ہوا تو پھر ہمیں ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن کا علم نہیں ہو گا“...... میجر پرمود نے کہا۔

”آپ کا آئیڈیا اچھا ہے۔ اگر ان سے ہمیں ای ہیڈ کوارٹر کا پتہ نہ بھی چلا تو ان میں شامل ہو کر ہم اس جنگل میں تو آزادی سے نقل و حرکت کر سکیں گے اور اپنے طور پر جنگل میں سرچ کرتے رہیں گے۔ اس طرح ہمیں ان سے کوئی خطرہ رہے گا“...... لیڈی بلیک نے کہا۔

”ہاں لیکن ان کے ساتھ رہنے کے باوجود ہمیں اپنے جسم پر گندھک ملی مٹی لگا کر رکھنی ہو گی تاکہ ہمیں وہ سیٹلائٹ سے بھی چیک نہ کر سکیں۔ ان لوگوں کے ساتھ رہتے ہوئے مٹی ہمیں لباسوں کے نیچے جسموں پر ہی لگانی پڑے گی“...... میجر پرمود نے کہا۔

”یہ سب ہم کر لیں گے۔ آپ اس کی زبان کھلوائیں دیکھتے ہیں کہ یہ کیا کہتا ہے“...... لیڈی بلیک نے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے جھک کر ڈریک کو اٹھایا اور اسے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ایک درخت سے انہی رسیوں کو جوڑ کر باندھنا شروع کر دیا جس سے پہلے وہ بندھا ہوا تھا۔

”آپ کہیں تو میں اس کی زبان کھلواتی ہوں“...... لیڈی بلیک نے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیڈی بلیک آگے بڑھی اور اس نے ڈریک کے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ کر اس کا سانس روک دیا۔ چند ہی لمحوں میں ڈریک کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ اس کے جسم میں حرکت ہوتے دیکھ کر لیڈی بلیک نے اس کے ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔ اس نے فوراً اپنے کاندھے سے اپنا تھیلا اتارا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک تیز دھار والا خنجر نکال لیا۔

ڈریک کو جیسے ہی ہوش میں آیا۔ اس نے سیدھا ہونے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ بندھا ہوا ہے۔

”کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو گیا۔ مجھے کس نے باندھا ہے اور میرے ساتھی۔ یہ سب کیوں گرے پڑے ہیں“...... شعور جاگتے ہی ڈریک نے سامنے پڑے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ سب آرام کر رہے ہیں۔ اب اگر تم چاہتے ہو کہ یہ عارضی طور پر آرام کریں اور پھر جاگ جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان سب کو اسی حالت میں ابدی نیند بھی سلایا جا سکتا ہے“...... لیڈی بلیک نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کک کک۔ کیا مطلب"...... ڈریک نے ہکلا کر کہا۔

"میرے ساتھی ان پر موت کی طرح مسلط ہیں۔ اگر تم نے میری باتوں کے سچ سچ جواب نہ دیئے تو میرے کہنے پر پہلے تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کیا جائے گا اور پھر میں تمہیں بھی ہلاک کرنے میں ایک لمحے کی دیر نہیں لگاؤں گی۔ تمہارے ساتھی تو گولیوں کی برسات میں ایک لمحے میں ہلاک ہو جائیں گے البتہ تمہاری موت ان سے قدرے مختلف ہو گی۔ تم نے میرے ساتھ تعاون نہ کیا اور مجھے تمہاری کسی بھی بات میں جھوٹ کا معمولی سا عنصر بھی محسوس ہوا تو میرا یہ خنجر تمہارا ناک، کان، گال، آنکھیں اور ایک ایک کر کے تمہارے جسم کی بوٹیاں کاٹتا چلا جائے گا۔ تم دردناک اذیت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ اسی اذیت میں ہی تمہاری موت واقع ہو جائے گی اور اگر تم نے تعاون کیا اور سچ بولا تو پھر مجھے تمہیں نہ اذیت دینے کی ضرورت پڑے گی اور نہ ہی ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کریں گے اور یہاں سے خاموشی سے واپس چلے جائیں گے"...... لیڈی بلیک نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کیا پوچھنا چاہتی ہو تم"...... ڈریک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ لیڈی بلیک کے ہاتھ میں تیز دھار خنجر اور اس کا جارحانہ انداز دیکھ کر ڈریک کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے اور وہ انتہائی بے چین دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا تمہارا تعلق فور کنگز سے ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا تو ڈریک اس بری طرح سے اچھلا جیسے اسے کسی انتہائی زہریلے سانپ نے کاٹ لیا ہو۔ اسے اچھلتے دیکھ کر لیڈی بلیک کے ہونٹوں پر انتہائی زہرانگیز مسکراہٹ ابھر آئی۔

"فور کنگز۔ کیا مطلب۔ کیا ہے یہ فور کنگز۔ میں فور کنگز کو نہیں جانتا اور نہ ہی میرا کسی فور کنگز سے کوئی تعلق ہے"...... ڈریک نے خود کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"اس کنگ کو تو جانتے ہو نا تم یا اسے بھی نہیں جانتے"۔ لیڈی بلیک نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو ڈریک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"نہیں۔ میں نہیں جانتا"...... ڈریک نے کہا۔ دوسرے لمحے اس کے حلق سے انتہائی دردناک چیخ نکلی اور وہ رسیوں میں بندھا ہونے کے باوجود بری طرح سے تڑپنا شروع ہو گیا۔ اس کا جواب سنتے ہی لیڈی بلیک کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا تھا اور ڈریک کی ناک کی نوک آدھی سے زیادہ کٹ کر دور جا گری تھی اور اس کی کٹی ہوئی ناک سے خون پھوٹ پڑا تھا۔

"تمہارا ہر غلط جواب تم پر اسی طرح بھاری پڑے گا اس لئے سوچ سمجھ کر اور تسلی سے جواب دو"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"تت تت۔ تم انتہائی ظالم اور سفاک ہو۔ تم جو مرضی کر لو لیکن میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا"...... ڈریک نے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

لرزتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر وہ یکلخت ہذیانی انداز میں چیخنا شروع ہو گیا۔ اس کا جواب سنتے ہی لیڈی بلیک نے خنجر مار کر اس کا دایاں کان اڑا دیا تھا۔ دایاں کان اڑتے ہی جیسے ہی ڈریک نے دائیں طرف سر جھٹکا، لیڈی بلیک کا خنجر والا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اس بار ڈریک کے حلق سے نکلنے والی چیخ دور تک لہراتی چلی گئی۔ لیڈی بلیک نے انتہائی بے رحمی سے اس کا دوسرا کان بھی کاٹ دیا تھا۔

"بولو۔ جلدی بولو۔ ورنہ بوٹیاں اڑا دوں گی۔ بولو"...... لیڈی بلیک نے خنجر مار کر اس کے ناک کا باقی حصہ اڑاتے ہوئے کہا تو ڈریک بری طرح سے تڑپنے اور اچھلنے لگا۔ لیڈی بلیک نے خنجر کی نوک اس کے گال پر رکھی اور پھر جیسے ہی خنجر حرکت میں آیا، ڈریک کا گال چیرتا چلا گیا۔ ڈریک کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی اور پھر وہ تکلیف کی شدت برداشت نہ کرتے ہوئے بے ہوش ہو گیا۔ بے ہوش ہوتے ہی اس کا سر ڈھلک کر سینے سے لگ گیا تھا۔

"ہونہہ۔ بزدل انتہائی کمزور دل کا مالک ہے۔ ابھی تو میں نے اس کے چہرے پر حاشیہ آرائیاں کی ہیں اور یہ برداشت نہ کر سکا۔ میں نے جب اس کی بوٹی بوٹی الگ کی تو نجانے اس کا کیا حشر ہو گا"...... لیڈی بلیک نے غراتے ہوئے کہا۔ میجر پرمود خاموش کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

"اسے ہوش میں لاؤ"...... میجر پرمود نے ڈریک کو بے ہوش

ہوتا دیکھ کر کہا تو لیڈی بلیک نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے خنجر دانتوں میں پکڑا اور ایک ہاتھ سے ڈریک کے سر کے بال پکڑ کر اس کا سر اونچا کیا اور پھر وہ پوری قوت سے ڈریک کے چہرے پر تھپڑ مارنے لگی۔ دوسرا یا تیسرا تھپڑ پڑتے ہی ڈریک کے حلق سے چیخ نکلی اور اسے ہوش آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے ایک بار پھر ہذیانی انداز میں چیخنا شروع کر دیا۔

"چیخنے چلانے سے کام نہیں چلے گا ڈریک۔ جب تک تمہاری زبان نہیں کھلے گی میں تمہاری اسی طرح بوٹی بوٹی الگ کرتی رہوں گی"...... لیڈی بلیک نے کہا اور ساتھ ہی اس نے خنجر کی نوک ڈریک کی دائیں آنکھ میں گھسیڑ دی۔ ڈریک کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ وہ تڑپا اور پھر اس کے منہ سے جیسے ہی چیخ نکلی لیڈی بلیک کا خنجر والا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے ڈریک کی آنکھ کا کٹا ہوا ڈیلا خنجر کی نوک میں دھنس کر حلقے سے باہر آ گیا۔ خون کے فوارے کے ساتھ اس کی آنکھ سے زرد رنگ کا غلیظ مواد سا نکلا اور ڈریک کے حلق سے نہ تھمنے والی چیخوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

"بس کرو۔ فار گاڈ سیک بس۔ کرو۔ تت۔ تم انتہائی بے رحم، سفاک اور ظالم ہو۔ بس کرو۔ میں اس سے زیادہ اذیت برداشت نہیں کر سکتا۔ فار گاڈ سیک"...... ڈریک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"تو بتاؤ کہاں ہے ارتھ کنگ کا ہیڈ کوارٹر"...... لیڈی بلیک نے خنجر اس کی اکلوتی آنکھ کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

"مم مم۔ میں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"۔ ڈریک نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کا جواب سن کر لیڈی بلیک کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"پھر جھوٹ"...... لیڈی بلیک غرائی اس نے خنجر ڈریک کی دوسری آنکھ میں مارنا چاہا لیکن اسی لمحے میجر پرمود نے لپک کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"رکو۔ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اسے واقعی ہیڈ کوارٹر کا علم نہیں ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"کیا مطلب۔ اس نے کہا اور آپ نے اس کی بات پر یقین کر لیا"...... لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے لہجے میں سچائی ہے۔ میں سچ اور جھوٹ کی تمیز کر سکتا ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں واقعی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں نہیں جانتا کہ وہ جنگل کے کس حصے میں ہے"...... ڈریک نے فوراً کہا۔

"چلو۔ یہ تو مانتے ہو نا کہ ای کنگ کا ہیڈ کوارٹر یہیں اس جنگل میں موجود ہے"...... میجر پرمود نے اس کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"ہاں"...... ڈریک نے تھکے تھکے سے لہجے میں جواب دیا۔

"تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس جنگل میں کہاں رہتے ہو"۔ میجر پرمود نے پوچھا۔

"ہمارے یہاں بے شمار ٹھکانے ہیں۔ ہم جنگل میں گھومتے رہتے ہیں اور جنگل میں وقت اور رات گزارنے کے لئے ہم نے بے شمار ٹھکانے بنا رکھے ہیں۔ جنہیں ہم سپیشل پوائنٹ کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارا مستقل ٹھکانہ انڈر گراؤنڈ ہے۔ یہ ایک عمارت ہے جو درختوں کے جھنڈ میں زمین کے نیچے بنی ہوئی ہے۔ ای کنگ کا پیغام بذریعہ سیٹلائٹ فون یا ٹرانسمیٹر ہمیں وہیں ملتا ہے اور پھر ہم اس کے حکم پر انڈر گراؤنڈ ٹھکانے سے نکل کر باہر آ جاتے ہیں اور جنگل کی سرچنگ کرتے ہیں"...... ڈریک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے جنگل کا ایک ایک حصہ دیکھا ہے"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہم جنگل کے ہر عام اور خطرناک حصوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ سارا جنگل ہمارا دیکھا بھالا ہوا ہے"...... ڈریک نے کہا۔

"تو کیا تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ ای کنگ کا ہیڈ کوارٹر جنگل کے کس حصے میں ہو سکتا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں۔ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں نہ تو ہمیں بتایا گیا ہے اور نہ

ہی ہم نے کبھی یہ معلوم کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہیڈ کوارٹر کہاں
ہے''...... ڈریک نے کہا۔

''پھر تم نے اتنے وثوق سے کیسے کہا ہے کہ ہیڈ کوارٹر اسی جنگل
میں ہے''...... لیڈی بلیک نے غراتے ہوئے پوچھا۔

''ہیڈ کوارٹر کے آپریشن روم کا انچارج گرین میرا دوست ہے۔
ای کنگ کے احکامات اسی کے ذریعے مجھ تک پہنچتے ہیں۔ وہ اکثر
مجھ سے فون اور ٹرانسمیٹر پر باتیں کرتا رہتا ہے۔ ایک مرتبہ باتوں
باتوں میں اس نے ہی مجھ سے کہا تھا کہ ای ہیڈ کوارٹر بھی اسی جنگل
میں ہے۔ لیکن پھر اسے شاید اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔ اس نے
فوراً ہی بات بدل دی تھی لیکن اس کے بات بدلنے کے انداز سے
ہی میں سمجھ گیا تھا کہ سچائی اس کے منہ سے نکل چکی ہے وہ اس
موضوع پر مزید بات نہیں بتانا چاہتا اس لئے میں نے بھی اس سے
پھر کوئی بات نہ کی تھی''...... ڈریک نے جواب دیا۔

''کیا اس جنگل میں تمہیں کسی جگہ کوئی ایسی بات محسوس ہوئی
ہے جو باقی جنگل سے مختلف ہو یا تمہیں وہاں کوئی عجیب سی بات
محسوس ہوئی ہو''...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے
ہوئے کہا۔

''جنگل سے ہٹ کر تو مجھے کچھ محسوس نہیں ہوا تھا لیکن جنگل کے
ایک حصے میں ایک بات مجھے عجیب ضرور لگی تھی''...... ڈریک نے
سوچتے ہوئے کہا۔ تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ بدستور بگڑا ہوا تھا

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

اور خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے اس کی حالت دگرگوں ہوتی جا
رہی تھی۔ اس کا پیلا پڑتا ہوا چہرہ اور بند ہوتی ہوئی آنکھیں اس
بات کا ثبوت تھیں کہ اس کی قوت مدافعت ختم ہو چکی تھی اس لئے
وہ انہیں ہر بات کھل کر بتا رہا تھا۔

''کون سی بات۔ جلدی بتاؤ''...... میجر پرمود نے کہا۔

''جنگل کے شمال میں جہاں جنگل ایک بڑی اور گہری دراڑ سے
دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ دراڑ کی دوسری طرف برگد کے
درختوں کا ایک بہت بڑا جھنڈ ہے۔ اس جھنڈ کے تمام درخت نہ
صرف اونچے ہیں بلکہ ان کے تنے بھی بہت بڑے بڑے ہیں۔
وہاں سیاہ بن مانسوں اور سیاہ چیتوں کا بسیرا ہے۔ میں دراڑ پر
گرے ہوئے ایک درخت کو پل بنا کر دوسری طرف چلا گیا تو
میرے پیچھے وہاں موجود سیاہ چیتے لگ گئے۔ ان سے ڈر کر میں
بھاگتا ہوا برگد کے درختوں میں پہنچ گیا اور پھر جب میں نے وہاں
بڑے بڑے اور قد آور بن مانس دیکھے تو میں خوف سے ایک
درخت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ رات ہو رہی تھی اس لئے میں نے اس
درخت کو اپنا مسکن بنا لیا تھا۔ درخت کی شاخیں گھنی اور ایک
دوسرے میں دھنسی ہوئی تھیں جس سے ایک بڑا جال سا بن گیا تھا۔
گھنے پتے ہونے کی وجہ سے میں وہاں آسانی سے چھپ گیا تھا۔
میں نے رات وہیں بسر کرنے اور دن کی روشنی میں وہاں سے نکلنے
کا فیصلہ کیا۔ میں سونے کی کوشش کرتا رہا لیکن مچھروں نے مجھے

سونے نہ دیا تھا پھر اچانک مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میں جس درخت پر چھپا ہوا تھا اس کا تنا کھل کر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہو۔ میں نے چونک کر دیکھا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ درخت کے اندر سے ایک آدمی باہر نکل رہا تھا۔ اس آدمی نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا اس لئے وہ ایک ہیولے جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے درخت کے تنے سے ٹیک لگا کر سگریٹ سلگائی اور وہاں کھڑا ہو کر سگریٹ پینے لگا۔ سگریٹ پیتے ہی وہ دوبارہ درخت کے اندر چلا گیا اور تنا برابر ہو گیا۔ میں نے کئی بار نیچے جا کر درخت کو چیک کرنے کا سوچا لیکن اچانک وہاں گوریلوں کو آتے دیکھ کر میں نے اپنا ارادہ بدل دیا اور وہیں دبک گیا۔ صبح نیچے آ کر درخت کو چیک کیا تو یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ اس درخت پر ایسا کوئی نشان نہ تھا جس سے پتہ چلتا ہو کہ درخت اندر سے کھوکھلا ہے یا اس درخت میں کوئی خفیہ راستہ بنا ہوا ہے۔ اگر درخت سے نکل کر باہر آنے والے شخص نے سگریٹ نہ سلگایا ہوتا تو میں یہی سمجھتا کہ درخت کے پاس کوئی گوریلا کھڑا ہے لیکن بہرحال وہ کوئی آدمی ہی تھا جو کسی خفیہ ٹھکانے سے اس درخت کے اندر موجود خفیہ راستے سے باہر آیا تھا اور سگریٹ پی کر واپس چلا گیا تھا"...... ڈریک نے رک رک کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس درخت کی کوئی خاص نشانی یاد ہے تمہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں موجود تمام درخت دیکھنے میں ایک جیسے ہی دکھائی دیتے ہیں۔ بعد میں ایک بار پھر میں نے جا کر اس درخت کو تلاش کرنے کی کوشش کی تھی لیکن پھر میں خود ہی بھول گیا تھا کہ میں کس درخت پر چڑھا تھا اور میں نے کس درخت سے آدمی کو باہر نکلتے دیکھا تھا"...... ڈریک نے جواب دیا۔ اس کی آواز اب مدھم ہوتی جا رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے بے تحاشہ شراب پی رکھی ہو جس نے اس کا دماغ ماؤف کر دیا ہو اور وہ نشے کی حالت میں لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں بول رہا ہو۔ یہ اس پر خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے طاری ہونے والی نقاہت کا اثر تھا جو آہستہ آہستہ اسے مدہوشی کی کیفیت میں لے جا رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ میجر پرمود اس سے کوئی اور سوال کرتا ڈریک کی آنکھیں بند ہو گئیں اور اس کا سر ڈھلک گیا۔ یہ دیکھ کر لیڈی بلیک تیزی سے اس کی طرف بڑھی اور اس نے ڈریک کی سانس اور اس کی نبض چیک کی اور پھر ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"یہ ہلاک ہو چکا ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"تم نے اس کا جو حشر کیا تھا یہ اس کی ہمت ہی تھی کہ اس نے میرے چند سوالوں کے جواب دے دیئے تھے ورنہ آنکھ کھلتے ہی یہ دم توڑ سکتا تھا"...... میجر پرمود نے کہا تو لیڈی بلیک ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"اب کیا کرنا ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"جو معلومات ملی ہیں ہمیں انہی پر قناعت کرنی پڑے گی۔ اس نے درخت کے اندر سے ایک آدمی کو باہر آ کر سگریٹ پیتے دیکھا تھا اس لئے میرے اندازے کے مطابق اسی ہیڈ کوارٹر وہیں پر موجود ہے۔ ہمیں ان میں سے چند افراد کو غائب کرنا ہے اور ان کی جگہ ان کا میک اپ کرنا ہے۔ میں ڈریک کی جگہ لے کر سب کو کنٹرول کروں گا اور پھر ہم اسی طرف روانہ ہو جائیں گے جس کے بارے میں ڈریک نے بتایا ہے"...... میجر پرمود نے کہا تو لیڈی بلیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

چھلانگ لگاتے ہی عمران نے ہوا میں قلابازی کھائی اور اپنا جسم مزید آگے کی طرف دھکیلنے کے ساتھ اس نے پیرا ٹروپنگ کا مخصوص انداز اپناتے ہوئے جسم کو زوردار جھٹکا دیا تو اس کا ہوا میں اٹھا ہوا جسم مزید بلند ہو گیا۔ جیسے ہی اس کا جسم اوپر اٹھا اس نے اپنا جسم سکیڑا اور پھر وہ کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح حرکت میں آیا۔ دوسرے لمحے اس کا جسم تیر کی طرح کھائی کے دوسرے کنارے کی طرف بڑھا اور پھر کنارے پر آتے ہی اس نے ایک بار پھر قلابازی کھائی اور اس بار اس نے جمناسٹک کا بہترین مظاہرہ کیا اور دوسرے لمحے وہ کھائی کے دوسرے کنارے پر کھائی سے تقریباً پانچ فٹ آگے آ گیا تھا۔ اس کی ایسی ناقابلِ یقین چھلانگ اور بہترین حکمت عملی دیکھ کر سردار البرٹ اور اس کے ساتھیوں نے بے اختیار تالیاں بجانی شروع کر دیں۔ جولیا اور اس کے ساتھی بھی عمران کی طرف داد تحسین نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"آپ نے کمال کر دیا عمران صاحب۔ پچاس فٹ سے زیادہ طویل کھائی کو اس طرح عبور کرنا واقعی آپ کا ہی کام ہے ورنہ اس کھائی سے چھلانگ لگانے کے خیال سے ہی میرے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے"...... صدیقی نے آگے بڑھ کر عمران کی طرف تعریفی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ سب جولیا کی رفاقت کا اثر ہے۔ اگر اس کی رفاقت میسر آ جائے تو پچاس فٹ تو کیا میں اس کے لئے خلاء سے بھی کود کر اس کے پاس آ سکتا ہوں"...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"طوفان واقعی انتہائی ہولناک تھا۔ یہ تو ہماری قسمت اچھی تھی کہ سوائے آپ کے ہم سب ایک ہی جگہ پہنچ گئے تھے۔ اگر طوفان ہمیں الگ الگ لے جا کر پھینک دیتا تو ہمارے لئے ایک دوسرے کے پاس پہنچنا بھی مشکل ہو سکتا تھا"...... چوہان نے کہا۔

"اس طوفان سے زیادہ نقصان سردار البرٹ کا ہوا ہے۔ اس کے سارے اونٹ اور مال مویشی طوفان کی نذر ہو گئے ہیں اور اس کے بے شمار ساتھی نہ صرف لاپتہ ہیں بلکہ کئی افراد کی لاشیں بھی ملی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"تو کیا خیال ہے۔ سردار البرٹ سے اس کے ساتھیوں کی ہلاکت اور اس کے نقصان کی تعزیت کر لی جائے"...... عمران نے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"ہاں۔ یہ ضروری ہے۔ ہمیں واقعی اس کے نقصان پر افسوس ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران، سردار البرٹ کی طرف بڑھا اور پھر اس کے نقصان اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت اور لاپتہ ہونے پر تعزیت کرنے لگا۔

"کیا تم اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہو کہ ہم اس وقت صحرا کے کس حصے میں ہیں اور یہ جگہ ہمارے لئے کس قدر محفوظ یا کس قدر خطرناک ثابت ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ ہم صحرا کے کس حصے میں ہیں۔ میرے پاس ایک کمپاس ہے جو میں ہمیشہ اپنے ساتھ اپنے لباس کی اندرونی جیب میں رکھتا ہوں۔ اس کمپاس سے مجھے پتہ چلا ہے کہ ہم صحرا کے تقریباً وسط میں پہنچ چکے ہیں۔ طوفان نے صحرا کا نقشہ بدل کر رکھ دیا ہے لیکن اس کے باوجود میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ صحرا کا سنٹر ہے اور ہم یہاں سے اپنی منزل کا تعین بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن اب ہمیں سامان کے بغیر ہی اپنا سفر جاری رکھنا ہو گا۔ اس طویل ترین سفر کے لئے ہمارے پاس کھانے پینے کی بے حد کمی ہے۔ جو کچھ ہمارے پاس بچا ہے ہمیں اسی پر اکتفا کرنا پڑے گا اور ہر چیز سوچ سمجھ کر اور مل بانٹ کر استعمال کرنی پڑے گی ورنہ ہمارے لئے مسئلہ بن جائے گا"...... سردار البرٹ نے کہا۔ یہ سن کر کہ وہ صحرا کے سنٹر میں ہیں عمران کے چہرے پر سکون آ گیا تھا اور اس کی نظریں چاروں طرف سرچ لائٹ کی طرف

گھومنا شروع ہو گئی تھیں۔

"گڈ۔ اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس صحرا میں ایسا کون سا حصہ ہے جہاں سرخ چٹانیں موجود ہیں"...... عمران نے کہا تو سرخ چٹانوں کا سن کر اس کے ساتھی چونک پڑے۔

"سرخ چٹانی علاقہ"...... سردار البرٹ نے کہا اور پھر وہ سوچ میں پڑ گیا۔

"کیا سوچ رہے ہو۔ تم تو اس صحرا کے کیڑے ہو۔ سینکڑوں بار اس صحرا کا سفر کر چکے ہو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہیں صحرا کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو۔ تمہیں تو صحرا کی ہر اہم اور غیر اہم بات معلوم ہونی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے اس صحرا کی ہر بات کا علم ہے۔ اس صحرا میں کب موسم بدلتا ہے۔ صحرا کے کون کون سے حصے غیر محفوظ ہیں۔ کن علاقوں میں زہریلے حشرات الارض ہیں اور کہاں گہری کھائیاں یا گہرے گڑھے ہیں۔ اس کے علاوہ صحرا کی گہرائی میں کہاں کہاں چٹانی علاقے ہیں اور کہاں صرف اور صرف ریت موجود ہے۔ آپ نے سرخ چٹانی علاقے کا پوچھا ہے تو میں یہ سوچ رہا ہوں کہ میں آپ کو اس علاقے کی نشان دہی کیسے کراؤں کیونکہ وہ علاقہ یہاں سے کافی دور ہے اور دور نزدیک ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو نشانی کے طور پر آپ کو بتائی جا سکے۔ اس کے علاوہ جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ طوفان نے ہر طرف تباہی پھیلا دی ہے۔ ہر چیز تلپٹ کر کے

رکھ دی ہے اور صحرا کا نقشہ ہی بدل دیا ہے۔ اگر آپ اس مقام تک پہنچنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں تو پھر آپ کو اس کا ایگزیکٹ پتہ ہونا چاہئے کیونکہ اس کی بھی ایک خاص وجہ ہے"۔ سردار البرٹ نے کہا۔

"کیا وجہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں شمالاً جنوباً صحرا کے ایک بڑے حصے میں سرخ چٹانیں پھیلی ہوئی ہیں جو ریت کے نیچے دفن ہیں۔ سرخ چٹانی علاقے میں سفر کیا جائے تو کوئی خطرہ نہیں ہوتا لیکن سرخ چٹانی علاقے کے چاروں اطراف سینکڑوں کھائیاں اور گڑھے بھی ہیں جو ریت سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ ان کھائیوں اور گڑھوں پر تھوڑا سا بھی وزن پڑتا ہے تو ریت غائب ہو جاتی ہے اور گہرا گڑھا اور کھائی نمودار ہو جاتی ہے جیسا کہ یہ دراڑ نمودار ہوئی تھی۔ اگر غلطی سے آپ میں سے کسی ایک کا بھی پاؤں اس گڑھے یا کھائی پر پڑ گیا تو وہ ایسی گہرائی میں جا گرے گا جہاں سے اس کی واپسی ناممکن ہو سکتی ہے"...... سردار البرٹ نے کہا۔

"تمہیں سرخ چٹانی علاقے کا کیسے پتہ چلا تھا"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جہاں سرخ چٹانی علاقہ ہے وہاں ایک چٹان باہر کی طرف ابھری ہوئی تھی۔ اس چٹان کا رنگ خون کی طرح سرخ تھا۔ کافی عرصہ تک وہ صحرا میں باہر موجود رہی تھی لیکن پھر وہ چٹان غائب ہو

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

گئی۔ شاید صحرائی طوفانوں نے ہی اسے غائب کیا تھا۔ چٹان ایسی نہیں تھی جسے طوفان اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پھینک سکتا ہو۔ وہ چٹان یقیناً منوں ریت تلے دفن ہو چکی ہے اس لئے اب ٹھیک طور پر یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ شمالاً جنوباً سرخ چٹانی علاقہ کہاں سے شروع ہوتا ہے"...... سردار البرٹ نے کہا۔

"تم اندازاً تو بتا ہی سکتے ہو کہ تم نے جو سرخ چٹان دیکھی تھی وہ یہاں سے کتنے فاصلے پر ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میرے اندازے کے مطابق اگر ہم اونٹوں پر تیز رفتاری سے سفر کریں تو ہم تین دن اور دو راتوں تک وہاں پہنچ سکتے ہیں"۔ سردار البرٹ نے جواب دیا۔

"اور اگر ہم پیدل سفر کریں تو"...... عمران نے پوچھا۔

"پھر ایک ہفتہ سے زیادہ وقت لگ سکتا ہے"...... سردار البرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم نے کس طرف جانا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہمارا سفر پہاٹ کی طرف ہوگا اور یہ تم سے آپ کی کیا مراد ہے۔ کیا آپ ہمارے ساتھ نہیں جائیں گے"...... سردار البرٹ نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ یہاں سے ہمارے اور تمہارے راستے الگ ہوں گے۔ تم اپنی منزل کی طرف جاؤ گے اور ہم اپنی منزل کی طرف"۔

عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"آپ کی منزل۔ کون سی ہے آپ کی منزل۔ کیا آپ سرخ چٹانی علاقے کی طرف جانا چاہتے ہیں لیکن کیوں"...... سردار البرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری اس کیوں کا جواب میں نہیں دے سکتا"...... عمران نے صاف انداز میں کہا۔

"اوہ۔ لیکن اس طرف جانا صریحاً موت کو دعوت دینا ہے۔ کئی کلو میٹر پہلے ہی گڑھوں اور کھائیوں کا لامحدود سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور......" سردار البرٹ نے کہنا چاہا۔

"یہ ہمارا مسئلہ ہے۔ تم اس کے بارے میں نہ سوچو۔ اگر تمہیں ہماری مدد کرنی ہے تو ہمیں بس اتنا بتا دو کہ ہمیں کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ ہم مطلوبہ علاقے میں پہنچ گئے ہیں اور وہاں ریت کے نیچے سرخ چٹانیں موجود ہیں"...... عمران نے کہا تو البرٹ چند لمحے حیرت اور غور سے اس کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لی۔

"سرخ چٹانی علاقے کی ریت دیکھ کر آپ کو علم ہو جائے گا کہ آپ جہاں کھڑے ہیں وہاں نیچے سرخ چٹانیں موجود ہیں"۔ سردار البرٹ نے کہا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے پوچھا۔

"جہاں جہاں سرخ چٹانیں پھیلی ہوئی ہیں اس کے اوپر آنے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

والی ریت کا رنگ سرخی مائل ہو جاتا ہے۔ چاہے ریت تہہ در تہہ ہی کیوں نہ ہو اور سرخ چٹانیں انتہائی گہرائی میں بھی کیوں نہ ہو لیکن ان سرخ چٹانوں کی سرخی کا اثر ریت پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔ دن کی روشنی میں ریت کی سرخی دکھائی نہیں دیتی لیکن رات کے وقت اگر چاند کی روشنی ہو یا آپ کے پاس لالٹینوں کا بندوبست ہو تو ان کی روشنی میں ریت کی سرخی واضح دکھائی دیتی ہے“...... سردار البرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ویل ڈن۔ سرخ چٹانی علاقے میں پہنچنے کی دوسری نشانی یہ ہے کہ اس کے ارد گرد گڑھوں اور گہری کھائیوں کی بھرمار ہے“۔ عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ وہاں ہر قدم پر گڑھے اور کھائیاں ہیں جن کی تعداد بلاشبہ ہزاروں میں ہو گی۔ ان گڑھوں اور کھائیوں کو عبور کرنا ناممکنات میں سے ہے۔ میرا قافلہ غلطی سے راستہ بھٹک کر اس طرف چلا گیا تھا اور ہم جیسے ہی آگے بڑھے اچانک ریت میں ہول بنے اور میرے بے شمار ساتھی اونٹوں سمیت ان گڑھوں اور کھائیوں میں غائب ہو گئے تھے۔ اس وقت سرخ چٹان دور سے ہی دیکھی جا سکتی تھی جو باہر کی طرف ابھری ہوئی تھی۔ اس کے بعد میں اس طرف گیا ضرور تھا لیکن میں نے آگے جانے کی کوشش نہیں کی تھی۔ کچھ عرصہ بعد مجھے وہ سرخ چٹان وہاں دکھائی نہ دی تھی۔ وہ طوفان کی وجہ سے ریت کے کسی ٹیلے میں دفن ہو چکی تھی“۔ سردار

البرٹ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ ابھی دن ہے۔ ہمارے پاس جو سامان ہے اسے ہم آپس میں بانٹ لیں گے اور بچے کھچے خیمے یہاں لگا کر شام تک آرام کریں گے۔ تم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ آرام کرنا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ آگے بڑھ سکتے ہو۔ ہم شام کے وقت یہاں سے اپنے راستے کی طرف نکل جائیں گے۔ بس اس بات کا دھیان رہے کہ ہم کون ہیں اور کس طرف گئے ہیں اس کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہونا چاہئے۔ یہ بات تمہارے اور ہمارے درمیان رہنی چاہئے۔ سمجھ گئے تم“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”جی۔ سمجھ گیا“...... سردار البرٹ نے کہا تو عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور پھر وہ ایک طرف بڑھ گئے۔

”اپنا خیمہ لگاؤ تاکہ ہم بھی شام تک ریسٹ کر سکیں“...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”خیمے تو ہم لگا لیں گے لیکن یہ بتاؤ کہ تم سردار البرٹ سے سرخ چٹانی علاقے کے بارے میں کیوں پوچھ رہے تھے“...... جولیا نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”اگر ڈی ہیڈ کوارٹر اس صحرا میں ہے تو وہ سرخ چٹانی علاقے کے سوا کہیں اور نہیں ہو سکتا“...... عمران نے جواب دیا تو وہ سب چونک پڑے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ڈی ہیڈ کوارٹر اس سرخ چٹانی علاقے میں موجود ہو سکتا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈی ہیڈ کوارٹر باقاعدہ بہت بڑی عمارت ہے جہاں سے پوری دنیا کے ڈیویژنس کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ وہاں انسانوں کے ساتھ قیمتی اور انتہائی حساس مشنری بھی موجود ہے۔ یہ ہیڈ کوارٹر ہمارے اس ٹھکانے کی طرح عارضی نہیں ہے جو ہم نے طوفان سے بچنے کے لئے بنایا تھا۔ ہیڈ کوارٹر اس خطرناک صحرا میں جہاں آئے دن خوفناک اور تباہ کن طوفان آتے ہیں ایسی جگہ بنایا جا سکتا ہے جہاں وہ طوفانوں یا صحرائی تغیرات سے محفوظ رہ سکے اور وہ جگہ سوائے سرخ چٹانی علاقے کے اور کوئی نہیں ہو سکتی ہے۔ سرخ چٹانوں میں ہی ایسی عمارت بنائی جا سکتی ہے جسے باقاعدہ ہیڈ کوارٹر کا نام دیا جا سکے۔ میں نے اس صحرا کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ مجھے سرخ چٹانی علاقے کا پتہ چلا تو میں نے مسلسل اسی پر سوچنا شروع کر دیا تھا۔ پورے صحرا میں یہی وہ مقام ہے جہاں محفوظ، پائیدار اور ہر قسم کی قدرتی آفات سے محفوظ رہنے والی عمارتیں تعمیر کی جا سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ سرخ چٹانی علاقہ محفوظ مقام ہے جہاں جدید اور انتہائی مضبوط ہیڈ کوارٹر تعمیر ہو سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے اس صحرا کے بارے میں جو معلومات حاصل کی

ہیں اس سرخ چٹانی علاقے کے علاوہ یہاں ایسا کوئی مقام نہیں ہے جہاں ہیڈ کوارٹر تعمیر کیا جا سکے۔ اگر ایسا ہوا ہوتا تو اب تک اس ہیڈ کوارٹر کا بھی وہی حشر ہو چکا ہوتا جو ہمارے عارضی ٹھکانے کا ہوا تھا۔ انہوں نے ریت کے نیچے سرخ چٹانوں کو کاٹ کر ہی ہیڈ کوارٹر بنایا ہوگا اور چونکہ سرخ چٹانوں کے گرد ہر طرف گڑھے اور کھائیاں ہیں جو ان کے ہیڈ کوارٹر کو محفوظ رکھنے کے لئے کافی ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"گڈ۔ اب ہمیں ڈی ہیڈ کوارٹر تلاش کرنے کے لئے بس اس مقام تک پہنچنا ہے جہاں سرخ چٹانیں موجود ہیں"...... صالحہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں تک تو ہم پہنچ ہی جائیں گے لیکن جس طرح سردار البرٹ نے بتایا ہے اور اب آپ بتا رہے ہیں کہ سرخ چٹانوں کے گرد گڑھے اور کھائیاں ہیں۔ ہم ان گڑھوں اور کھائیوں سے خود کو کیسے محفوظ رکھ سکیں گے۔ یہاں تو آپ کو دراڑ میں دھنسی ہوئی ریت نظر آ گئی تھی لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ جہاں کھائیاں اور گڑھے ہوں وہاں بھی ہمیں ایسی کوئی نشانی مل جائے کہ وہاں گڑھا یا کوئی کھائی موجود ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ بعض گڑھوں اور کھائیوں پر ریت کی اتنی تہیں چڑھ جاتی ہیں کہ ان گڑھوں اور کھائیوں کے منہ ان میں چھپ جاتے ہیں اور وہاں چھوٹے چھوٹے ٹیلے سے بن جاتے ہیں۔ جن سے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

اس بات کا پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہاں کوئی گڑھا یا کھائی موجود ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ہم ان سے اپنا بچاؤ کیسے کریں گے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پہلے ہم وہاں پہنچ تو جائیں۔ تم نے سنا نہیں البرٹ نے کیا کہا تھا۔ وہاں پہنچتے پہنچتے ہمیں ایک ہفتہ لگ سکتا ہے اور اس ہفتے میں اگر پھر ایسا ہی طوفان آ گیا تو اس بار شاید ہی ہم میں سے کوئی بچ سکے کیونکہ ضروری نہیں ہے کہ قسمت ہر بار ہم پر ہی مہربان ہو"...... عمران نے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ اس بار واقعی اللہ نے ہم پر خصوصی کرم فرمایا ہے جو ہم سب نہ صرف زندہ بچ گئے ہیں بلکہ اس قدر خوفناک بگولے کی زد میں آنے کے باوجود ہر قسم کی ٹوٹ پھوٹ سے بھی محفوظ رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہمیں نئی زندگی ملی ہے اس لئے ہمیں اللہ کے حضور شکرانے کے نوافل ادا کرنے چاہئیں"...... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے ہم یہی کرتے ہیں۔ دوپہر ہو رہی ہے۔ ظہر کا وقت ہے۔ ہم یہاں باقاعدہ باجماعت نماز کا اہتمام کریں گے اور پھر دیکھیں گے کہ ہمیں کیا کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ای کنگ اپنے آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ اچانک سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"ای کنگ بول رہا ہوں"...... ای کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"گرین بول رہا ہوں ای کنگ"...... دوسری طرف سے گرین کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... ای کنگ نے کہا۔

"ڈریک اور اس کے ساتھی واپس آ گئے ہیں ای کنگ۔ ڈریک نے رپورٹ دی ہے کہ جو افراد جنگل میں داخل ہوئے تھے وہ سب ان کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں"...... گرین نے جواب دیا تو ای کنگ کا چہرہ کھل اٹھا اور اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے

تاثرات نمودار ہو گئے۔

"کیا۔ کیا تم سچ بول رہے ہو۔ ڈریک اور اس کی گرین فورس نے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے"...... ای کنگ نے کہا۔

"یس ای کنگ"...... گرین نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویل ڈن۔ یہ واقعی میرے لئے گڈ نیوز ہے۔ رئیلی گڈ نیوز"...... ای کنگ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس ای کنگ"...... گرین نے اسی انداز میں کہا۔

"کس طرح ہلاک کیا ہے ڈریک نے انہیں۔ مجھے تفصیل بتاؤ"...... ای کنگ نے کہا۔

"یس ڈی کنگ۔ ڈریک اور اس کے ساتھیوں کو میں نے سرچنگ مشین سے چیک کر کے بتایا تھا کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھی گرم دلدل کے قریب موجود ہیں۔ ڈریک فورس لے کر وہاں پہنچ گیا اور اس نے گرم دلدل کے پاس فائر میزائل فائر کر دیئے جس کے نتیجے میں گرم دلدل کے بڑے حصے میں آگ پھیل گئی اور اس آگ کی زد میں آنے والی ہر چیز جل کر بھسم ہو گئی جس میں میجر پرمود اور اس کے ساتھی بھی شامل تھے"...... گرین نے جواب دیا۔

"کیا ڈریک نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ گرم دلدل کے

پاس اس نے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کی جلی ہوئی لاشیں دیکھی ہیں"...... ای کنگ نے پوچھا۔

"یس ای کنگ۔ میں نے وہاں تین افراد کی موجودگی کا بتایا تھا۔ ڈریک نے وہاں ان سب کی ہی لاشیں چیک کی ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہیں بچا ہے"...... گرین نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کے باوجود مجھے خدشہ ہے کہ میجر پرمود اتنی آسانی سے مرنے والوں میں سے نہیں ہے۔ تم ایک کام کرو۔ ڈریک سے کہو کہ وہ جلی ہوئی تمام لاشوں کے بچے ہوئے سیمپل لا کر تمہیں دے جائے۔ تم ان سیمپلوں کا ڈی این اے ٹیسٹ کراؤ اور پھر اسے میجر پرمود کے ڈی این اے سے میچ کراؤ۔ تمہاری کمپیوٹرائزڈ مشین میں یقیناً میجر پرمود اور اس کے خاص ساتھیوں کے ڈی این اے کی ٹیسٹ رپورٹ موجود ہو گی۔ اگر لاشوں کے ڈی این اے ان رپورٹس سے میچ کر گئے تو پھر اس بات میں شک کی کوئی گنجائش باقی نہ رہ جائے گی کہ واقعی میجر پرمود اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں"...... ای کنگ نے کہا۔

"یس ای کنگ لیکن لاشوں کے سیمپل حاصل کرنے کے لئے مجھے ڈریک کو ماسٹر وے کی طرف بلانا ہو گا۔ میں وہیں سے اس کے پاس جا کر سیمپل حاصل کر سکتا ہوں"...... گرین نے کہا۔

"اسے ماسٹر وے پر بلانے کی کیا ضرورت ہے نانسنس۔ تم خود

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ماسٹر وے سے باہر جا کر ڈریک سے ملو یا پھر اپنے کسی آدمی کو اس کے پاس بھیج دو تا کہ وہ اس سے سیمپل لا سکے"...... ای کنگ نے کہا۔

"اوہ۔ یس ای کنگ۔ میں خود جا کر ڈریک سے مل لیتا ہوں بلکہ اس کے ساتھ گرم دلدل کے پاس جا کر سیمپل حاصل کر لیتا ہوں تا کہ مجھے ان کے ڈی این اے ٹیسٹ کرنے اور رپورٹ سے میچ کرنے میں کسی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے"...... گرین نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بہتر رہے گا"...... ای کنگ نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھ کر وہ اپنے مخصوص کاموں میں مصروف ہو گیا۔ کافی دیر کے بعد دوبارہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"ای کنگ بول رہا ہوں"...... ای کنگ نے درشت لہجے میں کہا۔

"گرین بول رہا ہوں ای کنگ"...... دوسری طرف سے گرین کی آواز سنائی دی۔

"ہاں بولو۔ لے آئے لاشوں کے سیمپل"...... ای کنگ نے پوچھا۔

"یس ای کنگ اور میں نے لاشوں کے سیمپل سپیشل مشین میں ڈال کر اسکین کر لئے ہیں۔ مشین نے ڈی این اے ٹیسٹ رپورٹ دینی شروع کر دی ہے۔ چونکہ یہ آٹو چیکر مشین ہے اس لئے مشین

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

نے میجر پرمود اور اس کے تین ساتھیوں کے ڈی این اے ٹیسٹ میچ کر لئے ہیں۔ مشین کے مطابق یہ لاشیں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کی ہیں"...... گرین نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا تو ای کنگ کے چہرے پر سکون اور رعونت کے تاثرات نمودار ہو گئے جیسے میجر پرمود کی موت کا سن کر اسے خود پر اور اپنی گرین فورس پر بے پناہ فخر ہو رہا ہو۔

"ویل ڈن۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے ڈریک اور اس کی گرین فورس نے جو کارنامہ سر انجام دیا ہے وہ واقعی قابل فخر ہے۔ میں ڈریک اور اس کی گرین فورس کے لئے خصوصی انعامات اور اعزازات دینے کا اعلان کرتا ہوں"۔ ای کنگ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس ای کنگ۔ وہ سب واقعی انعامات اور اعزازات کے مستحق ہیں۔ ان سب نے اپنی جانوں پر کھیل کر اور گرم دلدل کے قریب جا کر میجر پرمود جیسے ٹاپ ڈی ایجنٹ اور اس کے طاقتور ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے جنہیں ہلاک کرنا دنیا کا مشکل ترین کام سمجھا جاتا تھا"...... گرین نے کہا۔

"یہ سب ڈریک کی ذہانت اور بہترین حکمت عملی کی وجہ سے ہوا ہے جو اس نے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے سامنے جا کر انہیں چوکنا ہونے سے پہلے ان پر فائر میزائل برسا دیئے تھے جن سے بچنا میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے لئے واقعی ناممکن تھا۔

میں انعامات اور اعزازات کے ساتھ اس سے خصوصی ملاقات بھی کروں گا اور اسے ویل ڈن بھی کہوں گا۔ اپنے ہیڈ کوارٹر کو دشمن عناصر سے محفوظ رکھنے کے لئے اس کے اور اس کے ساتھیوں کے اس شاندار کارنامے پر میرے ساتھ بگ کنگ کو بھی فخر ہوگا''۔ ای کنگ نے کہا۔

''یس ای کنگ۔ اگر آپ کہیں تو میں اسے آج ہی آپ کے پاس لے آؤں''...... گرین نے پوچھا۔

''آج ہی کیوں۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے نانسنس''...... ای کنگ نے منہ بنا کر کہا۔

''ڈریک کے پاس آپ کے لئے ایک اہم پیغام ہے''۔ گرین نے جواب دیا۔

''کیا پیغام ہے''...... ای کنگ نے پوچھا۔

''اسے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے سامان سے ایک سائنسی اسلحے کا بکس ملا ہے۔ یہ نئی قسم کا چھوٹا مگر انتہائی طاقتور اسلحہ ہے جو وہ آپ کے حوالے کرنا چاہتا ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق اس اسلحہ میں لیزر بم بھی موجود ہیں جو بظاہر مٹر کے دانوں جتنے ہیں لیکن ان بموں سے کنکریٹ اور ریڈ بلاکس سے بنائی گئی عمارتوں کو بھی تباہ کیا جا سکتا ہے''...... گرین نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا میجر پرمود اپنے ساتھ اس قدر مہلک اسلحہ لایا تھا''...... ای کنگ نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

''یس ای کنگ۔ اس کے علاوہ باکس میں ایسی منی گنیں بھی موجود ہیں جن سے بلٹ اور بم پروف گاڑیوں کے بھی پرخچے اڑائے جا سکتے ہیں۔ ڈریک نے کہا ہے کہ یہ اسلحہ وہ آپ کو خصوصی طور پر اپنے ہاتھوں سے دینا چاہتا ہے''...... گرین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ کہاں ہے ڈریک''...... ای کنگ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ جنگل میں ہی موجود ہے ای کنگ''...... گرین نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اسے ماسٹر وے سے نہیں ریڈ وے سے لے کر آؤ۔ ریڈ وے میں بھی لانے سے پہلے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دینا تاکہ اسے راستے کی نشان دہی نہ ہو سکے۔ اسے ہیڈ کوارٹر میں لا کر گرین روم میں پہنچا دینا۔ میں اس سے وہیں ملوں گا''...... ای کنگ نے کہا۔

''یس ای کنگ''...... گرین نے کہا تو ای کنگ نے رسیور رکھ دیا۔

''حیرت ہے۔ میجر پرمود کے پاس اس قدر مہلک اور خطرناک اسلحہ کہاں سے آیا۔ اگر وہ یہ اسلحہ خصوصی طور پر بلگارنیہ سے لایا ہے تو اسے راستے میں چیک کیوں نہیں کیا گیا اور وہ آسانی سے اسلحہ لے کر یہاں کیسے پہنچ گیا''...... ای کنگ نے حیرت بھرے لہجے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر کے بعد فون کی گھنٹی ایک بار
پھر بج اٹھی تو ای کنگ نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔ گرین کا فون
تھا جس نے ای کنگ کو بتایا کہ اس نے ڈریک کو گرین روم میں
پہنچا دیا ہے۔ ای کنگ نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ اٹھ کر
کھڑا ہو گیا۔ میز کے پیچھے سے نکل کر وہ دروازے کی طرف جانے
کی بجائے سائیڈ کی دیوار کی طرف بڑھا۔ دیوار سپاٹ تھی جس پر
ہلکا سبز پینٹ کیا گیا تھا۔ اس دیوار پر نہ کوئی پینٹنگ تھی اور نہ ہی
کوئی نشان۔ ای کنگ دیوار کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔

"اوپن ڈور"...... ای کنگ نے کہا تو اچانک ہلکی سی گڑگڑاہٹ
کی آواز کے ساتھ دیوار میں ایک خلاء سا بن گیا۔ دوسری طرف
ایک چھوٹا سا کمرہ موجود تھا جس میں سامان نام کی کوئی چیز دکھائی
نہ دے رہی تھی۔ ای کنگ اس کمرے میں آیا تو اس کے سامنے
کھلی ہوئی دیوار بند ہوتی چلی گئی۔

"گرین روم"...... ای کنگ نے کہا تو اسی لمحے فرش کو ایک
خفیف سا جھٹکا لگا اور کمرہ کسی لفٹ کی طرح حرکت میں آیا اور نیچے
اترتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد فرش کو ایک بار پھر ہلکا سا جھٹکا لگا اور
ساتھ ہی فرش رک گیا۔ اسی لمحے سامنے دیوار میں خلاء نمودار ہوا۔
اس بار دوسری طرف ای کنگ کے آفس کی بجائے ایک خوبصورت
اور قیمتی ساز و سامان سے سجا ہوا ایک ڈرائنگ روم موجود تھا۔ فرش
پر دبیز قالین تھا۔ ای کنگ باہر آیا تو سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا ایک

نوجوان فوراً اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ای کنگ آگے
بڑھا تو اس کے پیچھے لفٹ کا دروازہ بند ہو گیا۔

"تو تم ہو ڈریک"...... ای کنگ نے آگے بڑھتے ہوئے اس
نوجوان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس ای کنگ"...... نوجوان نے جواب دیا۔ ای کنگ آگے
بڑھا اور پھر اس کے سامنے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

"بیٹھو"...... ای کنگ نے کہا تو نوجوان صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس
کے سامنے میز پر ایک بریف کیس نما باکس رکھا ہوا تھا۔ ای کنگ
کی نظریں اس باکس پر جم گئیں۔

"کہاں ہے میجر پرمود کا اسلحہ"...... ای کنگ نے کہا۔

"اس باکس میں ہے ای کنگ"...... ڈریک نے مؤدبانہ لہجے
میں کہا۔

"دکھاؤ مجھے"...... ای کنگ نے کہا تو ڈریک نے اثبات میں
سر ہلایا اور پھر وہ باکس پر جھک گیا۔ اس نے باکس پر لگے ہوئے
دو بٹن پریس کئے تو باکس کسی بریف کیس کی طرح کھل گیا۔ ای
کنگ کی نظریں بدستور باکس پر تھیں۔ وہ اشتیاق بھری نظروں سے
باکس کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے ڈریک اس میں سے کوئی خزانہ نکال
کر اسے دکھانے والا ہو۔ اس سے پہلے کہ ڈریک، ای کنگ کو
باکس سے کچھ نکال کر دکھاتا۔ اچانک ای کنگ نے باکس کے عقبی
حصے سے باریک سی چمک سی نکلتے دیکھی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سمجھتا اچانک اسے اپنی گردن کے دائیں جانب چبھن کا احساس ہوا۔ اس کا ہاتھ بے اختیار اپنی گردن پر گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت لہرائی۔ اس نے چٹکی بھری اور پھر اس نے گردن کے اس حصے سے ایک باریک مگر چمکدار سوئی نکال لی اور حیرت سے اس سوئی کو دیکھنے لگا لیکن دوسرے لمحے اس کی آنکھیں دھندلا گئیں۔ وہ لہرایا اور پھر کسی کٹے ہوئے شہتیر کی طرح الٹ کر گرتا چلا گیا۔ اس کے دماغ میں یکلخت تاریکی چھا گئی تھی۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس صحرا میں سفر کرتے آج چھٹا روز تھا۔ وہ دن کے وقت خیمے میں آرام کرتے اور شام ہوتے ہی اپنا سفر شروع کر دیتے تھے۔ البرٹ کے بتائے ہوئے راستے پر وہ رات کے وقت انتہائی محتاط انداز میں سفر کر رہے تھے۔ یہ ان کی خوش قسمتی ہی تھی کہ ان چھ دنوں میں ان کے سامنے کسی مشکل نے سر نہ اٹھایا تھا۔ دن میں اکثر بادل چھائے رہتے تھے جس کی وجہ سے ریت گرم نہ ہوتی تھی اس لئے وہ دن بھر سکون سے آرام کرتے رہتے تھے۔

مسلسل اور تھکا دینے والے سفر نے انہیں اکتا کر رکھ دیا تھا۔ سفر شروع کرنے سے پہلے وہ اپنے جسموں سے رسی باندھ لیتے تھے اور ایک قطار کی شکل میں چلنا شروع کر دیتے تھے۔ آگے ظاہر ہے عمران ہوتا تھا۔ اس کے پیچھے ٹرومین اور پھر اس کے پیچھے جولیا اور اس کے ساتھی۔ سب کی کمروں میں رسی بندھی ہوئی تھی تاکہ آگے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

جانے والا عمران اگر کسی گڑھے میں گرتا تو وہ سب مل کر اسے سنبھال لیتے۔

ان کے پاس کھانے پینے کے سامان کی قلت تھی اس لئے وہ قناعت سے خوراک استعمال رہے تھے تاکہ منزل تک پہنچنے کے لئے ان کے جسموں کو مناسب توانائی میسر آتی رہے۔ رات کے وقت وہ رکے بغیر مسلسل سفر کرتے تھے چونکہ ریت خاصی نرم تھی اس لئے انہیں چلنے میں خاصی دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ ان کے پیر ریت میں دھنس دھنس جاتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ سفر جاری رکھے ہوئے تھے۔

اب بھی وہ ایک لمبی سی رسی کو اپنی کمروں کے گرد باندھے ایک قطار کی شکل میں آگے بڑھ رہے تھے۔ رات بھر کے سفر نے انہیں بری طرح سے تھکا دیا تھا۔ اب صبح کی سپیدی نمودار ہونا شروع ہو گئی تھی۔ عمران چلتے چلتے رک گیا۔

"بس اب مجھ میں مزید چلنے کی سکت نہیں ہے۔ اب ہمیں یہیں رک کر ریسٹ کرنا ہے"...... عمران نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

"شکر ہے کہ تم بھی تھک گئے ہو ورنہ ہم تو یہ سمجھ رہے تھے کہ تم نے ٹانگوں میں لوہا فٹ کرا رکھا ہے جس کے باعث تم تھکتے ہی نہیں ہو"...... پیچھے سے تنویر کی جلی کٹی آواز سنائی دی۔ وہ جولیا کے پیچھے تھا۔

"ہاں واقعی۔ تم تو رکنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ تمہاری وجہ سے

ہمیں بھی مسلسل چلنا پڑ رہا ہے"...... جولیا نے تنویر کی تائید کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میری ٹانگوں میں لوہا تو نہیں ہے لیکن میں تو اس خیال سے چلتا رہتا ہوں کہ تم سب یہ نہ سمجھ بیٹھو کہ میری ٹانگوں میں سکت نہیں ہے اور میں جولیا کے ساتھ زندگی بھر چل نہیں سکتا"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹیں آ گئیں۔

"آپ بہت تیز ہیں عمران صاحب۔ آپ کے پاس ہر بات کا گھڑا گھڑایا جواب ہوتا ہے"...... ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا کروں بھائی۔ منہ میں گھنگھنیاں ڈال کر بیٹھوں تو سب گونگا سمجھنا شروع کر دیں گے اور تم شاید نہیں جانتے پاکیشیا میں گونگوں کی بات گونگے ہی سمجھ سکتے ہیں۔ زبان والے تو گونگے کی سنتے ہی نہیں ہیں"...... عمران نے مسکین سی صورت بنا کر کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"فضول باتیں چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ کیا ہم خیمے لگائیں یا ابھی اور آگے بڑھنا ہے"...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ مزید آگے بڑھا تو لڑکھڑا کر گر پڑوں گا پھر خواہ مخواہ تمہارے بھائی کو مجھے کاندھے پر اٹھا کر آگے بڑھنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔ اس کا اشارہ واضح طور پر تنویر کی طرف

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

تھا۔ وہ اسے گھور کر رہ گیا۔ عمران کی بات سن کر اس کے ساتھی وہاں خیمے لگانے میں مصروف ہو گئے۔ وہ اپنے ساتھ دو خیمے لائے تھے جن میں ایک بڑا خیمہ تھا اور ایک چھوٹا۔ بڑے خیمے میں سب مرد ہوتے تھے جبکہ دوسرے خیمے میں جولیا اور صالحہ بسیرا کرتی تھیں۔

تھوڑی ہی دیر میں وہاں خیمے لگ گئے اور وہ سب خیمے کے اندر آ گئے۔ صالحہ نے اپنے تھیلے سے خشک خوراک اور پانی کی دو بوتلیں نکال کر انہیں دے دیں اور کچھ خشک خوراک اور پانی کی ایک بوتل اپنے اور جولیا کے لئے نکال لی۔ وہ سب کھانے پینے میں مصروف ہو گئے۔

"ابھی ہمیں اور کتنا سفر کرنا ہے"...... کھانے پینے سے فارغ ہونے کے بعد ٹرومین نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جس قدر سفر کے بارے میں سردار البرٹ نے بتایا تھا اتنا تو شاید ہم طے کر ہی چکے ہیں لیکن یہاں ریت کے سرخ ذرات تو کہیں دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ کہیں ہم راستہ تو نہیں بھٹک گئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ہم ٹھیک راستے پر چل رہے ہیں۔ میں سارے راستے ریت کے ذرات چیک کرتا آیا ہوں۔ پہلے ہمیں واقعی ریت کے سرخ ذرات کہیں دکھائی نہیں دیئے تھے لیکن اب میں کہہ سکتا ہوں کہ ہم منزل کے قریب ہی موجود ہیں"...... عمران نے زمین سے

ریت اٹھا کر ہتھیلی پر رکھ کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہارے ہاتھ میں تو سفید ریت ہے۔ ہمیں تو ان میں سرخ ذرات دکھائی نہیں دے رہے ہیں"...... جولیا نے عمران کی ہتھیلی پر سفید ریت دیکھ کر کہا اور پھر خود بھی نیچے سے ریت اٹھا کر اسے غور سے دیکھنے لگی۔

"ریت میں سرخی تو نہیں ہے لیکن اس ریت میں فرق ضرور موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیسا فرق"...... جولیا نے کہا۔

"یہ ریت پہلے والی ریت سے قدرے چمکیلی سی دکھائی دے رہی ہے۔ اس میں کاپر کے ذرات بھی مدغم ہیں۔ سفید ریت کے ساتھ ایسا تب ہوتا ہے جب اس کا رنگ بدلتا ہے۔ سرخ چٹانیں یہاں سے زیادہ دور نہیں ہیں۔ اس ریت پر سرخ چٹانوں کا رنگ چڑھنا شروع ہو چکا ہے لیکن چونکہ اب دن ہو رہا ہے اس لئے ذرات میں ہمیں ریت کی سرخی دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ یہ سرخی دیکھنے کے لئے ہمیں رات کا انتظار کرنا پڑے گا اور دوسرا یہ کہ یہاں چاند کی روشنی بھی ہونی چاہئے۔ جیسے ہی چاند کی یہاں روشنی پھیلے گی یہی ریت تمہیں سرخ دکھائی دینے لگے گی"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ہم سرخ چٹانی علاقے کے قریب ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ خطرہ بھی ہمارے قریب ہی موجود ہے کیونکہ سردار البرٹ اور

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

تمہارے کہنے کے مطابق سرخ چٹانوں کے گرد گڑھوں اور ہولناک کھائیوں کا جال پھیلا ہوا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ہم پہلے ہی محتاط تھے اب ہمیں اور زیادہ محتاط رہنا پڑے گا تاکہ ہم کسی گہرے گڑھے یا کھائی میں گر کر بے موت نہ مارے جائیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اچانک ہمارے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی تو"۔ صدیقی نے کہا۔

"زمین نہیں ریت کہو۔ اس ریگستان میں ریت ہی ریت ہے زمین نہیں"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"جو بھی ہے۔ آپ بتائیں کہ اچانک ہمارے پیروں کے نیچے سے ریت غائب ہو گئی اور ہم سب کسی اندھی کھائی یا گہرے گڑھے میں گر گئے تو کیا کریں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہمیں ان گڑھوں اور کھائیوں سے ہر صورت میں بچنا ہے۔ یہاں ایسے گڑھے نہیں ہیں کہ ہم ان میں گر جائیں اور پھر صحیح سلامت نکل کر باہر آ سکیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کیسے پتہ چلے گا کہ یہاں کہاں کہاں پر گڑھے اور کھائیاں موجود ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کھل جا سم سم کا منتر پڑھتے چلو۔ جہاں گڑھا ہوا اس منتر سے خود بخود کھلتا چلا جائے گا اور ہمیں پتہ چل جائے گا کہ ہمارے لئے کون سا راستہ محفوظ ہے اور کون سا غیر محفوظ"...... عمران نے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"مذاق میں بات مت ٹالو۔ اگر تمہارے ذہن میں کوئی حل ہے تو بتاؤ"...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"حل تو ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ ہمیں آگے بڑھنے سے پہلے ان ہولز کے ڈھکن کھولنے ہوں گے تاکہ ہم ان سے بچ کر آگے بڑھ سکیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولز کے ڈھکن۔ آپ کا مطلب ہے کہ گڑھوں اور کھائیوں کے منہ کھولنے ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ ہو گا کیسے۔ یہاں تو سینکڑوں کی تعداد میں ہولز ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ہولز کی ریت صرف اوپری سطح پر ہوتی ہے۔ ہلکا سا دباؤ یا دھمک سے ہی ریت گر جاتی ہے اور ہولز کے منہ کھل جاتے ہیں۔ اگر ہم یہاں مسلسل دھمک پیدا کریں گے تو ہمارے سامنے آنے والے تمام ہولز کے منہ کھلتے چلے جائیں گے اور ہم کسی ہول میں نہیں گریں گے"...... عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"دھمک پیدا کریں گے۔ میں اب بھی نہیں سمجھی"...... جولیا نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت کا عنصر تھا۔

"میں سمجھ گیا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"شکر ہے۔ سمجھنے کے معاملے میں ہم میں کوئی تو سن بلوغت

تک پہنچ چکا ہے۔ میرے آسان الفاظ تو انہیں سمجھ نہیں آ رہے۔ تم ہی انہیں مشکل الفاظوں میں سمجھا دو اگر یہ سمجھ سکیں تو"...... عمران نے بے چارگی کے عالم میں کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب کا کہنے کا مطلب ہے کہ ہم دور سے ریت پر بم پھینکیں گے۔ بموں کے بلاسٹ ہونے سے دھمک پیدا ہو گی جس سے ہولز پر موجود ریت گر جائے گی اور اس طرح ان کے منہ کھلتے چلے جائیں گے۔ اس طرح ہمیں گزرنے اور آگے بڑھنے کے راستے بھی مل جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب ایک طویل سانس لے کر رہ گئے اور عمران کی ذہانت پر اس کی جانب داد و تحسین نظروں سے دیکھنے لگے۔

"میری طرف کیا دیکھ رہے ہو۔ میری تو کوئی بات کسی کو سمجھ نہیں آئی۔ کیپٹن شکیل کی بات سمجھ میں آئی ہے تو اسے داد بھری نظروں سے دیکھو"...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"سوچ تو تمہاری تھی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو اس بات پر حیرت ہو رہی ہے کہ اگر واقعی ڈی کنگ کا ہیڈ کوارٹر اسی صحرا میں اور سرخ چٹانوں میں ہے تو ہم اس آسانی سے آگے کیسے بڑھ رہے ہیں۔ ڈی کنگ نے ابھی تک ہمارے خلاف کوئی کارروائی کیوں نہیں کی۔ آپ کے خیال میں اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے"...... نرومین نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دو وجوہات ممکن ہیں۔ ایک تو یہ کہ ڈی کنگ کو اپنے ہیڈ کوارٹر

پر حد سے زیادہ ناز ہے اور اس کا خیال ہو گا کہ پورا صحرا ہی کیوں نہ چھان ماریں لیکن ہم اس صحرا میں اس کا ہیڈ کوارٹر کسی صورت میں تلاش نہیں کر سکیں گے۔ یہاں تک کہ ہم اگر سرخ چٹانی علاقے میں بھی پہنچ جائیں تب بھی ہمارے لئے ہیڈ کوارٹر تک پہنچنا ناممکن ہو گا۔ اس لئے وہ خاموش بیٹھا ہمارا تماشہ دیکھ رہا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اور دوسری وجہ"...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس نے یہاں جو حفاظتی انتظامات کئے تھے وہ اس خوفناک طوفان کی نذر ہو چکے ہیں اس لئے وہ اس بات سے ناواقف ہے کہ ہم اس کے سر پر پہنچ چکے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ تمہارا یہ اندازہ ہی غلط ہو کہ ڈی کنگ کا ہیڈ کوارٹر انہی سرخ چٹانوں میں ہے۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ اس نے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کر کے ہیڈ کوارٹر صحرا میں کسی اور جگہ پر بنایا ہو"...... تنویر نے کہا۔

"ہونے کو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے وہ واقعی ہیڈ کوارٹر صحرا کے کسی بھی حصے میں بنا سکتا ہے لیکن جو سہولیات اس سرخ چٹانوں میں میسر ہیں وہ اسے جدید ٹیکنالوجی سے بھی نہیں مل سکتی تھیں"...... عمران نے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

''کون سی سہولیات'' ...... جولیا نے پوچھا۔

''سرخ چٹانوں سے ایک تو میگنٹ پاور پیدا ہوتی ہے اور دوسرا یہ چٹانیں قدرتی طور پر ایسی ہوتی ہیں کہ یہ اندر سے کھوکھلی ہونے کے باوجود انتہائی مضبوط ہوتی ہیں۔ یہ چٹانیں ریڈ بلاکس سے بھی زیادہ مضبوط اور پائیدار ہوتی ہیں جنہیں ایٹم بم سے بھی تباہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ میگنٹ پاور کی وجہ سے ہر قسم کی ریز واپس پلٹ جاتی ہیں اور کسی بھی سیلائٹ سسٹم یا سائنسی آلات سے سرخ چٹانوں میں بنا ہوا ہیڈ کوارٹر ٹریس نہیں کیا جا سکتا'' ...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تب تو یہی بات ہے کہ سرخ چٹانوں میں بنے ہوئے ہیڈ کوارٹر کو ڈی کنگ ناقابل تسخیر سمجھتا ہے جہاں ہم پہنچ بھی جائیں تو پھر بھی ہم اسے تسخیر نہ کر سکیں گے۔ اور پھر ہمارے راستے میں ابھی نجانے کتنے ڈیتھ ہولڈر ہیں۔ ہمیں ان سے بھی تو بچنا ہے''۔ نرومن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''پھر تو صورتحال اور زیادہ تشویش ناک ہو گئی ہے'' ...... جولیا نے کہا۔

''وہ کیسے'' ...... تنویر نے چونک کر کہا۔

''اگر ہم سرخ چٹانوں پر پہنچ بھی جاتے ہیں اور ہمیں اس بات کا یقین بھی ہے کہ ان چٹانوں کے نیچے ڈی کنگ کا ہیڈ کوارٹر موجود ہے لیکن ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہو گا کہ ہم ہیڈ

کوارٹر میں داخل کیسے ہوں گے۔ ظاہر ہے جب تک ہم ہیڈ کوارٹر کے اندر نہیں جائیں گے اس وقت تک ہمارا مسئلہ تو حل نہ ہو گا''۔ جولیا نے کہا تو وہ سب جولیا کی تائید میں سر ہلانے لگے۔

''کیوں عمران صاحب۔ اس مسئلے کا بھی آپ نے کوئی حل سوچا ہے۔ آپ کے کہنے کے مطابق سرخ چٹانوں کو ایٹم بم سے بھی تباہ نہیں کیا جا سکتا ہے تو پھر ہم اس ہیڈ کوارٹر میں کیسے داخل ہوں گے'' ...... صفدر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہر بات میرے سر پر نہ تھوپا کرو۔ اللہ نے تم سب کو بھی عقل دی ہے۔ اس کا استعمال کرو اور سوچو کہ ایسی صورتحال میں اگر ہمیں ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونا ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ سب سوچو۔ ایک دوسرے سے مشورہ کرو اور پھر کسی ایک بات پر متفق ہو کر مجھے بھی بتاؤ۔ تمہارے پاس سارا دن باقی ہے۔ اس سارے دن میں تم ریسٹ کرو نہ کرو مجھے تو کرنے دو'' ...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک طویل سانس لے کر رہ گئے کیونکہ یہ باتیں کرتے ہی عمران اپنا تھیلا سر کے نیچے رکھ کر لیٹ گیا تھا اور اس نے آنکھیں بند کر کے یوں خراٹے نشر کرنے شروع کر دیئے جیسے واقعی وہ گہری نیند سو گیا ہو۔

''عمران صاحب نے ٹھیک کہا ہے۔ واقعی ہمیں بھی اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانے چاہئیں اور اس مسئلے کا حل تلاش کرنا چاہئے۔ سب کچھ عمران صاحب پر ڈال کر ہم اپنے فرض سے سبکدوش نہیں

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہو سکتے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"گھوڑے صرف عقل حاصل کرنے کے لئے روزانہ کہیں گھاس چرانے نہ لے جانا ورنہ کچھ حاصل نہ ہوگا"...... عمران نے آنکھیں کھولے بغیر کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہم تھکے ہوئے ضرور ہیں لیکن ہم میں سے شاید ہی کسی کو نیند آ رہی ہو اس لئے کیوں نہ موقع کا فائدہ اٹھایا جائے اور واقعی یہ سوچا جائے کہ سرخ چٹانوں میں بنے ہوئے ہیڈ کوارٹر میں ہم کیسے داخل ہو سکتے ہیں۔ سرخ چٹانوں کو توڑنے یا کاٹنے کا کوئی تو طریقہ ہوگا۔ اسی طریقے پر عمل کر کے ہی ڈی سنگ نے یہاں ہیڈ کوارٹر بنایا ہوگا"...... صدیقی نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ سرخ چٹانیں کتنی گہرائی میں ہیں۔ اس کے بعد ہی انہیں توڑنے یا کاٹنے کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"تو کیا سرخ چٹانوں کو ٹریس کرنے کے لئے ہمیں یہاں کھدائی کرنی ہوگی"...... چوہان نے کہا۔

"نہیں۔ کھدائی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب ہم سرخ چٹانوں کے اوپر پہنچ جائیں گے تو ہم بھی عمران صاحب کے نسخے پر عمل کر سکتے ہیں"...... خاور نے کہا۔

"کون سے نسخے پر"...... صالحہ نے پوچھا۔

"ہولز اوپن کرنے کے لئے عمران صاحب نے یہاں بمباری کا آئیڈیا دیا ہے۔ ہم بھی چند بم ریت میں دبا کر بلاسٹ کریں گے ان سے اور کچھ نہیں تو وہاں ہولز بن جائیں گے۔ ان بموں سے سرخ چٹانوں پر کچھ اثر ہو یا نہ ہو کم از کم گڑھوں میں وہ ظاہر تو ہو ہی جائیں گی"...... خاور نے جواب دیا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ اس کے بعد ہم لیزر بموں کا بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ لیزر بموں سے ریڈ بلاکس بھی ٹوٹ جاتے ہیں ہو سکتا ہے کہ لیزر بم سرخ چٹانوں کو بھی توڑ دیں"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ جن چٹانوں کو ایٹم بم سے تباہ نہیں کیا جا سکتا ہے انہیں بھلا لیزر بم کیا نقصان پہنچا سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"پھر ہم ان چٹانوں کو توڑیں گے کیسے"...... صفدر نے کہا۔

"جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے سرخ چٹانوں میں صرف پتھر ہی نہیں بلکہ قدرتی طور پر فولاد اور خاص طور پر فائبر گلاس کا عنصر شامل ہوتا ہے اور دنیا میں سب سے مضبوط اور طاقتور فائبر گلاس ہی ہے جس سے بم اور بلٹ پروف گاڑیوں کے شیشے بنائے جاتے ہیں بلکہ اب تو فائبر گلاس کا استعمال جہازوں اور خلاء میں بھیجے جانے والے اسپیس شپس پر بھی کیا جا رہا ہے تاکہ وہ ہر قسم کی قدرتی آفات کا مقابلہ کر سکیں۔ ان چٹانوں کو فائبر گلاس کی بدولت توڑا اور کاٹا تو نہیں جا سکتا ہے لیکن انہیں پگھلایا ضرور جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"وہ کیسے"...... ٹرومین نے پوچھا۔ وہ بھی ان کی باتوں میں دلچسپی لیتے ہوئے ان کے نزدیک آ گیا تھا جبکہ عمران ایک طرف پڑا اسی طرح خراٹے نشر کر رہا تھا۔

"فائبر گلاس شیشے کو پگھلا کر باریک ریشوں کی شکل میں بنایا جاتا ہے اور سرخ چٹانوں میں یہ ریشے قدرتی طور پر بنتے ہیں جو چٹانوں کو انتہائی ٹھوس اور مضبوط بنا دیتے ہیں۔ جس طرح شیشے کو کاٹنے کے لئے ہیرے کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح سے اگر ان چٹانوں کو مخصوص حرارت دی جائے تو یہ ریشے پگھلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ ریشے اس حد تک تو نہیں پگھلتے کہ موم کی طرح پگھل کر بہہ جائیں لیکن یہ ریشے اس قدر نرم ہو جاتے ہیں جنہیں آسانی سے توڑا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو ہمیں ان چٹانوں کو توڑنے کے لئے پہلے انہیں پگھلانا ہو گا"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ اور یہ کام ایک ہی طریقے سے ممکن ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون سا طریقہ"...... جولیا نے پوچھا۔

"اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ سرخ چٹانوں والے کس حصے میں ہیڈ کوارٹر ہے۔ میرا مطلب ہے کہ ہمیں ایسی سرخ چٹانیں ڈھونڈنی ہوں گی جن میں خلاء ہو یا جن کو استعمال کے لئے کاٹا گیا ہو۔ ایسی چٹانیں دوسری چٹانوں کی نسبت کافی حد تک کمزور ہوتی ہیں۔ اگر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ان کھوکھلی چٹانوں پر مسلسل آگ جلائی جائے تو ان کے ریشے پگھلنا شروع ہو جاتے ہیں اور پھر انہیں توڑ کر ان میں آسانی سے راستے بنائے جا سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن ایسی چٹانیں ہم ڈھونڈیں گے کیسے جنہیں کاٹا گیا ہو یا وہ اندر سے کھوکھلی ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"انہیں یہ بھی بتا دو کہ جو چٹانیں کاٹی جاتی ہیں یا اندر سے کھوکھلی کر دی جاتی ہیں ان کی سرخی مدھم پڑ جاتی ہے اور وہ سرخ کی بجائے قدرے گلابی دکھائی دینے لگتی ہیں۔ یہی نشانی ہے ٹھوس اور کھوکھلی چٹانوں کی"...... عمران نے آنکھیں کھولے بغیر اونچی آواز میں کہا اور ایک بار پھر اس کے خراٹے نشر ہونے لگے جیسے یہ بات اس نے نیند کے عالم میں کہی ہو تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"تو تم جاگ رہے ہو"...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ سو رہا ہوں۔ اور نیند میں جو خواب دیکھ رہا ہوں اس خواب میں تم سب کی باتیں سن کر جواب دے رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

"چلو خواب میں ہی سہی۔ اب یہ بھی بتا دو کہ گہرائی میں موجود چٹانوں کا ہم پتہ کیسے چلائیں گے کہ ریت کے نیچے دفن چٹانیں سرخ رنگ کی ہیں یا گلابی رنگ کی"...... جولیا نے کہا۔

"وائٹ ڈیزرٹ کی یہی سب سے بڑی خاصیت ہے کہ اس ریت کے نیچے جو رنگ دفن ہوتا ہے اس کا شیڈ ابھر کر باہر آ جاتا ہے۔ ریت کے سمندر کے نیچے سرخ چٹانوں کا طویل سلسلہ موجود ہے اسی لئے وہاں ریت میں سرخی موجود ہے۔ اگر اس ریت کے سمندر میں یاقوت کی چٹانیں دفن ہوتیں تو ریت کا رنگ سبز ہو جاتا"...... عمران نے کہا۔

"اگر ہم اس ریت میں کوئی رنگ دفن کریں گے تو کیا اس کا شیڈ بھی ریت پر ابھر آئے گا"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہر چیز کا رنگ تو نہیں لیکن اگر ٹھوس اور بھاری چیزیں ریت کے نیچے دفن کی جائیں تو چند دنوں بعد ان چیزوں کا رنگ ضرور ابھر آتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"حیرت ہے۔ پھر تو اس صحرا میں دفن شدہ خزانے بھی چھپے نہیں رہ سکتے ہوں گے۔ ریت میں دفن خزانوں کی چمک اور ان کا رنگ بھی ریت پر ابھر آتا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے اس صحرا میں آج تک کسی دور میں بھی کوئی خزانہ دفن نہیں کیا گیا ہے اور نہ ہی یہاں تعمیرات کی گئی تھیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"عجیب اور انتہائی پراسرار صحرا ہے یہ۔ اس میں دفن شدہ چیزوں کے رنگ ظاہر بھی ہو جاتے ہیں اور دن کی روشنی میں دکھائی

بھی نہیں دیتے۔ رنگ چاند کی روشنی میں ہی واضح ہوتے ہیں"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ صحرا اپنی نوعیت کے اعتبار سے عجوبے میں ہی شمار ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔ اس کا انداز وہی تھا۔ آنکھیں بند اور جواب دیتے ہی وہ خراٹے نشر کرنا شروع کر دیتا تھا جیسے واقعی وہ خوابیدگی کے عالم میں جواب دے رہا ہو۔

"ہم دشمنوں کے سروں پر پہنچ گئے ہیں اور سب ہی خیمے میں اکٹھے ہو گئے ہیں۔ ہم میں سے ایک آدھ کو باہر جا کر پہرہ دینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ صحرا کے کسی حصے سے دشمن نکل کر باہر آئیں اور اس خیمے پر میزائل فائر کر کے ہم سب کو ایک ساتھ ہی ہلاک کر دیں"...... تنویر نے کہا۔

"ہمارے ہاں ایک کہاوت ہے کہ جو بولتا ہے وہی کنڈی کھولتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس بات کا خیال مجھے آیا ہے اس لئے یہ کام اب مجھے ہی کرنا پڑے گا"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اگر تم ریسٹ کرنا چاہتے ہو تو ہم میں سے کوئی بھی تمہاری جگہ یہ کام کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ارے نہیں۔ آپ سب ریسٹ کریں۔ میں باہر جا کر پہرہ دیتا ہوں۔ جب آپ ریسٹ کر لیں گے تو پھر بعد میں وہ میں بھی کر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

لوں گا"...... ٹرومین نے کہا۔

"دیکھ لو۔ بعد میں گلہ نہ کرنا کہ میں تمہیں ڈیوٹی پر لگا کر خود سو گیا ہوں"...... عمران نے کروٹ بدل کر اپنا رخ دوسری طرف کرتے ہوئے کہا تو ٹرومین ہنستا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنے تھیلے سے مشین گن نکالی اور خیمے سے باہر چلا گیا۔

"ہم بھی تھکے ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں بھی اب ریسٹ کر ہی لینا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم سب یہاں ریسٹ کرو میں اور صالحہ دوسرے خیمے میں چلی جاتی ہیں"...... جولیا نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جولیا اور صالحہ اٹھ کر کھڑی ہو گئیں اور پھر وہ بھی خیمے سے باہر نکل گئیں۔ صفدر اور باقی سب اپنا اپنا سامان سروں کے نیچے رکھ کر لیٹ گئے اور سونے کی کوشش کرنے لگے۔ چونکہ مسلسل چل چل کر وہ بری طرح سے تھکے ہوئے تھے اس لئے جلد ہی ان پر نیند غالب آ گئی اور وہ سب سو گئے۔ انہیں سوئے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ ٹرومین تیزی سے اندر آ گیا۔ اس کے چہرے پر بوکھلاہٹ ناچ رہی تھی۔

"عمران صاحب۔ عمران صاحب"...... اس نے اونچی آواز میں کہا تو اس کی آواز سن کر نہ صرف عمران بلکہ باقی سب بھی جاگ گئے۔

"کیا ہوا بھائی۔ خواب میں بھی تمہیں عمران صاحب ہی دکھائی

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

دے رہے ہیں۔ کسی اور کا بھی خواب دیکھ لو یہاں عمران صاحب کے علاوہ بھی معزز افراد موجود ہیں"...... عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"ہم سب خطرے میں ہیں عمران صاحب۔ دشمن تیزی سے ہماری طرف بڑھ رہے ہیں"...... ٹرومین نے کہا تو وہ سب تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گئے۔

"دشمن"...... عمران کے منہ سے نکلا۔

"جی ہاں۔ ہم جس سرخ چٹانی علاقے کی طرف بڑھ رہے ہیں اس جانب سے میں نے چار ہیلی کاپٹروں کو اس طرف آتے دیکھا ہے"...... ٹرومین نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر۔ لیکن یہاں تو کسی ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی نہیں دے رہی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی سب نے بھی کان لگا کر سنا لیکن انہیں کسی ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

"اس بات پر تو میں بھی حیران ہوں کہ ان ہیلی کاپٹروں کی آوازیں سنائی کیوں نہیں دے رہی ہیں لیکن میں نے نائٹ ویو ٹیلی اسکوپ کے ذریعے خود ان ہیلی کاپٹروں کو دیکھا ہے جو ابھی ہم سے دور ہیں لیکن جلد ہی ہمارے سروں پر پہنچ جائیں گے"۔ ٹرومین نے کہا۔

"اوہ۔ شاید وہ سپر سونک ہیلی کاپٹروں کا استعمال کر رہے ہیں۔

آؤ دکھاؤ مجھے".....عمران نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ ٹرومین کے ساتھ تیزی سے خیمے سے نکل کر باہر آ گیا۔ اس کے ساتھی بھی خیمے سے باہر آ گئے۔ باہر اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ٹرومین نے عمران کو نائٹ ویو ٹیلی اسکوپ دے کر ایک طرف اشارہ کیا تو عمران نے ٹیلی اسکوپ آنکھوں سے لگائی اور اس سمت دیکھنے لگا جس سمت میں ٹرومین نے اشارہ کیا تھا۔ دوسرے لمحے عمران کو چار بڑے بڑے ہیلی کاپٹر اس طرف آتے دکھائی دئے۔ ہیلی کاپٹروں کی لائٹس آف تھیں اور وہ زیادہ بلندی پر بھی نہ تھے لیکن وہ تیزی سے اسی سمت بڑھے چلے آ رہے تھے جس سمت میں وہ موجود تھے۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی سپر سونک ہیلی کاپٹر ہیں جن کی تیز ہوا میں بھی آواز پیدا نہیں ہوتی".....عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ گن شپ ہیلی کاپٹر ہیں".....صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ جلدی کرو۔ جولیا اور صالحہ کو اٹھاؤ اور خیمے سے اپنا سامان نکال کر یہاں سے جس قدر پیچھے ہٹ سکتے ہو ہٹ جاؤ۔ ہری اپ".....عمران نے دور بین آنکھوں سے ہٹا کر تیز لہجے میں کہا۔

"اور یہ خیمے".....صدیقی نے کہا۔

"خیمے اکھاڑنے میں ہمیں وقت لگے گا۔ صرف سامان اٹھاؤ اور نکلو یہاں سے".....عمران نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے خیمے

کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ سامان اٹھائے تیزی سے اسی سمت بھاگے جا رہے تھے جس سمت سے وہ آئے تھے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ انہوں نے اچانک صحرا کا وہ حصہ روشن ہوتے دیکھا۔ چاروں سپر سونک ہیلی کاپٹر ٹھیک اس جگہ پہنچ چکے تھے جہاں ان کے خیمے لگے ہوئے تھے۔ چاروں ہیلی کاپٹر چار اطراف میں ہوا میں معلق ہو گئے تھے اور ان کی سرچنگ لائٹس جل اٹھی تھیں جو ایک بڑے دائرے میں ان کے خیموں پر پڑ رہی تھیں۔ دوسرے لمحے انہوں نے چاروں ہیلی کاپٹروں کے نیچے لگی ہوئی مشین گنوں کے دہانے کھلتے دیکھے۔ مشین گنوں کی گرج کے ساتھ شعلوں کی بارش ہونا شروع ہو گئی تھی جو ان کے خیموں پر پڑ رہی تھی۔ پھر اچانک ایک ہیلی کاپٹر کے میزائل لانچر سے دو میزائل نکل کر خیموں کی طرف بڑھے اور ہیلی کاپٹر تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ میزائل ٹھیک خیموں کے اوپر گرے اور ماحول یکے بعد دیگرے دو ہولناک دھماکوں سے گونج اٹھا۔ آگ کی دو پھلجھڑیاں سی ہوا میں بلند ہوئیں اور ارد گرد کا ماحول سرخ روشنی سے بھرتا چلا گیا۔

"نیچے گر جاؤ".....عمران نے چیخ کر کہا اور خود بھی ریت پر گر گیا۔ اس کے ساتھی بھی فوراً نیچے گر کر زمین سے لگ گئے۔ اسی لمحے انہوں نے ان چاروں ہیلی کاپٹروں کو دائیں بائیں مڑتے دیکھا۔ ہیلی کاپٹروں کی سرچنگ لائٹس بھی حرکت میں آ گئی تھیں اور پھر ایک ہیلی کاپٹر سرچنگ لائٹ کا بڑا سا دائرہ بناتا ہوا تیزی

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سے اس طرف بڑھنے لگا جس طرف وہ سب ریت پر پڑے ہوئے تھے۔ ہیلی کاپٹر کو تیزی سے اپنی جانب آتے دیکھ کر عمران بے چین سا ہو کر رہ گیا۔ جس تیزی سے ہیلی کاپٹر ان کی طرف بڑھ رہا تھا اس سے عمران کو ایسا ہی محسوس ہو رہا تھا کہ ہیلی کاپٹر والوں نے انہیں دیکھ لیا ہے اور اب وہ موت بن کر ان کے سروں پر پہنچ رہا ہے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ڈی کنگ کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ وہ ڈی ہیڈ کوارٹر میں موجود اپنے آفس میں موجود تھا۔ اسے سرچنگ سنٹر کے انچارج جیرل نے بتایا تھا کہ طوفان نے صحرا میں ہیڈ کوارٹر کے تمام حفاظتی سسٹم اور خاص طور پر ان پولز کو تباہ کر دیا تھا جن سے وہ صحرا کے ایک ایک حصے پر نظر رکھ سکتے تھے۔ جیرل نے طوفان کی اطلاع ملنے پر فوری طور پر پولز کو آٹو میٹک طریقے سے ریت کے نیچے کر دیا تھا لیکن طوفان کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ اس نے ریت میں چھپے ہوئے ان پولز کو اکھاڑ پھینکا تھا اور صحرا میں کوئی ایک کیمرہ بھی سلامت نہ بچا تھا جس سے وہ صحرا پر نظر رکھ سکیں۔

طوفان گزرے کئی روز گزر چکے تھے۔ جیرل سرچنگ سنٹر میں مشینی روبوٹس کی مدد سے صحرا میں دوبارہ نئے پولز اور کیمرے نصب کرانے کی کوشش میں مصروف تھا جن کا لنک سیلائٹ سسٹم سے ہوتا اور وہ ان کے ذریعے صحرا کے ایک ایک حصے پر نظر رکھ سکیں۔

اس کام میں خاصا وقت لگ رہا تھا اور جوں جوں وقت گزرتا جا رہا
تھا ڈی کنگ کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔ اسے عمران اور اس کے
ساتھیوں کی فکر تھی جو تباہ کن اسلحہ لے کر صحرا میں داخل ہو گئے
تھے۔ گو ان کا صحرائی طوفان میں زندہ بچ جانا ناممکنات میں سے تھا
لیکن بگ کنگ نے جب سے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی
حیرت انگیز صلاحیتوں کی بارے میں بتایا تھا اسے فکر لگی ہوئی تھی کہ
اگر واقعی عمران اور اس کے ساتھی اس خوفناک طوفان کے باوجود
زندہ بچ نکلے اور وہ اس کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ گئے تو وہ ان سے اپنا
اور ہیڈ کوارٹر کا بچاؤ کیسے کرے گا۔ اس نے جیرل کی ڈیوٹی لگائی تھی
کہ وہ تمام حفاظتی انتظامات اور مانیٹرنگ سسٹم کو دوبارہ بحال کرے
تاکہ صحرا کی مکمل چیکنگ کی جا سکے اور اگر انہیں عمران اور اس کے
ساتھی زندہ مل جائیں تو وہ ان کے خلاف بھرپور کارروائی کا آغاز کر
سکیں لیکن اتنے روز گزر جانے کے باوجود جیرل کے مشینی روبوٹس
نہ تو صحرا میں پولز نصب کر سکے تھے اور نہ ہی جیرل نے اسے یہ
اطلاع دی تھی کہ اس کا لنک سیٹلائٹ سسٹم سے ہو گیا ہے اور اب
وہ صحرا کے ایک ایک حصے کو مانیٹر کر سکتا ہے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کے صحرا میں داخلے کا سن کر اور
خاص طور پر طوفان سے بچنے کے لئے اس نے ہیڈ کوارٹر میں ریڈ
الرٹ کر دیا اور ڈی کنگ کے حکم سے جیرل نے ہیڈ کوارٹر کو تاحکم
ثانی سیلڈ کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود ڈی کنگ کو خطرہ تھا کہ

عمران جیسا ذہین آدمی اگر ہیڈ کوارٹر کے قریب پہنچ گیا تو پھر وہ ہیڈ
کوارٹر میں داخل ہونے کا بھی یقیناً کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کر لے
گا اور ڈی کنگ عمران کو ہیڈ کوارٹر کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی ہر
حال میں ختم کر دینا چاہتا تھا۔

وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے اپنے آفس میں آیا تھا اور اس نے
آتے ہی سرچنگ سنٹر میں جیرل سے رابطہ کر کے رپورٹ لی تھی
لیکن جیرل نے اسے کوئی حوصلہ افزاء خبر نہ دی تھی۔ اس کے کہنے
کے مطابق اس کی کمپیوٹرائزڈ مشینری میں کوئی بڑا فالٹ آ گیا تھا
جس کے باعث اس کا کسی سیٹلائٹ سے لنک نہ ہو رہا تھا اور لنک
نہ ہونے کی وجہ سے وہ ابھی تک صحرا کی سرچنگ نہ کر سکا تھا۔
جیرل کا جواب سن کر ڈی کنگ کا غصہ بڑھ گیا تھا اور اس نے جیرل
کو خوب لتاڑا تھا اور اسے جلد سے جلد سسٹم ٹھیک کرنے اور
سیٹلائٹ سے لنک کرنے کے احکامات صادر کئے تھے۔

جیرل کو لتاڑنے کے باوجود اس کا غصہ ابھی تک سرد نہ پڑا تھا۔
وہ میز کے پیچھے ایک مخصوص کرسی پر بیٹھا غصے سے کھول رہا تھا کہ
اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے میز پر پڑے
ہوئے فون سیٹوں کی طرف دیکھا تو نیلے رنگ کے فون پر بلب جل
بجھ رہا تھا جس کا مطلب تھا کہ اسے اسکائی کنگ کی طرف سے
کال کی جا رہی ہے جس کا مخصوص کلر بلیو تھا۔

"یس۔ ڈی کنگ بول رہا ہوں"...... ڈی کنگ نے رسیور اٹھا

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کر کان سے لگاتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ایس کنگ بول رہا ہوں''...... دوسری جانب سے اسکائی کنگ کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ ایس کنگ کیسے یاد کیا مجھے''...... ڈی کنگ نے اسی انداز میں کہا۔

''مجھے وائٹ ڈیزرٹ میں طوفان کی اطلاع ملی تھی۔ میں نے سوچا کہ اس معاملے میں مجھے آپ سے بات کر لینی چاہئے۔ اس طوفان میں ڈی ہیڈ کوارٹر کے سیٹ اپ میں تو کوئی خلل نہیں آیا ہے''...... ایس کنگ نے ہمدردانہ لہجے میں پوچھا۔

''نہیں۔ ہیڈ کوارٹر کو بنایا ہی اس انداز میں گیا ہے کہ شدید ترین طوفان بھی اسے نقصان نہ پہنچا سکے اور یہ کوئی عام ہیڈ کوارٹر نہیں ہے جسے ایک طوفان اپنے ساتھ اُڑا کر لے جائے''...... ڈی کنگ نے کہا۔

''میں جانتا ہوں لیکن میری اطلاع کے مطابق آپ کے ہیڈ کوارٹر کے مواصلاتی نظام اور خاص طور پر حفاظتی نظام کو خاصا نقصان پہنچا ہے''...... ایس کنگ نے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو عام سی بات ہے۔ طوفان کی وجہ سے رسیونگ پولز اُڑ گئے تھے اور ہم نے صحرا میں ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے لئے جو سیٹ اپ بنایا تھا وہ وقتی طور پر معطل ہوا ہے جس کا بہت سا حصہ ٹھیک کر لیا گیا ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔ ڈی ہیڈ کوارٹر ہر لحاظ سے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سیف اور انڈر کنٹرولڈ ہے۔ اگر حفاظتی انتظامات نہ بھی ہوں تب بھی سرخ چٹانوں تک پہنچنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے اور ان چٹانوں کی وجہ سے کسی بھی سائنسی آلے یا سیٹلائٹ سسٹم سے ڈی ہیڈ کوارٹر کو ٹریس نہیں کیا جا سکتا''...... ڈی کنگ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ کی بات درست ہے لیکن حفاظتی اور مانیٹرنگ سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے دشمن آپ کے سر پر آ کر بیٹھ جائے تو اس کا آپ کو کیسے پتہ چل سکتا ہے''...... ایس کنگ نے کہا تو ڈی کنگ بری طرح سے چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کون دشمن۔ آپ کس کی بات کر رہے ہیں''...... ڈی کنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''آپ شاید مجھے بتانا نہیں چاہتے لیکن خیر کوئی بات نہیں۔ مجھے بگ کنگ نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کے بارے میں بتا دیا تھا جو وائٹ ڈیزرٹ میں داخل ہو چکے ہیں۔ بگ کنگ کو امید تھی کہ اس صحرائی طوفان میں عمران اور اس کے ساتھی یقیناً ہلاک ہو جائیں گے۔ ان کا زندہ بچ جانا کسی معجزے سے کم نہ ہو گا لیکن اس کے باوجود بگ کنگ کو خدشہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اگر زندہ بچ گئے تو وہ آپ کے لئے دردِسر بن سکتے ہیں اس لئے بگ کنگ نے مجھے کال کیا تھا۔ انہوں نے مجھے ہدایات دی تھیں کہ جب تک آپ کا مانیٹرنگ اور بیرونی حفاظتی سسٹم ٹھیک

نہیں ہو جاتا اس وقت تک میں وائٹ ڈیزرٹ پر نظر رکھوں"۔ ایس کنگ نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا آپ وائٹ ڈیزرٹ کی مانیٹرنگ کر رہے ہیں"۔ ڈی کنگ نے چونک کر کہا۔

"ہاں"...... ایس کنگ نے کہا۔

"کب سے"...... ایس کنگ نے پوچھا۔

"بگ کنگ نے مجھے کل ہی کہا تھا۔ کل سارا دن مصروفیت کی وجہ سے میں ایسا نہ کر سکا لیکن آج مصروفیت ختم ہوتے ہی میں نے آپریشن روم کے انچارج جے ٹی سے کہہ کر وائٹ ڈیزرٹ کو سرچ کرانا شروع کر دیا تھا۔ اس نے پورے صحرا کی سرچنگ مکمل کر کے ابھی کچھ دیر قبل مجھے رپورٹ دی ہے اسی لئے میں نے آپ کو کال کی ہے"...... ایس کنگ نے کہا۔

"کیا رپورٹ دی ہے آپ کو جے ٹی نے"۔ ڈی کنگ نے کہا۔

"یہی کہ چند افراد جن کی تعداد بارہ ہے۔ ان میں دس مرد اور دو عورتیں شامل ہیں ریڈ راکس کے قریب پہنچ چکے ہیں"...... ایس کنگ نے کہا تو اس کی بات سن کر ڈی کنگ بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کا چہرہ حیرت اور پریشانی سے بگڑتا چلا گیا۔

"بارہ افراد۔ ریڈ راکس کے پاس۔ یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کون ہیں وہ اور وہ اس خوفناک طوفان سے بچ کر یہاں کیسے پہنچ گئے ہیں"...... ڈی کنگ نے بری طرح سے چیختے ہوئے

لہجے میں کہا۔

"کیسے پہنچ گئے ہیں اور وہ کون ہیں یہ سب میں نہیں جانتا۔ انہوں نے ریڈ راکس کے قریب دو خیمے لگا رکھے ہیں اور میرے مانیٹرنگ سیل نے ان کی اسکیننگ کی ہے۔ ان کے پاس خطرناک اور تباہ کن اسلحہ بھی موجود ہے"...... ایس کنگ نے کہا تو ڈی کنگ کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

"اوہ اوہ۔ کیا یہ کنفرم ہے کہ ان کی تعداد بارہ ہے اور ان کے پاس واقعی خطرناک اسلحہ موجود ہے"...... ڈی کنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ کنفرم ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں نے سیٹلائٹ سے ان کی جو فوٹیج حاصل کی ہیں وہ آپ کو بھیج دیتا ہوں۔ آپ خود دیکھ لیں"...... ایس کنگ نے کہا۔

"ہاں۔ یہ مناسب رہے گا آپ اپنے سرچنگ ڈیپارٹمنٹ سے کہہ کر تمام تصاویر میرے سرچنگ ڈیپارٹمنٹ میں ٹرانسفر کرا دیں۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ لوگ آخر ہیں کون اور یہاں تک کیسے پہنچ گئے ہیں"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"اوکے۔ میں جے ٹی سے کہہ کر تمام تصاویر ابھی ٹرانسفر کراتا ہوں"...... ایس کنگ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ ڈی کنگ نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر بدستور حیرت اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ لوگ اس خوفناک اور شدید طوفان سے کیسے بچ سکتے ہیں اور انہیں یہ کیسے معلوم ہوا ہے کہ ڈی ہیڈ کوارٹر ریڈ راکس میں موجود ہے"...... ڈی کنگ نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ غصے اور پریشانی سے اس نے ہونٹ بھینچ رکھے تھے اور وہ کرسی پر بیٹھا یوں پہلو بدل رہا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ خود باہر جا کر ریڈ راکس کے قریب آنے والے افراد کو گولیوں سے چھلنی کر دے۔ چند لمحے وہ اسی طرح غصے سے پیچ و تاب کھاتا رہا پھر اس نے فون کا رسیور اٹھا کر جیرل سے رابطہ کیا۔

"یس۔ جیرل بول رہا ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی جیرل کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ڈی کنگ بول رہا ہوں۔ نانسنس۔ تمہیں اس بات کا احساس بھی ہے کہ سسٹم ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے باہر کیا ہو رہا ہے اور ہم یہاں ہر بات سے لاعلم بیٹھے ہوئے ہیں"...... ڈی کنگ نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"کک۔ کک۔ کیا ہوا ڈی کنگ"...... ڈی کنگ کی دھاڑ سن کر جیرل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا ہے۔ یہ مجھ سے پوچھ رہے ہو نانسنس۔ اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ کیا ہوا ہے۔ تمہاری نااہلی کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی ریڈ راکس کے قریب پہنچ چکے ہیں نانسنس"...... ڈی

کنگ نے اور زیادہ غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے ڈی کنگ۔ وہ ریڈ راکس تک کیسے پہنچ گئے"...... جیرل کی بری طرح سے چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیسے پہنچ گئے ہیں۔ مجھے کیا معلوم۔ کیا میں انہیں یہاں لایا ہوں نانسنس۔ تمہارے تمام حفاظتی اور مانیٹرنگ سسٹم بند پڑے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے انہیں آگے بڑھنے اور یہاں تک پہنچنے کا موقع مل گیا ہے۔ وہ یہاں کیسے پہنچے ہیں اور کیوں پہنچے ہیں یہ سب تمہاری غفلت اور ناعاقبت اندیشی کا نتیجہ ہے۔ سمجھے تم"۔ ڈی کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس ڈی کنگ۔ میں مانتا ہوں کہ آلات ٹھیک کرنے اور انہیں صحرا میں دوبارہ نصب کرنے میں مجھے وقت لگ رہا ہے لیکن صحرائی طوفان نے پورے صحرا کو تلپٹ کر کے رکھ دیا ہے اور صحرا کا شاید ہی ایسا کوئی حصہ ہو جو اس طوفان کی زد میں نہ آیا ہو پھر اس طوفان میں وہ سب زندہ کیسے بچ سکتے ہیں"...... جیرل نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

"وہ انسان نہیں۔ انسان کے روپ میں مافوق الفطرت مخلوق ہیں۔ ان کے بارے میں بگ باس نے جو کہا تھا وہ سچ ہی تھا۔ واقعی وہ لوگ موت کو چکمہ دے سکتے ہیں۔ ان کا یہاں زندہ پہنچ جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ واقعی خطرناک ترین انسانوں کا ٹولہ ہے جو موت کو بھی چکمہ دے سکتے ہیں"...... ڈی کنگ نے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

غصیلے لہجے میں کہا۔

"انہیں صحرا میں یقیناً کوئی پناہ گاہ مل گئی ہو گی جس کی وجہ سے وہ طوفان سے بچ نکلے ہوں گے لیکن وہ یہاں پہنچ گئے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ہیڈ کوارٹر میں داخل بھی ہو جائیں گے۔ میں نے ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر سیلڈ کر رکھا ہے۔ ریڈ راکس پر پہنچنا بھی ان کے لئے ناممکن ہو گا کیونکہ ریڈ راکس کے چاروں اطراف گہری کھائیاں موجود ہیں جو ریت میں چھپی ہوئی ہیں۔ جیسے ہی وہ آگے بڑھیں گے وہ کسی بھی صورت میں نہیں بچ سکیں گے اور ہزاروں فٹ گہری کھائیوں میں گر کر ہلاک ہو جائیں گے"۔ جیرل نے کہا۔

"یہ سب تمہاری خام خیالی ہے۔ وہ لوگ اگر اتنے شدید طوفان کو شکست دے سکتے ہیں تو پھر سمجھ لو کہ وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ تم اس خیال میں مت بیٹھے رہو کہ وہ ریڈ راکس پر نہیں پہنچ سکیں گے یا سیلڈ ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکیں گے"...... ڈی کنگ نے غرا کر کہا۔

"لیس ڈی کنگ۔ ان سے واقعی کچھ بعید نہیں ہے۔ آپ حکم دیں تو میں ابھی ان کے خلاف کارروائی کے لئے ریڈ فورس بھیج دیتا ہوں۔ رات کا وقت ہے۔ میں سپر سونک گن شپ ہیلی کاپٹر بھیج دیتا ہوں۔ جن کے انجن اور پنکھوں کا شور نہیں ہوتا یہ لمحوں میں ان کے سروں پر پہنچ جائیں گے اور ان کے سنبھلنے سے پہلے ان سب پر

فائرنگ اور بمباری کر کے ان کے ٹکڑے اڑا دیں گے"...... جیرل نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ سپر سونک گن شپ ہیلی کاپٹروں سے ہی اب انہیں نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ تم فوراً چار ہیلی کاپٹر بھیجو اور جلد سے جلد ان سب کا قلع قمع کراؤ۔ مجھے اب یہ رپورٹ نہیں ملنی چاہئے کہ وہ زندہ بچ گئے ہیں۔ سمجھ گئے تم"...... ڈی کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"لیس ڈی کنگ۔ میں سپر سونک گن شپ ہیلی کاپٹروں کے ذریعے ان پر شدید حملے کراؤں گا تاکہ ان میں سے کسی ایک کے بھی زندہ بچ جانے کا امکان نہ ہو اس بار انہیں کوئی معجزہ بھی زندہ نہیں بچا سکے گا"...... جیرل نے رعونت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کرنا ہے جلدی کرو۔ انہیں ہلاک کرنے کے بعد جلد سے جلد اپنا ڈیفنس اور مانیٹرنگ سسٹم بحال کرو تاکہ صحرا پر ایک بار پھر ہماری نظر اور کنٹرول ہو"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"لیس ڈی کنگ۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں آج ہی سارے سسٹم درست کرلوں گا"...... جیرل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"او کے۔ اور سنو۔ ان کی ریڈ راکس کے قریب موجودگی کی اطلاع مجھے ایس کنگ نے دی ہے۔ ایس کنگ کے سرچنگ اور مانیٹرنگ سیل کا انچارج جے ٹی ہے۔ وہ جلد ہی تم سے رابطہ کرے اور اور تمہیں وہ فوٹیج ٹرانسفر کرے گا جس میں عمران اور اس کے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ساتھی ریڈ راکس کے قریب موجود ہیں۔ ان فوٹیج کو دیکھ کر تم سپر سونک گن شپ ہیلی کاپٹر ٹھیک اسی مقام پر بھیجنا جہاں وہ موجود ہیں اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلیں گن شپ ہیلی کاپٹروں سے ان پر اٹیک کر کے ان کے پرخچے اُڑا دینا''...... ڈی کنگ نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا ڈی کنگ۔ اب وہ مجھ سے کسی طور بچ نہیں سکیں گے۔ ان کی موت یقینی ہے''...... جیرل نے کہا تو ڈی کنگ نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ آدھے گھنٹے کے بعد دوبارہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ڈی کنگ بول رہا ہوں''...... ڈی کنگ نے مخصوص کرخت لہجے میں کہا۔

''جیرل بول رہا ہوں ڈی کنگ''...... دوسری طرف سے جیرل کی مسرت بھری اور انتہائی پرجوش آواز سنائی دی۔

''یس جیرل۔ کیا رپورٹ ہے''...... ڈی کنگ نے بغیر کسی تاثر کے اسی انداز میں کہا۔

''وکٹری ڈی کنگ۔ وکٹری۔ ہم نے معرکہ مار لیا ہے وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہم نے نہ صرف ان پر فائرنگ کی تھی بلکہ ان کے خیموں پر پاور میزائل بھی فائر کیے تھے جن سے ان سب کے پرخچے اُڑ گئے تھے اور ان کی لاشیں تک جل کر بھسم ہو گئی ہیں''...... جیرل نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا

تو ڈی کنگ کے چہرے پر بھی مسرت اور اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''کیسے کارروائی کی ہے ان کے خلاف۔ مجھے پوری تفصیل بتاؤ''...... ڈی کنگ نے کہا۔

''میں چار سپر سونک ہیلی کاپٹروں کا اسکواڈ لے کر خود باہر گیا تھا ڈی کنگ۔ باہر جاتے ہی میں نے ہیلی کاپٹر کی تمام لائٹس آف کرا دی تھیں۔ ایس ہیڈ کوارٹر سے جے ٹی نے مجھے تصاویر بھیج دی تھیں۔ ان تصاویر کے مطابق دو خیمے شمال کی جانب لگے ہوئے تھے جو ریڈ راکس سے پچاس کلو میٹر کی دوری پر تھے۔ وہاں پہنچتے ہی ہم نے ان کے خیموں کو چاروں اطراف سے گھیر لیا پھر ہم نے سرچنگ لائٹس آن کی اور پھر ان پر چاروں ہیلی کاپٹروں سے مسلسل فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ اس کے بعد میں نے اپنے ہیلی کاپٹر سے ان کے خیموں پر میزائل فائر کر دیے جس سے ان کے خیموں کے پرخچے اُڑ گئے تھے۔ انہیں خیموں سے باہر نکلنے کا موقع ہی نہ ملا تھا اور وہ سب اپنے خیموں میں ہی ہلاک ہو گئے تھے اور ان کی لاشیں تک جل کر بھسم ہو گئی تھیں۔ اس کے باوجود میں نے خیموں کے ارد گرد چند کلو میٹر تک ہیلی کاپٹروں سے راؤنڈ لگوائے اور ارد گرد کے علاقے میں فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ میں نے میزائل بھی فائر کیے تھے تاکہ ان میں سے اگر کوئی خیمے سے باہر ہو یا دور گیا ہو تو وہ بھی ہم سے نہ بچ سکے''...... جیرل نے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ تم اب کہاں ہو۔ کیا ہیلی کاپٹر لے کر واپس آ گئے ہو"...... ڈی کنگ نے پوچھا۔

"نو ڈی کنگ۔ میں ہیلی کاپٹر سے ہی بات کر رہا ہوں اور کچھ ہی دیر میں واپس آ رہا ہوں"...... جیرل نے کہا۔

"واپس آنے سے پہلے ایک بار ہیلی کاپٹر نیچے اتار کر اپنی تسلی کے لئے چیکنگ کرو کہ آیا تم نے جن خیموں پر اٹیک کیا تھا ان میں عمران اور اس کے ساتھی موجود بھی تھے یا نہیں۔ اگر وہ خیموں میں تھے یا ارد گرد ریت میں چھپے ہوئے بھی تھے تو ان کی لاشیں دریافت کرو۔ جب تک ان کی لاشیں یا ان کی لاشوں کے ٹکڑے تم خود اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لو اس وقت تک اس بات کا یقین نہ کرنا کہ وہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"لیکن ڈی کنگ......" جیرل نے کہنا چاہا۔

"میں جو کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو نانسنس۔ میں تمہیں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ وہ انسانوں کے روپ میں کوئی پراسرار ترین مخلوق ہیں جو مرنے کے بعد بھی حیرت انگیز طور پر زندہ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جب تک تم ان کی لاشیں یا ان کی لاشوں کے ٹکڑے نہ دیکھ لو اس وقت تک کسی بھی بات پر یقین نہ کرو کہ تم نے واقعی انہیں ہٹ کر دیا ہے۔ سمجھے تم۔ نانسنس"...... ڈی کنگ نے گرجتے ہوئے کہا۔

"یس ڈی کنگ۔ ان کی لاشوں کے جلے ہوئے ٹکڑے ڈھونڈنے کے لئے مجھے ہیلی کاپٹر نیچے اتارنے ہوں گے۔ اس کام میں تھوڑا وقت لگ جائے گا۔ جیسے ہی میں تصدیق کر لوں گا کہ عمران اور اس کے ساتھی واقعی ہلاک ہو چکے ہیں اور ان کی لاشیں بھی جل کر بھسم ہو چکی ہیں تب میں آپ کو کال کروں گا"۔ جیرل نے کہا۔

"اوکے۔ اب مجھے تب ہی کال کرنا جب تم پوری طرح مطمئن ہو جاؤ"...... ڈی کنگ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"مجھے امید ہے کہ جیرل نے جو کہا ہے وہ سچ ہی ہو گا۔ سپر سونگ گن شپ ہیلی کاپٹروں کی آمد کا عمران اور اس کے ساتھیوں کو علم نہیں ہوا ہو گا اور وہ اچانک اور غیر متوقع حملے میں یقیناً جیرل کے ہاتھوں ہٹ ہو گئے ہوں گے"...... ڈی کنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں اس فون پر جمی ہوئی تھیں جس پر اس کی ابھی چند لمحے قبل جیرل سے بات ہوئی تھی۔ وہ جیرل کی کال کا انتظار کر رہا تھا تاکہ اس سے معلوم کر سکے کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کے ٹکڑے دریافت کر لئے ہیں یا نہیں جس سے یہ بات حتمی ہو جائے گی کہ عمران اور اس کے ساتھی بالآخر اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ای کنگ کے دماغ کے پردے پر ایک جگنو سا چمکا اور بتدریج
پھیلتا چلا گیا۔ ای کنگ کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے
آنکھیں کھول دیں۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے
کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ راڈز والی
کرسی پر جکڑا ہوا ہے۔

اس نے بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر خود کو اپنے آفس کے
گرین روم کی کرسی پر جکڑے دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔ اس کے
سامنے ڈریک بیٹھا ہوا تھا جس کے پاس میجر پرمود کا بریف کیس
تھا اور اس کے کہنے کے مطابق میجر پرمود بریف کیس میں مہلک
ترین سائنسی اسلحہ لایا تھا۔ ای کنگ نے ڈریک کو بریف کیس
لانے کا کہا تھا اور ڈریک اسلحہ لے کر اس کے آفس پہنچ گیا تھا۔
ای کنگ نے ڈریک سے بریف کیس نما باکس کھولنے کا کہا تو
ڈریک نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ باکس پر جھک گیا۔ اس

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

نے باکس پر لگے ہوئے دو بٹن پریس کئے تو باکس کسی بریف کیس
کی طرح کھل گیا۔ ای کنگ کی نظریں بدستور باکس پر جمی ہوئی
تھیں۔ وہ اشتیاق بھری نظروں سے باکس کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے
ڈریک اس میں سے کوئی خزانہ نکال کر اسے دکھانے والا ہو۔ اس
سے پہلے کہ ڈریک، ای کنگ کو باکس سے کچھ نکال کر دکھاتا۔
اچانک ای کنگ نے باکس کے عقبی حصے سے باریک سی چمک سی
نکلتے دیکھی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا اچانک اسے اپنی گردن
کے دائیں جانب چبھن کا احساس ہوا۔ اس کا ہاتھ بے اختیار اپنی
گردن پر گیا۔ اس نے چٹکی بھری اور پھر اس نے گردن کے اس
حصے سے ایک باریک مگر چمکدار سوئی نکال لی اور حیرت سے اس
سوئی کو دیکھنے لگا لیکن دوسرے لمحے اس کی آنکھیں دھندلا گئیں۔ وہ
لہرایا اور پھر کسی کٹے ہوئے شہتیر کی طرح الٹ کر گرتا چلا گیا۔ اس
کے دماغ میں یکلخت تاریکی چھا گئی تھی۔ اس کے بعد کیا ہوا تھا وہ
کچھ نہیں جانتا تھا اور اسے اب اسی گرین روم میں ہوش آ رہا تھا۔
اس کے سامنے دوسری کرسی پر ڈریک بڑے اطمینان بھرے انداز
میں بیٹھا اس کی جانب غور سے دیکھ رہا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے ڈریک۔ تم نے مجھے بے ہوش کیوں
کیا تھا اور تم نے مجھے اس طرح کیوں جکڑ رکھا ہے نانسنس"۔ ای
کنگ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں ڈریک نہیں ہوں"...... سامنے بیٹھے ہوئے ڈریک نے

بدلی ہوئی آواز میں کہا تو ای کنگ بری طرح سے اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم ڈریک نہیں ہو تو کون ہو"...... ای کنگ نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"میجر پرموڈ"...... ڈریک نے کہا۔ ای کنگ پہلے تو حیرت سے اس کی شکل دیکھتا رہا پھر وہ اس بری طرح سے اچھلا جیسے اسے ہزاروں وولٹ کا کرنٹ لگ گیا ہو۔

"مم مم۔ میجر پرمود۔ تت تت۔ تم میجر پرمود ہو"...... ای کنگ نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہاں"...... ڈریک نے کہا جو اصل میں میجر پرمود تھا۔

"لل لل۔ لیکن تم یہاں کیسے پہنچ گئے اور وہ ڈریک۔ ڈریک کا کیا ہوا"...... ای کنگ نے اسی انداز میں کہا۔

"وہ اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے۔ اس کا ٹرانسمیٹر میرے پاس تھا جس پر میری گرین سے بات ہوئی تھی اور میں نے ہی گرین کو یہ پیغام دیا تھا کہ میرے پاس میجر پرمود کا مہلک سائنسی اسلحہ موجود ہے۔ یہ تمہاری حماقت تھی کہ تم نے گرین کو میرے پاس بھیج دیا اور میں گرین کے ذریعے اپنے تمام ساتھیوں سمیت تمہارے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو گیا اور اب تمہارے سامنے ہوں"...... میجر پرمود نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ کیا تمہارے سب ساتھی ہیڈ کوارٹر میں ہیں"...... ای کنگ نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور اب اس ہیڈ کوارٹر پر ہمارا قبضہ ہے۔ میرے ساتھیوں نے گرین سمیت یہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے"...... میجر پرمود نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ای کنگ کا رنگ بدلتا چلا گیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ ڈریک نے گرین کو اور گرین نے مجھے جو رپورٹ دی تھی کیا وہ سب غلط رپورٹ تھی"...... ای کنگ نے کہا۔

"ہاں۔ میری گرین سے بات ہوئی تھی اور میں نے ڈریک کی آواز میں اسے وہی رپورٹ دی تھی جو میں چاہتا تھا"...... میجر پرمود نے کہا تو ای کنگ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو"...... ای کنگ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے اب تک جتنی بھی جدوجہد کی ہے وہ گرے والٹ کے لئے کی ہے"...... میجر پرمود نے سنجیدگی سے کہا۔

"گرے والٹ۔ تمہارا مطلب ہے بلیک ڈائمنڈ"...... ای کنگ نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ کہاں ہے بلیک ڈائمنڈ"...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میرے پاس نہیں ہے۔ بلیک ڈائمنڈ سی کنگ کے پاس ہے جو ہمارا بگ کنگ ہے"...... ای کنگ نے جواب دیا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"کہاں ہے سی کنگ"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"وہ سی ورلڈ میں رہتا ہے"...... ای کنگ نے کہا۔

"کہاں ہے سی ورلڈ"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"میں نہیں جانتا"...... ای کنگ نے کہا۔ اس کے لہجے سے ہی میجر پرمود کو معلوم ہو گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"جانتے نہیں یا بتانا نہیں چاہتے"...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

"ایک ہی بات ہے۔ تم جو مرضی سمجھ لو"...... ای کنگ نے کہا۔ اس نے اب خود کو کافی حد تک سنبھال لیا تھا۔ اب اس کے چہرے پر پریشانی اور بوکھلاہٹ کے کوئی تاثرات دکھائی نہ دے رہے تھے۔

"لگتا ہے تمہیں اپنی زندگی سے کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ تم میرے ہاتھوں مرنا چاہتے ہو"...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

"جب میں تمہارے قابو میں آ گیا ہوں۔ تمہارے ساتھی میرے ہیڈ کوارٹر پر قابض ہو چکے ہیں تو اب میں کر بھی کیا سکتا ہوں۔ ظاہر ہے تم یہاں آئے ہو تو مجھے زندہ کیسے چھوڑ سکتے ہو اور اگر مجھے مرنا ہی ہے تو پھر میں تمہیں اپنی تنظیم کے سیکرٹ کیوں بتاؤں اس سے بہتر ہے کہ میں اپنی موت خود قبول کر لوں"...... ای کنگ نے سرد لہجے میں کہا تو اس کا لہجہ سن کر میجر پرمود بے اختیار چونک پڑا۔ اس سے پہلے کہ میجر پرمود کچھ کرتا اسی لمحے ای کنگ نے منہ چلایا دوسرے لمحے اس کے جسم کو زور دار جھٹکا لگا اور اس کا

سر ڈھلک کر اس کے سینے سے لگ گیا۔ میجر پرمود تیزی سے اس کی طرف جھپٹا اس نے فوراً ای کنگ کا سانس، اس کی نبض اور پھر اس کے دل کی دھڑکن چیک کی لیکن ای کنگ کے جسم سے جان نکل چکی تھی اور وہ بے جان ہو چکا تھا۔ اس نے دانتوں میں چھپا ہوا کیپسول چبا لیا تھا اور کیپسول میں موجود سائنائیڈ نے اسے دوسرا سانس لینے کا بھی موقع نہ دیا تھا۔

"مجھ سے غلطی ہو گئی۔ اسے ہوش میں لانے سے پہلے مجھے اس کے دانت چیک کر لینے چاہئیں تھے"...... میجر پرمود نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے ای کنگ کی لاش کو دیکھتا رہا پھر وہ مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا سائیڈ کی دیوار کی طرف بڑھا۔ اس نے دیوار پر ہاتھ پھیرا تو اسے ایک جگہ ابھار سا محسوس ہوا۔ اس نے ابھار پریس کیا تو ٹھیک اس جگہ ایک خلاء نمودار ہو گیا جہاں سے ای کنگ نکل کر باہر آیا تھا۔ میجر پرمود خلاء کی طرف بڑھا لیکن پھر کچھ سوچ کر وہ دوبارہ ای کنگ کی لاش کی طرف آیا اور پھر وہ اس کے لباس کی تلاشی لینے لگا۔ اس کی جیبوں سے نکلنے والی تمام چیزیں اس نے اپنی جیبوں میں منتقل کیں اور پھر مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا واپس خلاء کی طرف بڑھ گیا۔

لفٹ میں داخل ہوتے ہی دروازہ بند ہوا اور لفٹ اسے لئے اوپر اٹھنے لگی۔ کچھ ہی دیر میں میجر پرمود ای کنگ کے آفس میں تھا۔ آفس انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ میجر پرمود کمرے کا

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

جائزہ لینے کے بعد ای کنگ کی مخصوص میز کی طرف بڑھا اور پھر وہ اطمینان سے وہاں کی تلاشی لینے میں مصروف ہو گیا۔ اسے وہاں سے کچھ مطلب کی چیزیں ملیں لیکن وہ چیزیں ایسی نہیں تھیں جن سے سی ورلڈ کے بارے میں اسے کوئی کلیو مل سکتا ہو۔ میجر پرمود نے میز کے بعد کمرے کے ایک ایک حصے کا باریک بینی سے جائزہ لیا تھا لیکن ای کنگ کے آفس میں سی ورلڈ سمیت وائٹ کنگ، اسکائی کنگ اور بگ کنگ کے بارے میں معمولی سا بھی کلیو نہیں ملا تھا۔ ای کنگ نے شاید اسی لئے موت کو آسانی سے گلے لگا لیا تھا کہ اس کے مرنے کے بعد بھی میجر پرمود سی ورلڈ کے بارے میں کوئی معلومات حاصل نہ کر سکے گا۔

"یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ ای کنگ تک پہنچ جانے کے باوجود میرے ہاتھ خالی کے خالی ہی ہیں۔ بگ کنگ تو کیا میں ڈی کنگ اور ایس کنگ کے بارے میں بھی کچھ نہیں جانتا"...... میجر پرمود نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ وہ تیزی سے میز کی طرف بڑھا اور پھر ای کنگ کی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یس۔ ای کنگ بول رہا ہوں"...... میجر پرمود نے ای کنگ کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ای کنگ۔ یہ ای کنگ کی آواز نہیں ہے"...... دوسری طرف سے مشینی آواز سنائی دی۔ اس سے پہلے کہ میجر پرمود کچھ کہتا اسی

لمحے رابطہ منقطع ہو گیا۔ رابطہ منقطع ہوتے دیکھ کر میجر پرمود نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ سمجھ گیا کہ فون کسی کمپیوٹرائزڈ مشین سے منسلک ہے جس میں ای کنگ کی آواز فیڈ تھی۔ چونکہ وہ ای کنگ کی آواز کی سو فیصد نقل نہیں کر سکا تھا اس لئے مشین نے اس کی آواز میچ نہیں کی تھی اور فوراً رابطہ ختم کر دیا تھا۔

"لگتا ہے یہ کال سی ورلڈ سے ہی کی گئی تھی۔ اب یقیناً سی ورلڈ کے بگ کنگ کو اس بات کا علم ہو چکا ہوگا کہ ای ہیڈ کوارٹر میں ای کنگ نہیں ہے بلکہ اس کی جگہ کوئی اور بات کر رہا ہے"...... میجر پرمود نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور دوسرے لمحے لیڈی بلیک مشین گن لئے اچھل کر اندر آ گئی۔ میجر پرمود پر نظر پڑتے ہی وہ ٹھٹھک کر رک گئی۔

"آپ یہاں ہیں"...... لیڈی بلیک نے میجر پرمود کو دیکھ کر اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ میجر پرمود نے اس کے سامنے ہی ڈریک کا میک اپ کیا تھا اس لئے اسے میجر پرمود کو پہچاننے میں کوئی دقت نہ ہوئی تھی۔

"ہاں۔ باقی سب کہاں ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"وہ سب ہیڈ کوارٹر میں پھیلے ہوئے ہیں اور یہاں موجود ای کنگ کے ساتھیوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ میں بھی راہداریوں میں موجود کمروں کو چیک کرتی ہوئی یہاں آئی تھی لیکن یہاں راہداری کے کسی کمرے میں کوئی نہیں ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا تو میجر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا بات ہے۔ مجھے آپ کے چہرے پر الجھن دکھائی دے رہی ہے۔ آپ تو ای کنگ سے ملنے آئے تھے۔ یہ شاندار آفس اسی کا معلوم ہو رہا ہے۔ کہاں ہے وہ"...... لیڈی بلیک نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کی لاش نیچے تہہ خانے میں پڑی ہے"...... میجر پرمود نے کہا تو لیڈی بلیک اچھل پڑی۔

"لاش۔ کیا مطلب۔ کیا آپ نے اس سے اتنی جلدی تمام معلومات حاصل کر لی تھیں"...... لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس نے مجھے کچھ پوچھنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا۔ اس کے دانتوں میں زہریلا کیپسول چھپا ہوا تھا۔ جیسے ہی اسے معلوم ہوا کہ میں نے اور میرے ساتھیوں نے اس کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے اور اب میں اس سے بلیک ڈائمنڈ اور سی ورلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے اس پر تشدد کروں گا اس نے فوراً کیپسول چبا لیا تھا"...... میجر پرمود نے کہا اور پھر اس نے لیڈی بلیک کو ساری تفصیل بتا دی۔

"یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ اتنی بھاگ دوڑ اور طویل جدوجہد کے باوجود ہمارے ہاتھ کچھ بھی نہیں لگا ہے"...... لیڈی بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی بات سے میں پریشان ہوں۔ میں نے اس آفس کی بھرپور انداز میں تلاشی لی ہے لیکن یہاں سے سی ورلڈ کے بارے میں کوئی کلیو نہیں ملا ہے۔ اسی دوران فون آیا تھا۔ غالب امکان ہے کہ یہ فون سی ورلڈ سے آیا ہوگا۔ میں نے ای کنگ کی آواز میں بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن سی ورلڈ میں شاید انتہائی حساس وائس میچنگ سسٹم کام کر رہا ہے۔ اس سسٹم نے میری آواز کو فیک قرار دے دیا جس کے نتیجے میں کال فوراً ڈراپ ہو گئی تھی۔ جس سے ظاہر ہے۔ سی ورلڈ کے بگ کنگ کو یہ پتہ چل چکا ہوگا کہ ای کنگ کا کھیل ختم ہو گیا ہے اور اگر اس کی کمپیوٹرائزڈ مشین میں میری آواز کا ڈیٹا ہوا تو اسے یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ میں ای ہیڈ کوارٹر نہ صرف پہنچ چکا ہوں بلکہ اس پر میرا قبضہ بھی ہو چکا ہے"...... میجر پرمود نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ۔ تب تو وہ ہمیں ہلاک کرنے کے لئے اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ بھی کر سکتا ہے"...... لیڈی بلیک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے ہمیں یہاں سے جلد سے جلد نکلنا ہو گا۔ تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ فوراً یہاں سے نکل جاؤ"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اور آپ۔ کیا آپ ہمارے ساتھ نہیں چلیں گے"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"میں نیچے موجود گرین روم کی بھی تلاشی لینا چاہتا ہوں۔ ہو سکتا

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہے کہ وہاں سے کچھ مل جائے۔ بہر حال تلاشی لیتے ہی میں بھی باہر آ جاؤں گا“...... میجر پرمود نے کہا۔

”تو پھر میں بھی آپ کے ساتھ گرین روم چلتی ہوں۔ ہم مل کر وہاں تلاشی لیتے ہیں تا کہ کام جلد ختم ہو جائے“...... لیڈی بلیک نے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں سائیڈ کی دیوار کی طرف لپکے اور پھر لفٹ میں سوار ہو کر گرین روم پہنچ گئے۔ گرین روم کی تلاشی لینے کے باوجود انہیں کچھ نہ ملا تو میجر پرمود اور لیڈی بلیک واپس ای کنگ کے آفس میں آ گئے۔ اس سے پہلے کہ وہ دروازے کی طرف بڑھتے اچانک چھت کے چاروں کونوں سے لیزر لائٹ نکلی اور وہ آفس کے فرش پر لہرانے لگی۔ دوسرے لمحے چاروں لیزر لائٹس نے مل کر ایک انسانی شبیہ بنانی شروع کر دی۔ انسانی شبیہ بنتے دیکھ کر لیڈی بلیک اور میجر پرمود ٹھٹھک گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے لیزر لائٹس نے تھری ڈی امیجیٹ کے تحت ایک روشن سایہ سا بنا دیا۔ روشن سائے نے سیاہ رنگ کا لباس پہن رکھا تھا۔ یہ لبادے نما لباس تھا جس کے کھڑے ہوئے بڑے بڑے کالر تھے۔ ان کالروں کے درمیان ایک انسانی سر تھا لیکن یہ سر بھی سیاہ رنگ کے نقاب کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ لبادے نما سیاہ لباس پر سنہری رنگ کا ایک تاج بنا ہوا تھا جس کے نیچے بگ کنگ لکھا ہوا تھا۔ یہ انسانی روشن سایہ تھری ڈی امیجیٹ کے ذریعے ظاہر ہو رہا تھا۔

”رک جاؤ میجر پرمود۔ میں تم سے بات کرنے کے لئے آیا ہوں“...... روشن سائے کے لب ہلے اور انہوں نے ایک بھاری اور انتہائی سرد آواز پورے کمرے میں گونجتی ہوئی سنی۔

”کون ہو تم“...... میجر پرمود نے روشن سائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”بگ کنگ“...... روشن سائے نے کہا تو میجر پرمود اور لیڈی بلیک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”تو تمہیں پتہ چل گیا کہ میں یہاں ہوں“...... میجر پرمود نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ڈی کنگ، ایس کنگ اور ای کنگ میرے انڈر ہیں۔ یہ میرے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ مل کر پوری دنیا پر حکومت کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے ان کی کارکردگی پر میں ہر وقت نظر رکھتا ہوں۔ سی ورلڈ پوری دنیا پر قابض ہونے جا رہی ہے پھر کیسے ممکن ہے کہ بگ کنگ اپنے ماتحتوں کی کارکردگی پر نظر نہ رکھے اور ان کی مشکلات اور پریشانیوں میں ان کی مدد نہ کرے۔ تم نے ای ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر اور اس پر قبضہ کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ تم واقعی دنیا کے خطرناک اور انتہائی زیرک ایجنٹ ہو۔ میں نے تم جیسے ایجنٹوں سے بچنے کے لئے ہی ای، ڈی اور ایس ہیڈ کوارٹر دنیا کے ایسے خطوں میں قائم کئے تھے کہ کوئی وہاں تک نہ پہنچ سکے لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ یہ سب کچھ ای کنگ کی نااہلی کی وجہ سے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہوا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ اس کی نااہلی اور غیر ذمہ داری پر میں اسے کیا سزا دے سکتا تھا اس لئے اس نے میرے عتاب سے بچنے کے لئے خود ہی اپنی جان کی قربانی دے دی۔ ای کنگ کے جسم میں ایک ڈیوائس لگی ہوئی تھی جس کا لنک ڈائریکٹ سی ورلڈ سے ہے۔ جیسے ہی اس نے خود کو ہلاک کرنے کے لئے زہریلا کیپسول چبایا مجھے فوراً اس کی ہلاکت کا علم ہو گیا تھا۔ میں نے جان بوجھ کر یہاں فون کیا تھا تاکہ یہاں آنے والے کی آواز کی شناخت کی جا سکے۔ تم نے جیسے ہی ماسٹر کمپیوٹر سے بات کی تمہاری آواز کا ڈیٹا مجھے ہو گیا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ ای ہیڈ کوارٹر میں پہنچنے والا بلگارنیہ کا ڈی ایجنٹ میجر پرمود ہے"۔ بگ کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا سی ورلڈ کہاں پر ہے"...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سی ورلڈ جہاں ہے وہاں تمہاری سوچ بھی نہیں پہنچ سکتی ہے میجر پرمود۔ سی ورلڈ کے بارے میں تمہیں دنیا کے کسی حصے سے اور کسی آدمی سے کوئی کلیو نہیں ملے گا چاہے وہ ای کنگ کا ہیڈ کوارٹر ہو، ایس کنگ کا یا پھر ڈی کنگ کا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم یہاں بلیک ڈائمنڈ حاصل کرنے کے لئے آئے ہو لیکن سن لو۔ بلیک ڈائمنڈ میرے پاس ہے اور مجھ تک پہنچنا تمہارے لئے مشکل نہیں ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن۔ تم چاہے کچھ بھی کر لو لیکن تم مجھ تک اور میرے سی ورلڈ تک نہیں پہنچ سکو گے۔ اس لئے تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا

کہ تم بلیک ڈائمنڈ کو بھول جاؤ۔ ای ہیڈ کوارٹر کے بارے میں چونکہ تمہیں علم ہو گیا ہے اور تمہاری وجہ سے ای کنگ بھی ہلاک ہو چکا ہے اس لئے یہ ہیڈ کوارٹر میرے لئے اب قطعی طور پر بے کار ہے۔ میں چاہتا تو تمہیں وارننگ دیئے بغیر ایک بٹن پریس کر کے اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر سکتا تھا اور اس تباہی میں تم بھی ہلاک ہو جاتے لیکن تم جیسے ذہین اور زیرک انسان اس طرح ہلاک ہو جائیں یہ مجھے پسند نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی شکست کھلے دل سے تسلیم کرو اور اسی پر اکتفا کرتے ہوئے واپس بلگارنیہ لوٹ جاؤ کہ تم نے بگ کنگ کا ایک بڑا مہرہ ختم کر دیا ہے اور سی ورلڈ کا ارضی ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے۔ تم جیسے ذہین اور بہادر انسان میرے لئے بے حد اہمیت رکھتے ہیں اس لئے میں کوشش کروں گا کہ تمہارا اور تمہارے ذہین ساتھیوں کے دماغ بدل دوں اور تمہیں اپنا غلام بنا کر خود ہی سی ورلڈ بلا لوں تاکہ تمہاری خدمات اور تمام ذہانت میرے اور میرے سی ورلڈ کے کام آئے"...... بگ کنگ نے کہا تو میجر پرمود کے ہونٹوں پر انتہائی تلخ مسکراہٹ ابھر آئی۔

"اور تمہارا کیا خیال ہے کہ تم میرا ذہن بدل سکتے ہو اور مجھے اپنا غلام بنا کر سی ورلڈ میں قید کر سکو گے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"بگ کنگ کے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں ہے میجر پرمود۔ بگ کنگ ایک بار جو فیصلہ کر لیتا ہے اس پر عمل بھی کرتا ہے اور تمہیں بہت جلد اس بات کا اندازہ ہو جائے گا۔ میری کوشش ہو گی کہ تم

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

جیسا ذہین اور بہادر ایجنٹ میرے ہاتھوں ضائع نہ ہو بلکہ میرے لئے کام کرے۔ تمہیں ہر حال میں میری اطاعت قبول کرنی ہو گی۔ نہ صرف تم بلکہ تمہارے تمام ذہین ساتھی بھی میرے غلام ہوں گے اور تمہاری طرح میں عمران اور اس کے ساتھیوں اور پھر کرنل فریدی اور اس کے ذہین اور شاطر ساتھی بھی میرے غلام بنیں گے۔ میں اس پراجیکٹ پر بہت جلد کام شروع کروں گا۔ تب تک میں تمہیں آزاد چھوڑ رہا ہوں۔ اگر تم میں ہمت ہے تو مجھے اور سی ورلڈ کو تلاش کرو۔ سی ورلڈ کی تلاش میں جس طرح عمران اور اس کے ساتھی در بدر ہو رہے ہیں تم بھی ان کی طرح اپنے ساتھیوں کے ساتھ پوری دنیا بلکہ پوری دنیا کے سمندروں کو بھی کھنگال لو۔ دیکھتے ہیں کہ تم یا عمران کس طرح سے مجھ تک یا میرے سی ورلڈ تک پہنچتے ہیں۔ میرا یہ چیلنج تمہارے ساتھ ساتھ عمران کے لئے بھی ہے۔ تم دونوں مل کر بھی مجھ تک نہیں پہنچ سکو گے۔ یہ میرا تمہارے لئے اور عمران کے لئے وعدہ ہے کہ جب تک تم سی ورلڈ کے دس کلو میٹر کے دائرے تک نہیں پہنچ جاتے اس وقت تک میری کوئی فورس، کوئی گروپ یا کوئی بھی سیکشن تم دونوں کے راستوں میں نہیں آئے گا اور نہ ہی تمہیں کسی ذریعے سے کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔ اگر تم دونوں میں سے کسی کو پتہ چل گیا کہ سی ورلڈ دنیا کے کس سمندر میں ہے اور تم میں سے کوئی اس سمندر میں آیا تب بھی تم دونوں کے لئے راستے اوپن ہوں گے لیکن ایک حد تک۔ جیسے ہی

تم میں سے کوئی سی ورلڈ کے دس بحری میل کے فاصلے پر پہنچ گیا اس کے خلاف میں بھرپور کارروائی کروں گا ایسی کارروائی جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے اور اس کارروائی میں تمہیں ایسا کوئی چانس نہیں ملے گا کہ تم اپنی زندگیاں بچا سکو"...... بگ کنگ نے رعونت بھرے لہجے میں کہا۔

''اور اگر ہم سی ورلڈ میں پہنچ گئے تو"...... میجر پرمود نے کہا۔

''اگر تم نے میری سیکورٹی فورس اور تمام حفاظتی سسٹم کو شکست دے دی اور دس کلو میٹر کے حصار کو توڑ کر سی ورلڈ میں داخل ہو گئے تو پھر میں تمہیں اپنا غلام نہیں بناؤں گا اور بلیک ڈائمنڈ بخوشی تمہارے حوالے کر دوں گا اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے ہاتھوں نہ صرف سی ورلڈ ختم کر دوں گا بلکہ خود کو بھی تمہارے رحم و کرم پر چھوڑ دوں گا۔ تم مجھے زندہ گرفتار کرنا یا موت کے گھاٹ اتار دینا۔ میں کھلے دل سے اپنی شکست تسلیم کر لوں گا"...... بگ کنگ نے کہا۔

''بہت بڑی بڑی باتیں کر رہے ہو کیا تم اس پر پورا بھی اتر سکو گے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

''بگ کنگ پوری دنیا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اور بگ کنگ کا کہا ہوا ایک ایک لفظ پتھر پر لکیر کی طرح انمٹ ہوتا ہے۔ بگ کنگ کے منہ سے نکلنے والے الفاظ کسی بھی صورت میں بدل نہیں سکتے"...... بگ کنگ نے سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ دیکھتے ہیں کہ تم کس قدر اصول پسند ہو اور کس حد تک

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

اپنی کہی ہوئی باتوں پر عمل کرتے ہو"...... لیڈی بلیک نے اسی انداز میں کہا۔

"ہاں۔ میں اصول پسند ہوں اور اپنے اصولوں سے کسی بھی صورت میں منحرف نہیں ہوتا۔ میجر پرمود تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے بھی یہ لازم ہو گا کہ تم دونوں میں سے اگر کوئی سی ورلڈ پہنچ بھی جاتا ہے تو اسے ہیڈ کوارٹر کے ماسٹر کمپیوٹر سے بھی لڑنا ہو گا۔ سی ورلڈ کی حفاظت کی ساری ذمہ داری ماسٹر کمپیوٹر کی ہے۔ سی ورلڈ کے ماسٹر کمپیوٹر کا حفاظتی نظام اس قدر سخت اور فول پروف ہے جسے کوئی انسان کسی بھی صورت میں عبور نہیں کر سکتا ہے۔ سی ورلڈ میں کسی بھی راستے سے ایک معمولی چیونٹی بھی داخل ہو جائے تو اس کا ماسٹر کمپیوٹر کو فوراً علم ہو جاتا ہے اور اس چیونٹی کو وہیں مسل دیا جاتا ہے۔ سی ورلڈ میں ماسٹر کمپیوٹر کی موجودگی میں جہاں ایک چیونٹی داخل نہیں ہو سکتی وہاں کسی غیر متعلق انسان کا داخل ہونا کس قدر مشکل ہو سکتا ہے اس کا تم بخوبی اندازہ لگا سکتے ہو۔ میری شرط کے مطابق تمہیں سی ورلڈ میں داخل ہو کر مجھ تک پہنچنا ہو گا۔ اگر تم نے یا عمران نے ماسٹر کمپیوٹر کو شکست دے دی اور اس کے حفاظتی نظام کو ختم کر کے مجھ تک پہنچ گیا تو میں اپنا وعدہ پورا کروں گا اور اس کے سامنے اپنی شکست تسلیم کر کے سر جھکا دوں گا"...... بگ کنگ نے میجر پرمود کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمران کے بارے میں تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن میں تمہارا یہ چیلنج قبول کرتا ہوں۔ میں بہت جلد نہ صرف سی ورلڈ تک پہنچ جاؤں گا بلکہ تمہارے ماسٹر کمپیوٹر کو بھی شکست دے کر تمہاری شہ رگ تک آن پہنچوں گا۔ بلیک ڈائمنڈ تو میں اپنے ملک کے لئے حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن تم جس طرح گھناؤنے طریقے پر عمل کر کے پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہے ہو میں انسانیت کی بھلائی کے لئے تمہارے اس خواب کو بھی چکنا چور کر دوں گا۔ اس کے لئے چاہے مجھے تمہاری فورس یا پھر ماسٹر کمپیوٹر کی طاقت سے ہی کیوں نہ ٹکرانا پڑے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ویل ڈن۔ مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی۔ جس طرح سے میں نے تم سے ایک وعدہ کیا ہے اب تم بھی مجھ سے ایک وعدہ کرو"...... بگ کنگ نے کہا۔

"کیسا وعدہ"...... میجر پرمود نے چونک کر کہا۔

"میں نے تم سے کہا تو ہے کہ اگر تم سی ورلڈ میں مجھ تک پہنچ گئے تو میں اپنی شکست تسلیم کر کے خود کو تمہارے حوالے کر دوں گا۔ اسی طرح تم بھی مجھ سے وعدہ کرو کہ اگر ایک مخصوص مدت تک تم میرا چیلنج پورا نہ کر سکے تو پھر تمہیں بھی میرے لئے قربانی دینی پڑے گی۔ تمہیں اپنے ساتھیوں سمیت میرا غلام بننا پڑے گا"۔ بگ کنگ نے کہا تو میجر پرمود کا منہ بن گیا۔

"کیسی بچگانہ بات کی ہے تم نے۔ میں تمہاری کسی بات کا پابند

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

نہیں ہوں"...... میجر پرمود نے منہ بنا کر کہا۔

"تمہاری اس بات سے مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ تم میری طاقت سے ڈر رہے ہو اور تمہیں اس بات کا یقین نہیں ہے کہ تم مجھ تک پہنچ سکو گے"...... بگ کنگ نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"ایسی بات کر کے تم مجھے ایموشنل بلیک میل نہیں کر سکتے"۔ میجر پرمود نے منہ بنا کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نہیں مانتے تو نہ سہی لیکن اگر تم سی ورلڈ پہنچ گئے اور تم ماسٹر کمپیوٹر کو مات نہ دے سکے اور ماسٹر کمپیوٹر نے تمہیں زیر کر لیا تو میں ماسٹر کمپیوٹر کی مدد سے ہی تمہارا مائنڈ سیٹ اپ تبدیل کرا دوں گا۔ ماسٹر کمپیوٹر تمہیں خود ہی میرا غلام بننے پر مجبور کر دے گا"...... بگ کنگ نے کہا تو میجر پرمود سر جھٹک کر رہ گیا۔

"اب تمہارے پاس پانچ منٹ ہیں۔ ای ہیڈ کوارٹر سے اپنے ساتھیوں کو لے کر نکل جاؤ اور یہاں سے جتنا دور جا سکتے ہو چلے جانا کیونکہ میں نے ٹائمر آن کر دیا ہے۔ پانچ منٹ بعد ای ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جائے گا۔ وش یو گڈ لک"...... بگ کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا روشن سایہ ختم ہو گیا۔ میجر پرمود نے سر اٹھا کر دیکھا تو پروجیکشن مشینیں بھی چھت میں غائب ہو گئی تھیں جن سے لیزر نکل رہی تھیں۔

"چلو"...... میجر پرمود نے لیڈی بلیک سے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے ای کنگ کے ہیڈ کوارٹر سے نکلتے چلے گئے۔

"خود پر ریت ڈال لو"...... ایک ہیلی کاپٹر اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر عمران نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے تیزی سے ہاتھ چلاتے ہوئے خود پر ریت ڈالنی شروع کر دی۔ اس کے ساتھیوں نے بھی خود کو ریت میں چھپانا شروع کر دیا۔ اس سے پہلے کہ ہیلی کاپٹر نزدیک آتا وہ سب ریت میں چھپ چکے تھے۔

ہیلی کاپٹر تیزی سے ان کی طرف آیا اور پھر اس سے پہلے کہ روشنی کا ہالہ ان کے قریب پہنچتا اچانک اس ہیلی کاپٹر کی مشین گن کا دہانہ کھل گیا۔ دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر کی مشین گن سے نکلنے والی گولیاں لکیر سی بناتی ہوئی عین عمران کے قریب سے گزرتی چلی گئی۔ وہاں موجود باقی ہیلی کاپٹروں کی مشین گنوں کے دہانے بھی کھل گئے تھے۔ ماحول یکلخت مشین گنوں کی تیز تڑتڑاہٹوں کی آوازوں سے گونج اٹھا تھا۔ ہر طرف ریت اڑتی پھر رہی تھی پھر ان ہیلی کاپٹروں نے میدان میں جگہ جگہ میزائل فائر کرنے شروع کر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

دیئے۔ مشین گنوں کی تڑتڑاہٹوں کے ساتھ ہر طرف زوردار دھماکوں
کی آوازیں گونجنے لگیں۔ دھماکوں کی شدت سے زمین لرز رہی تھی۔
میزائلوں کے بلاسٹ ہونے سے آگ کے الاؤ سے بلند ہوتے اور
ہر طرف دھواں ہی دھواں پھیل جاتا۔ ہیلی کاپٹر کافی دیر تک ادھر
ادھر چکراتے ہوئے فائرنگ کرتے اور میزائل برساتے رہے پھر
چاروں ہیلی کاپٹروں نے جلتے ہوئے خیموں اور اس کے اردگرد کے
راؤنڈ لگائے اور پھر مڑ کر اسی طرف بڑھتے چلے گئے جس طرف
سے آئے تھے۔

عمران نے اپنے منہ اور ناک پر ریت نہیں ڈالی تھی تاکہ وہ
آسانی سے سانس لے سکے لیکن اس کا سارا جسم ریت میں چھپا ہوا
تھا۔ جیسے ہی گولیوں اور میزائلوں کی آوازوں کا سلسلہ ختم ہوا اس
نے سر اٹھایا اور اس طرف دیکھنے لگا جس طرف ہیلی کاپٹر جا رہے
تھے۔ ہیلی کاپٹروں کو دور جاتے دیکھ کر عمران نے فوراً اپنے جسم سے
ریت ہٹائی اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اٹھ جاؤ سب۔ ہیلی کاپٹر واپس جا رہے ہیں"...... عمران نے
اونچی آواز میں کہا تو وہ سب ریت سے نکل کر باہر آ گئے۔ اپنے
تمام ساتھیوں کو اٹھتے دیکھ کر عمران کے چہرے پر خوشی کے تاثرات
ابھر آئے۔ ان میں سے کوئی بھی ہیلی کاپٹروں کی اندھی گولیوں کا
نشانہ نہ بنا تھا۔

"اس بار بھی ہمیں قدرت نے بچایا ہے ورنہ جس طرح یہ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

فائرنگ کر رہے تھے اور میزائل برسا رہے تھے مجھے ایسا لگ رہا تھا
جیسے ہم میں سے کوئی نہ کوئی ضرور نشانہ بن جائے گا لیکن اللہ کا لاکھ
لاکھ شکر ہے کہ ایسا نہیں ہوا ہے"...... عمران نے سکون کا سانس
لیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ واقعی یہ دوسرا موقع ہے کہ اللہ نے ہمیں بڑی آفت
سے بچایا ہے"...... صفدر نے کہا۔ اس بار چونکہ ہیلی کاپٹروں کی
لائٹس آف نہیں ہوئی تھیں اس لئے اندھیرے میں انہیں ہیلی کاپٹر
دور جاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

"انہوں نے اردگرد احتیاطاً فائرنگ کی تھی اور وہ بھی بغیر سرچ
کئے۔ انہیں شاید اس بات کا یقین تھا کہ ہم خیموں میں ہوں گے
اور یہ اچانک آئیں گے اور ان خیموں پر میزائل برسا کر ہمارے
پرخچے اڑا دیں گے"...... فرومین نے کہا۔

"ہاں۔ اگر انہیں شک ہوتا کہ ہم خیموں میں نہیں ہے اور ریت
میں چھپے ہوئے ہیں تو وہ یہاں بے تحاشہ فائرنگ کرتے اور میزائل
برساتے اور ریت میں دبے ہونے کی وجہ سے ہم کسی بھی طرح ان
سے اپنا بچاؤ نہیں کر سکتے تھے اور ہٹ ہو جاتے"...... عمران نے
کہا۔

"ان ہیلی کاپٹروں نے اس طرف سے آ کر یہ کنفرم ضرور کر دیا
ہے کہ ہم جس راستے پر چل رہے ہیں وہ سیدھا ڈی ہیڈ کوارٹر تک
ہی جاتا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے نائٹ ٹیلی اسکوپ سے وہ پوائنٹ چیک کر لیا ہے جہاں سے ہیلی کاپٹر بلند ہوئے تھے۔ چاند کی روشنی میں مجھے ان ہیلی کاپٹروں کے دھندلے سائے سے دکھائی دیئے تھے جنہیں میں نے نائٹ ٹیلی اسکوپ سے چیک کیا تھا"...... تنویر نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمیں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ ہیلی کاپٹروں کا اسکوارڈ چیکنگ کے لئے دوبارہ بھی آ سکتا ہے۔ ہمیں آگے بڑھنا چاہئے۔ یہاں آگ جل رہی ہے جس کی وجہ سے روشنی ہو رہی ہے۔ ہیلی کاپٹر واپس آئے تو اس روشنی میں وہ ہمیں دور سے ہی چیک کر سکتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ ویسے بھی ہمارے خیمے جل کر راکھ ہو چکے ہیں۔ اب آرام کہاں کرنا ہے۔ آرام تو شاید میری قسمت میں ہے ہی نہیں۔ بس قسمت میں جوتیاں چٹخانا ہی لکھا ہے وہ بھی لیلیٰ کے ساتھ اس صحرا میں"...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہیلی کاپٹروں کی بمباری کا ایک فائدہ ضرور ہوا ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"کیا"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہم بم برسا کر جن گڑھوں اور کھائیوں کے منہ اوپن کرنا چاہتے تھے۔ ہیلی کاپٹروں سے فائر ہونے والے میزائلوں کی وجہ سے اب ہمیں یہ کوفت نہ اٹھانی پڑے گی۔ زبردست دھماکوں نے

یہاں موجود تقریباً تمام گڑھوں اور کھائیوں کے منہ کھول دیئے ہوں گے"...... صالحہ نے کہا تو وہ سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے جس طرف ہیلی کاپٹر گئے تھے۔ ان سے تقریباً ایک کلو میٹر کے فاصلے پر انہیں سیاہ رنگ کے بڑے بڑے گڑھے دکھائی دیئے۔ چاند کی درمیانی تاریخ تھی اس لئے وہاں کافی روشنی تھی اس لئے انہیں ان گڑھوں اور کھائیوں کے کھلے ہوئے منہ واضح دکھائی دے رہے تھے۔

"اوہ۔ اس طرف تو ہر جگہ گڑھے اور کھائیاں دکھائی دے رہی ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے اس طرف گڑھے ہی گڑھے ہوں ان کے درمیان سے گزرنے کا کوئی راستہ ہی نہ ہو"...... خاور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ گڑھے اور کھائیاں ساتھ ساتھ ہیں لیکن بہرحال ان میں قدرے فاصلہ ضرور ہے۔ ہم دور ہیں اس لئے ہمیں وہ فاصلہ واضح دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ قریب جائیں گے تو ہمیں آگے بڑھنے کا یقیناً کوئی نہ کوئی راستہ مل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو چلیں پھر"...... تنویر نے پوچھا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سب جلتی ہوئی آگ سے ہٹ کر آگے بڑھنے لگے۔ تنویر نے گلے میں دوربین لٹکا رکھی تھی اس نے دوربین آنکھوں سے لگائی اور ایک بار پھر اس طرف دیکھنے لگا جس طرف ہیلی کاپٹر گئے تھے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"اوہ۔ ہیلی کاپٹر واپس آ رہے ہیں"...... دوربین آنکھوں سے لگاتے ہی تروبین نے کہا تو وہ سب ٹھٹک کر رک گئے۔

"ہیلی کاپٹر اسکواڈ کو یقیناً ڈی کنگ نے ہماری لاشیں تلاش کرنے کے لئے واپس بھیجا ہے۔ جلدی کرو۔ ایک دوسرے سے دور بھاگ جاؤ اور خود کو پھر سے ریت میں چھپا لو۔ اس بار ہیلی کاپٹر لینڈ کریں گے۔ ہماری لاشیں تلاش کرنے کے لئے ہیلی کاپٹروں سے یقیناً مسلح افراد نکل کر باہر آئیں گے۔ جب چاروں ہیلی کاپٹر لینڈ کر جائیں اور ان میں سے مسلح افراد نکل کر باہر آ جائیں تو تم سب ریت سے نکل کر ان پر فائرنگ شروع کر دینا۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں بچنا چاہئے۔ ہم ان میں سے ایک ہیلی کاپٹر حاصل کریں گے اور اب ہم انہی کے ہیلی کاپٹر میں ڈی ہیڈ کوارٹر جائیں گے"...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"اگر چاروں ہیلی کاپٹر لینڈ نہ ہوئے تو ہم کیا کریں گے"۔ جولیا نے پوچھا۔

"لینڈ کرنے والے ایک ہیلی کاپٹر کو چھوڑ کر باقی تینوں کو تباہ کر دینا"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیے اور پھر وہ جھکے جھکے انداز میں تیزی سے دائیں بائیں بھاگتے چلے گئے تاکہ دور سے آنے والے ہیلی کاپٹر آگ اور چاند کی روشنی میں انہیں دیکھ نہ سکیں۔ ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر رک کر انہوں نے خود کو ایک بار پھر ریت میں چھپا لیا۔ اس بار انہوں نے اپنے

سروں پر ریت نہ ڈالی تھی تاکہ سر اٹھا کر وہ ان ہیلی کاپٹروں اور ان سے نکلنے والے مسلح افراد پر نظر رکھ سکیں۔ کچھ ہی دیر میں ہیلی کاپٹر وہاں پہنچ گئے انہوں نے ارد گرد کا راؤنڈ لگایا اور پھر انہوں نے چاروں ہیلی کاپٹروں کو ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر لینڈ کرتے دیکھا۔ عمران نے جیب سے منی میزائل گن نکال کر ہاتھ میں لے لی۔ اس کے ساتھی بھی تیار تھے۔ جولیا اور تروبین کے ہاتھوں میں بھی منی میزائل گنیں تھیں باقی سب کے پاس مشین گنیں اور مشین پسٹل تھے اور وہ سب ہیلی کاپٹروں کی جانب دیکھ رہے تھے جو ان سے چند فرلانگ کے فاصلے پر لینڈ ہوئے تھے۔ پھر اچانک ان ہیلی کاپٹروں کے دروازے کھلے اور ہیلی کاپٹروں کی دونوں جانب سے مسلح افراد اچھل اچھل کر باہر آنا شروع ہو گئے۔ ان سب نے سرخ رنگ کے ایک جیسے لباس پہن رکھے تھے اور ان کے سینوں پر بڑے بڑے حروف میں آر ایف لکھا ہوا تھا جو ریڈ فورس کا مخفف تھا۔

ہیلی کاپٹر جس انداز میں لینڈ ہوئے تھے اور ان میں سے جس طرح مسلح افراد نکل کر باہر آ رہے تھے انہیں دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اس بات سے قطعی طور پر بے فکر ہوں کہ یہاں کوئی زندہ انسان ہو سکتا ہے۔ شاید راؤنڈ لگا کر انہیں اطمینان ہو گیا تھا کہ یہاں کوئی ذی روح موجود نہیں ہے۔ مسلح افراد ہیلی کاپٹروں سے اتر کر چاروں دیکھنے لگے۔ ان کے رخ تباہ ہونے والے خیموں کی

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

طرف تھے جیسے انہیں یقین ہو کہ لاشوں کے ٹکڑے انہیں وہیں سے ملیں گے۔ عمران اور اس کے ساتھی جس طرح الگ الگ پھیلے ہوئے تھے وہ ہیلی کاپٹروں اور ان سے نکلنے والے مسلح افراد کو آسانی سے گھیر سکتے تھے۔

عمران اور اس کے ساتھی انہیں ہیلی کاپٹر سے نکلتے دیکھتے رہے پھر مسلح افراد جیسے ہی ہیلی کاپٹروں سے ہٹ کر چلتے ہوئے ٹیلوں کی طرف جانے کے لئے بڑھے عمران نے سر اٹھا کر یکلخت حلق سے الو کی تیز آواز نکالی۔ اس کی آواز دور تک لہراتی چلی گئی۔ الو کی آواز سن کر مسلح افراد بری طرح سے چونک پڑے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے ریت کے نیچے سے نکلے اور انہوں نے مسلح افراد کی طرف دوڑتے ہوئے ان پر فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ اچانک اور تین اطراف سے فائرنگ ہوتے دیکھ کر مسلح افراد بوکھلا گئے۔ وہ زمین پر گرنے کی بجائے تیزی سے ہیلی کاپٹروں کی طرف دوڑے اور یہی ان کی فاش غلطی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے چھلانگیں لگائیں اور آن کی آن میں انہیں ہیلی کاپٹروں سمیت گھیر لیا اور ان پر مسلسل فائرنگ کرنے لگے۔

مسلح افراد چیختے اور لٹوؤں کی طرح گھومتے ہوئے گرتے چلے گئے۔ اپنے ساتھیوں کو اس طرح گولیوں سے چھلنی ہوتے دیکھ کر باقی مسلح افراد کو جیسے ہوش آ گیا۔ وہ فوراً ریت پر گرے اور تیزی

سے ریت پر رینگتے ہوئے ان اطراف میں فائرنگ کرنے لگے جدھر سے ان پر گولیاں برسائی جا رہی تھیں لیکن عمران اور اس کے ساتھی پہلے ہی ریت پر گر چکے تھے۔ ریت پر گر کر وہ تیزی سے کروٹیں بدلتے ہوئے ان پر فائرنگ کر رہے تھے۔

مسلح افراد کو اس طرح دشمنوں کا شکار بنتے دیکھ کر دو ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں نے فوراً ہیلی کاپٹر اوپر اٹھانے کی کوشش کی۔ یہ دیکھ کر عمران نے فوراً منی میزائل گن کا رخ ایک ہیلی کاپٹر کی طرف کیا اور بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی منی میزائل گن سے ایک سگار جیسا میزائل نکلا اور تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ میزائل برق رفتار سے ہیلی کاپٹر کی سائیڈ سے ٹکرایا۔ دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ہوا میں بلند ہوتے ہوئے ہیلی کاپٹر کے پرخچے اڑتے چلے گئے۔ اس ہیلی کاپٹر کے قریب جو مسلح افراد تھے ہیلی کاپٹر کا جلتا ہوا ملبہ ان پر گرا تھا اور ماحول یکلخت تیز اور انتہائی دردناک انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ادھر ٹومین اور جولیا نے بھی ہیلی کاپٹر کو حرکت کرتے دیکھا تو انہوں نے بھی ایک ساتھ ہیلی کاپٹر پر منی میزائل فائر کر دیئے۔ دوسرے ہیلی کاپٹر سے دو میزائل ٹکرائے۔ یکے بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے اور اس ہیلی کاپٹر کے ساتھ وہاں موجود کئی مسلح افراد کے بھی پرخچے اڑتے چلے گئے۔ ہیلی کاپٹر کے جلتے ہوئے ٹکڑوں سے بچنے کے لئے ریت پر لیٹے ہوئے مسلح افراد اٹھ کر تیزی سے سائیڈ کی طرف

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بھاگے ہی تھے کہ صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے ان پر فائرنگ کرنی شروع کر دی اور مسلح افراد اچھل اچھل کر گرتے چلے گئے۔

اسی لمحے جولیا اور تنویر نے منی میزائل گنوں سے مزید ایک ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنایا جو ہوا میں بلند ہوتے ہوئے اچانک فائرنگ کرنا شروع ہو گیا تھا۔ چوتھا ہیلی کاپٹر بدستور اپنی جگہ موجود تھا۔ ونڈ اسکرین سے ہیلی کاپٹر میں پائلٹ اور سائیڈ سیٹ پر ایک لمبا تڑنگا آدمی بیٹھا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ان دونوں کے چہروں پر تشویش کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ عمران چھلانگیں لگاتا ہوا اس ہیلی کاپٹر کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور اس نے منی میزائل گن کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کر دیا۔

عمران کو منی میزائل گن لئے سامنے کھڑا دیکھ کر پائلٹ اور اس کے ساتھ بیٹھا ہوا نوجوان پریشان ہو گئے۔ عمران نے گن کے بٹن پر انگلی رکھی ہوئی تھی۔ اس نے اشارے سے ان دونوں کو ہیلی کاپٹر سے باہر آنے کا کہا تو ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر پائلٹ کی سائیڈ کا دروازہ کھلا اور پائلٹ نے باہر چھلانگ لگا دی۔ وہ نیچے آتے ہی دونوں ہاتھ اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے دوسری سائیڈ کا دروازہ کھلا اور دوسرا نوجوان بھی باہر آ گیا۔

”دونوں ایک سائیڈ پر آ جاؤ“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو پائلٹ تیزی سے چلتا ہوا نوجوان کے قریب آ گیا۔ عمران کے ایک ہاتھ میں منی میزائل گن تھی جبکہ اس نے دوسرے ہاتھ میں مشین

پسٹل تھام رکھا تھا۔ اس نے منی میزائل گن جیب میں ڈالی اور مشین پسٹل لئے ان کی طرف بڑھنے لگا۔ آگے بڑھتے ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ مشین گن سے تڑتڑاہٹ ہوئی اور پائلٹ لٹو کی طرح گھومتا ہوا زمین پر گر گیا۔ عمران نے برسٹ مار کر اس کا خاتمہ کر دیا تھا۔ پائلٹ کو اس طرح ہلاک ہوتے دیکھ کر اس کے ساتھ کھڑا نوجوان بوکھلا کر کئی قدم پیچھے ہٹ گیا اور عمران کی جانب متوحش نظروں سے دیکھنے لگا۔

”کیا نام ہے تمہارا“...... عمران نے قریب جا کر اس سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”پہلے تم بتاؤ۔ تم کون ہو“...... نوجوان نے خوفزدہ ہونے کے باوجود عمران کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

”میرے سوالوں کا جواب دو۔ تم سوال کرو گے تو جواب میں فائرنگ ہو گی اور تمہارا قصہ یہیں تمام ہو جائے گا“...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

”میرا نام جبرل ہے“...... اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

”کیا تمہارا تعلق ڈی ہیڈ کوارٹرز سے ہے“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ڈی ہیڈ کوارٹر۔ کیا مطلب۔ یہ ڈی ہیڈ کوارٹر کیا ہے“۔ جبرل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا جواب سن کر عمران کے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہونٹوں پر زہر انگیز مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ اس نے صاف محسوس کر لیا تھا کہ جیرل کی حیرت مصنوعی تھی۔ اس آدمی کے بولنے کے انداز سے بھی عمران سمجھ گیا تھا کہ یہ اس گروپ کا لیڈر ہے جو ہیلی کاپٹروں میں یہاں آیا تھا۔

"تم اس اسکوارڈ کے لیڈر ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میرا تعلق ڈیزرٹ سرچنگ ڈیپارٹمنٹ سے ہے جسے ڈی ایس ڈی کہتے ہیں۔ ہمیں اطلاع ملی تھی کہ مسلح افراد کا ایک گروپ اس صحرا میں موجود ہے جو اپنے ساتھ بھاری اور خطرناک اسلحہ لے کر اس صحرا کے راستے ریاست میں داخل ہو کر شرانگیزی کرنا چاہتا ہے۔ ہم نے ہیلی کاپٹروں سے تمہارے خیموں کی چیکنگ کی تو سائنسی آلات سے ہمیں تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے پاس بھاری اسلحہ کا کاشن ملا تھا اس لئے ہم نے فوری طور پر تمہارے خلاف کارروائی کی اور تمہارے خیموں پر فائرنگ کی اور میزائل برسا دیئے۔ ہمارا خیال تھا کہ تم سب سو رہے ہو گے اور تمہیں سوپر سونک ہیلی کاپٹروں کے آنے کا علم نہیں ہو گا اور ہم اطمینان سے تم سب کو ہلاک کر دیں گے لیکن ہمارا خیال غلط ثابت ہوا۔ حملے سے پہلے شاید تم سب خیموں سے نکل چکے تھے۔ ہمارا اطمینان ہمیں لے ڈوبا اور ہم بغیر سرچنگ کئے ہیلی کاپٹر لے کر نیچے آ گئے اور یہی ہماری سب سے بڑی غلطی تھی"...... جیرل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"غلطی تو غلطی ہی ہوتی ہے چاہے وہ چھوٹی ہو یا بڑی اور ہر غلطی کی سزا بھی ہوتی ہے۔ تمہارے ساتھی تو اس غلطی کی سزا بھگت رہے ہیں اب تمہاری باری ہے"...... عمران نے کہا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہو"۔ جیرل نے بوکھلا کر کہا۔

"ہاں۔ تمہیں زندہ رکھ کر میں نے کیا کرنا ہے۔ تم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر اٹیک کیا تھا۔ یہ تو واقعی ہماری خوش قسمتی تھی کہ تمہارے ہیلی کاپٹروں کے اسکوارڈ کو پرواز کرتے میرے ایک ساتھی نے دیکھ لیا تھا ورنہ جس طرح تم سپر سونک ہیلی کاپٹر تمام لائٹس آف کر کے یہاں لائے تھے اور یہاں آتے ہی تم نے ہمارے خیموں کو نشانہ بنایا تھا تو ہمارا انجام وہی ہوتا جس کا تم نے یقین کر لیا تھا"...... عمران نے کہا۔ ماحول میں فائرنگ کی آواز ختم ہو چکی تھی۔ عمران کے ساتھیوں نے میدان مار لیا تھا اور انہوں نے جیرل کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ وہ سب عمران کو ہیلی کاپٹر کے پاس کھڑا دیکھ کر اس کے قریب آ گئے تھے۔ عمران کو جیرل سے باتیں کرتا دیکھ کر وہ خاموشی سے اس کے پاس کھڑے ہو گئے تھے۔ عمران نے جیرل سے باتوں کے دوران ٹائیگر کو آئی کوڈ میں مخصوص اشارہ کیا تو ٹائیگر اشارہ سمجھ کر سر ہلاتا ہوا ہیلی کاپٹر کے عقب میں چلا گیا اور پھر وہ دوسری طرف سے گھومتا ہوا آیا اور نہایت خاموشی سے جیرل کے پیچھے آ کر کھڑا

ہو گیا۔

"کیا تم عمران ہو"...... جیرل نے پوچھا۔

"کون عمران"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اگر تم عمران نہیں ہو تو کون ہو۔ ہمیں تو یہی اطلاع ملی تھی کہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ اسلحہ لے کر صحرا میں داخل ہوا ہے"...... جیرل نے کہا۔

"کس نے اطلاع دی تھی تمہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ٹرانسمیٹر پر اطلاع نشر ہوئی تھی۔ کس نے نشر کی تھی یہ میں نہیں جانتا۔ چیف کے حکم پر ہم فوری طور پر تم لوگوں کی تلاش میں نکل آئے تھے"...... جیرل نے کہا۔

"کون ہے تمہارا چیف"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کرنل ولسن"...... جیرل نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ جیرل اس سے مسلسل جھوٹ بول رہا تھا۔ عمران کو یقین تھا کہ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے اس لئے اس سے آسانی سے کچھ نہیں اگلوایا جا سکتا اس لئے اس نے جیرل کے پیچھے موجود ٹائیگر کو اشارہ کیا تو ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا۔ دوسرے لمحے ماحول جیرل کی تیز چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر مشین گن کا دستہ اس کے سر پر مار دیا تھا۔ جیرل لہرا کر گر ہی رہا تھا کہ ٹائیگر نے اس کے سر پر ایک اور ضرب لگا دی۔ جیرل ایک جھٹکے سے نیچے

گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔ دوسری ضرب نے اسے دنیا و مافیہا سے بیگانہ کر دیا تھا۔

"کون ہے یہ۔ کیا یہ اس اسکوارڈ کا لیڈر ہے"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھا اور غور سے جیرل کو دیکھنے لگا۔

"ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اسے باندھ دو۔ مجھے اس سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس نے کاندھے پر لٹکا ہوا تھیلا کھولا اور اس میں سے رسی کا ایک بنڈل نکال لیا۔ رسی کا بنڈل لے کر وہ جیرل پر جھکا اور پھر اس نے جیرل کو باندھنا شروع کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک ہاتھ جیرل کے منہ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا ناک پکڑ لیا۔ چند لمحوں بعد جیرل کے جسم میں دم گھٹنے کی وجہ سے حرکت پیدا ہوئی تو ٹائیگر نے اس کے منہ اور ناک سے ہاتھ ہٹا لئے۔ جیرل کو جیسے ہی ہوش آیا اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ رسیوں سے بندھا ہوا ہے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے مجھے اس طرح کیوں باندھا ہے''...... شعور جاگتے ہی جیرل نے چیختے ہوئے کہا۔

''تاکہ مرنے سے پہلے تم فرار نہ ہو جاؤ''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''تم نے میرے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے نانسنس۔ تمہارے تمام ساتھی مسلح ہیں اور میں ان کے گھیرے میں ہوں۔ ایسی صورت میں بھلا میں کیسے فرار ہو سکتا ہوں''...... جیرل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں تمہاری روح کو بھی فرار ہونے کا موقع نہیں دینا چاہتا۔ بہرحال اب اگر تم دردناک موت مرنے کے خواہشمند نہیں ہو تو جو میں پوچھوں میرے سوالوں کے صحیح صحیح جواب دینا ورنہ میرا ساتھی تمہارے ہر غلط جواب پر تمہیں دردناک عذاب سے دوچار کرے گا اور مجھے یقین ہے کہ تم وہ عذاب برداشت نہ کر سکو گے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر ٹائیگر نے فوراً جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور جیرل کے پاس بیٹھ کر اس کے سامنے خنجر لہرانے لگا۔ خنجر دیکھ کر جیرل کی آنکھوں میں خوف دوڑ گیا۔

''کک کک۔ کیا۔ کیا مطلب''...... جیرل نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''مطلب یہ کہ اگر تم نے سچ نہ بولا تو میرے ساتھی کے ہاتھ

میں موجود خنجر چلے گا۔ پہلے تمہارے کان پھر ناک، پھر گال کاٹ دے گا۔ پھر تمہاری آنکھوں کی باری آئے گی۔ یہ خنجر کی نوک سے تمہاری آنکھوں کے ڈیلے باہر نکال دے گا۔ اس قدر شدید اور خوفناک عذاب کے باوجود تم سچ بولنے پر آمادہ نہ ہوئے تو میرا ساتھی تمہاری بوٹیاں الگ الگ کرتا رہے گا اور یہ عمل اس وقت تک جاری رہے گا جب تک تمہاری زبان پر سچ نہیں آ جاتا۔ یہ یاد رکھنا کہ میرا ساتھی ایسے کاموں میں ماہر ہے۔ تمہارے جسم کی بوٹیاں تو علیحدہ ہوں گی لیکن تمہیں اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک یہ خنجر تمہاری گردن پر نہیں چلائے گا''...... عمران نے سفاکی سے کہا تو اس کا سفاک لہجہ سن کر جیرل بری طرح سے کانپ اٹھا۔

''مم۔ مم۔ میں تمہیں سچ ہی بتا رہا ہوں''...... جیرل نے کہا اسی لئے ٹائیگر کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا اور ماحول یکلخت جیرل کی تیز اور انتہائی دردناک چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے ایک جھٹکے سے اس کا بایاں کان اُڑا دیا تھا۔

''سوال سنے بغیر بولو گے تب بھی تمہارا یہی حشر ہو گا''۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا تو جیرل اس کا خشک لہجہ سن کر تھرا اٹھا۔

''میں جو پوچھوں اس کا پہلے ہاں اور نہ میں جواب دینا۔ میرا ساتھی سچ اور جھوٹ کا فرق جانتا ہوں۔ تم نے سچ بولا تو میرا ساتھی ساکت بیٹھا رہے گا۔ تمہارے ہر جھوٹ پر اس کا خنجر حرکت میں آئے گا جو ظاہر ہے تمہارے لئے تکلیف وہ ثابت ہو گا اس لئے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

جھوٹ کا سوچنا بھی مت"...... عمران نے غرا کر کہا تو جیرل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہارا تعلق ڈی ہیڈ کوارٹر کی ریڈ فورس سے ہے"...... عمران نے کہا تو جیرل خوف بھری نظروں سے ٹائیگر اور اس کے ہاتھ میں موجود خنجر کی طرف دیکھنے لگا۔

"تمہاری خاموشی بھی تمہارا نقصان کر سکتی ہے"...... عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا تعلق ریڈ فورس سے ہے اور میں ڈی ہیڈ کوارٹر سے آیا ہوں"...... جیرل نے کچھ دیر تذبذب میں رہنے کے بعد چیختے ہوئے انداز میں کہا۔

"گڈ شو۔ تم نے ٹھیک جواب دیا ہے اس لئے میرے ساتھی کا خنجر حرکت میں نہیں آیا ورنہ تمہارے غلط جواب پر یقیناً یہ تمہارا دوسرا کان کاٹ چکا ہوتا"...... عمران نے کہا۔

"مجھ پر ظلم نہ کرو۔ میں تمہیں ہر بات سچ بتا دوں گا"...... جیرل نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں یہ تو جانتا ہوں کہ ڈی ہیڈ کوارٹر ریڈ راکس میں موجود ہے۔ یہ بتاؤ کہ کیا ڈی کنگ بھی یہاں ہے یا کسی اور جگہ سے اس ہیڈ کوارٹر کو کنٹرول کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ڈی کنگ بھی یہیں پر ہے۔ اسی نے تم سب کی ہلاکت کے احکامات جاری کئے تھے"...... جیرل نے کہا۔

"ہم کئی روز سے صحرا میں تھے لیکن ڈی کنگ کی طرف سے ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی تھی لیکن ہم یہاں جیسے ہی پہنچے اس نے تمہیں ہمارے خلاف بھرپور انداز میں کارروائی کرنے کے لئے بھیج دیا۔ کیوں"...... عمران نے کہا۔

"طوفان کی وجہ سے صحرا میں ہمارے تمام حفاظتی اور مانیٹرنگ سسٹم تباہ ہو گئے تھے جنہیں نئے سرے سے نصب کیا جا رہا ہے۔ مانیٹرنگ سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں تمہاری موجودگی کا علم نہ ہو سکا تھا۔ تمہارے بارے میں ہمیں اسکائی کنگ کے ہیڈ کوارٹر سے معلومات ملی تھیں کہ تم اپنے ساتھیوں اور بھاری اسلحے سمیت ریڈ راکس کے قریب پہنچ چکے ہو۔ جیسے ہی ڈی کنگ کو تمہارے بارے میں پتہ چلا اس نے ہمیں فوری طور پر تمہارے خلاف کارروائی کرنے کا حکم دے دیا۔ ہم خیموں کو اڑا کر مطمئن ہو گئے تھے کہ ہمارے سپر سونک ہیلی کاپٹروں کی آمد کا تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو علم نہیں ہو سکا ہے اور خیموں کے ساتھ تمہارے بھی ٹکڑے اڑ گئے ہوں گے لیکن افسوس ہمارا خیال غلط نکلا۔ ڈی کنگ کو اس بات کا یقین نہیں تھا کہ تم جیسا شیطان آسانی سے مارا جا سکتا ہے"

"ڈی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کے راستے کے بارے میں بتاؤ۔ ایسے راستے کے بارے میں جو خفیہ ہو اور ڈی کنگ کو اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ ہم کسی خفیہ راستے سے ہیڈ کوارٹر پہنچے ہیں"...... عمران نے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"ڈی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کا ایک ہی راستہ ہے۔ وہ راستہ ریڈ راکس پر ہے۔ ریڈ راکس کی چھت ہٹائی جاتی ہے اور وہاں ہیلی کاپٹروں کی مدد سے ہی نیچے جایا جا سکتا ہے"...... جیرل نے کہا۔

"طوفان نے جس طرح صحرا میں تمہارے مانیٹرنگ اور حفاظتی سسٹم کو تباہ کیا ہے کیا اسی طرح ہیڈ کوارٹر کے سسٹم بھی بند ہیں یا ان کی مانیٹرنگ ہو رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"مانیٹرنگ اور حفاظتی سسٹم ایم تھاؤزنڈ مشین سے منسلک ہیں۔ طوفان کی وجہ سے صحرا میں بجلی کی لہریں پیدا ہوئی تھیں جو ہمارے حفاظتی سسٹم کے آلات سے ٹکرائی تھیں۔ ان آلات سے وہ لہریں ایم تھاؤزنڈ مشین تک پہنچ گئی تھیں جس سے ایم تھاؤزنڈ مشین کو خاصا نقصان پہنچا ہے۔ اس کی مرمت کا کام کیا جا رہا ہے لیکن اسے مکمل ٹھیک کرنے میں وقت لگے گا۔ اس لئے ہیڈ کوارٹر کے اندرونی اور بیرونی تمام سسٹم وقتی طور پر معطل ہیں۔ چند سسٹم ہیں جو ایم تھاؤزنڈ مشین سے الگ کام کر رہے ہیں ان سے ہی فی الوقت ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کا کام لیا جا رہا ہے"...... جیرل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر ہم اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہو جائیں تو ڈی کنگ کو اس بات کا پتہ نہیں چلے گا کہ اس میں تم سب ہو یا ہم"...... عمران نے کہا۔

"کک کک۔ کیا مطلب"...... جیرل نے چونک کر کہا۔ اسے شاید اب احساس ہوا تھا کہ عمران اس سے حفاظتی اور مانیٹرنگ سسٹم کے بارے میں کیوں پوچھ رہا تھا۔

"مطلب وہی جو تمہاری سمجھ میں آ رہا ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ ہیڈ کوارٹر میں ڈی کنگ کہاں پر موجود ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ اپنے سیکرٹ آفس میں ہوتا ہے۔ اس کا سیکرٹ آفس کہاں ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"...... جیرل نے کہا۔ ابھی اس نے اتنا کہا ہی تھا کہ یکلخت ٹائیگر کا خنجر والا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اس بار جیرل کی ناک آدھی سے زیادہ کٹتی چلی گئی۔ جیرل کے حلق سے اذیت ناک چیخ نکلی اور وہ بری طرح سے تڑپنے لگا۔

"جھوٹ بول کر تم نے خود ہی میرے ساتھی کو خنجر چلانے پر مجبور کیا ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔ جیرل بری طرح سے تڑپ رہا تھا۔

"ٹائیگر۔ یہ اس کے لئے لاسٹ وارننگ ہے۔ اب یہ جھوٹ بولے تو اس کی ایک آنکھ نکال دینا۔ دوسرے جھوٹ پر اس کی دوسری آنکھ اور اگر یہ پھر بھی سچ بولنے پر آمادہ نہ ہو تو اس کے جسم کی اس وقت تک بوٹیاں اڑاتے رہنا جب تک یہ سچ بولنے کی حامی نہ بھر لے"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کا سرد اور سفاک لہجہ سن کر جیرل خوف سے تھرا

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

اٹھا۔

''نن نن۔ نہیں نہیں۔ میں اب جھوٹ نہیں بولوں گا۔ تم سفاک انسان ہو اور تمہارا یہ ساتھی تم سے زیادہ سفاک اور درندہ صفت انسان ہے۔ میں اس قدر خوفناک اور اذیت ناک تشدد برداشت نہیں کر سکتا''...... جیرل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''تو پھر تمہارے منہ سے سچ کے سوا کچھ نہیں نکلنا چاہئے۔ سمجھے تم''...... عمران نے غرا کر کہا تو جیرل نے سہمے ہوئے انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب جواب دو''...... عمران نے کہا۔

''ڈی کنگ سیکرٹ آفس میں ہی ہوتا ہے۔ اس کے سیکرٹ آفس میں پہنچنے کا ایک ہی راستہ ہے''...... جیرل نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر وہ عمران کو اس خفیہ راستے کے بارے میں بتانے لگا۔

''کیا اس ہیڈ کوارٹر میں ایسا کمپیوٹرائزڈ نظام موجود ہے جو ہمارے میک اپ چیک کر سکے یا ہماری آوازیں سن کر ہمیں شناخت کر سکے''...... عمران نے پوچھا۔

''یہاں سب کچھ موجود ہے۔ یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ اس وقت ایم تھاؤزنڈ مشین خراب ہے ورنہ تم یہاں تک بھی نہیں پہنچ سکتے تھے۔ صحرا میں جگہ جگہ خفیہ بنکرز موجود ہیں جو یہاں آنے والے غیر متعلقہ افراد کے آتے ہی کھل جاتے ہیں۔ ان سے آٹو

میٹک گنیں نکلتی ہیں۔ جن سے ایسی لیزر فائر ہوتی ہیں جو انسان کو ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر دیتی ہیں۔ ان لیزر سے یہاں آنے والے مضبوط اور طاقتور جنگی ٹینکوں کو بھی لمحوں میں تباہ کیا جا سکتا ہے۔ سسٹم مشین خراب ہونے کی وجہ سے وہ بنکرز نہیں کھلے تھے ورنہ تم یہاں تک کسی طور پر نہ پہنچ سکتے تھے''...... جیرل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میں سمجھ گیا۔ اب تم بھی سمجھ لو۔ تم ہمیں ہیڈ کوارٹر کے اندر لے جاؤ گے۔ ہیڈ کوارٹر پہنچنے کے بعد تم نے مجھے ڈی کنگ تک بھی پہنچانا ہے۔ یہ سب تم کیسے کرو گے اس کے بارے میں ابھی سوچ لو''...... عمران نے کہا تو جیرل بری طرح سے چونک پڑا۔ اس کا رنگ بدل گیا تھا۔

''مم مم۔ میں تمہیں ڈی کنگ تک کیسے لے جا سکتا ہوں۔ ڈی کنگ کو اگر یہ معلوم ہو گیا کہ میں نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے تو وہ مجھے کسی بھی صورت میں زندہ نہیں چھوڑے گا۔ وہ تم سے زیادہ مجھے دردناک موت مارے گا''...... جیرل نے کہا۔

''چلو۔ مجھے اس خفیہ راستے تک پہنچا دینا میں خود ہی ڈی کنگ تک پہنچ جاؤں گا''...... عمران نے کہا۔

''لل لل۔ لیکن......'' جیرل نے کہنا چاہا۔

''کوئی لیکن ویکن نہیں۔ اب خاموش رہو''...... عمران نے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"تم سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو جاؤ اور ٹائیگر تم بھی اسے اٹھا کر ہیلی کاپٹر میں لے آؤ"...... عمران نے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف آیا اور اوپر آ کر پائلٹ کی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جولیا سائیڈ سیٹ پر آ کر بیٹھ گئی جبکہ اس کے باقی ساتھی اور ٹائیگر جیرل کو اٹھا کر عقبی سیٹوں پر آ گئے۔ ہیلی کاپٹر کے پچھلے حصے میں بیس پچیس افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی اس لئے وہ سب آسانی سے عقبی حصے میں بیٹھ گئے۔

ان سب کے ہیلی کاپٹر میں بیٹھتے ہی عمران نے ہیلی کاپٹر کا کنٹرول سنبھال لیا۔ ہیلی کاپٹر پہلے سے ہی اسٹارٹ تھا۔ عمران نے اس کا پینل چیک کیا اور پھر اس نے لیور پکڑ کر اسے آہستہ آہستہ اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ بلند ہونے لگا اور پھر جیسے ہی مخصوص بلندی پر آیا عمران نے اسے ریڈ راکس والے علاقے کی طرف موڑ دیا اور پھر ہیلی کاپٹر تیزی سے ریڈ راکس کی طرف اڑتا چلا گیا۔

اسکائی کنگ جس کا کوڈ نام ایس کنگ تھا اپنے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے مختلف رنگوں کے فون سیٹوں کی طرف دیکھا تو اسے سرخ رنگ کے فون پر لگا ہوا بلب جلتا بجھتا ہوا دکھائی دیا۔ سرخ فون کا جلتا بجھتا بلب دیکھ کر اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھایا اور فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"یس۔ ایس کنگ بول رہا ہوں"...... ایس کنگ نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔ ریڈ فون چونکہ فور کنگز کے استعمال میں رہتا تھا اس لئے کال ای کنگ، ڈی کنگ یا پھر بگ کنگ کی ہی ہو سکتی تھی اس لئے وہ اس فون پر قدرے نرم لہجے میں بات کرتا تھا ورنہ اس کا لہجہ بے حد کرخت اور انتہائی سرد ہوتا تھا۔

"بگ کنگ بول رہا ہوں"...... دوسری جانب سے بگ کنگ کی آواز سنائی دی۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"یس بگ کنگ۔ حکم دیں"...... ایس کنگ نے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ای کنگ اور ڈی کنگ ہلاک ہو چکے ہیں اور میں نے ان دونوں کے ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیئے ہیں"...... بگ کنگ نے کہا تو ایس کنگ اس بری طرح سے اچھلا جیسے بگ کنگ نے یکلخت اس کے سر پر گرز مار دیا ہو۔

"یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بگ کنگ۔ ای کنگ اور ڈی کنگ ہلاک ہو چکے ہیں۔ کیسے ہلاک ہوئے ہیں وہ اور آپ نے ان کے ہیڈ کوارٹر کیوں تباہ کئے ہیں"...... ایس کنگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران اور میجر پرمود ان تک پہنچ چکے تھے۔ میجر پرمود کے ہاتھوں ای کنگ اور ڈی کنگ، عمران کے ہاتھوں ہلاک ہوا ہے۔ ان دونوں نے عمران اور میجر پرمود کو کچھ بتانے کی بجائے دانتوں میں چھپے ہوئے زہریلے کیپسول چبا لئے تھے۔ چونکہ عمران اور میجر پرمود اپنی ذہانت، ہمت اور بہادری کے ساتھ دونوں ہیڈ کوارٹرز تک رسائی حاصل کر چکے تھے اور ای کنگ اور ڈی کنگ ہیڈ کوارٹر میں انتہائی جدید ترین حفاظتی سسٹم ہونے کے باوجود انہیں ہیڈ کوارٹرز میں داخل ہونے سے نہ روک سکے تھے اس لئے مجھے مجبوراً دونوں ہیڈ کوارٹرز کو تباہ کرنا پڑا۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو یہ کام میجر پرمود اور عمران کر دیتے۔ عمران اور میجر پرمود کی وجہ سے دونوں ہیڈ کوارٹرز

اوپن ہو گئے تھے اس لئے انہیں تباہ کرنا ضروری ہو گیا تھا"...... بگ کنگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھی ابھی زندہ ہیں"...... ایس کنگ نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں چاہتا تو ان کو بھی ہیڈ کوارٹرز سمیت ختم کر سکتا تھا لیکن میں نے جان بوجھ کر ان دونوں کو زندہ چھوڑ دیا ہے"...... بگ کنگ نے کہا تو ایس کنگ ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"آپ نے انہیں زندہ چھوڑ دیا ہے۔ لیکن کیوں بگ کنگ۔ ان دونوں کی وجہ سے ہمارے دو کنگز ہلاک ہوئے ہیں اور سی ورلڈ کے دو بڑے اہم مراکز تباہ ہوئے ہیں اس کے باوجود آپ نے انہیں زندہ چھوڑ دیا ہے اور وہ بھی جان بوجھ کر۔ کیوں"...... ایس کنگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ بے حد ذہین اور ناقابل شکست انسان ہیں ایس کنگ۔ ایسے ذہین اور شاطر انسانوں کو میں بے حد پسند کرتا ہوں۔ ان سب کو ہلاک کرنا میرے لئے مشکل نہیں ہے۔ میں چاہوں تو ایک لمحے میں انہیں ہاٹ ریز سے نشانہ بنا کر ہلاک کر سکتا ہوں لیکن مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ ان دونوں نے اپنی اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر میرے دو ہیڈ کوارٹرز کو نہ صرف ٹریس کر لیا تھا بلکہ وہاں پہنچنے میں بھی کامیاب ہو گئے تھے۔ دونوں ہیڈ کوارٹرز کو ٹریس کرنے میں سپر پاورز اور ان کے تمام سائنسی نظام فیل ہو چکے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہیں۔ یہ سب میرے خصوصی حفاظتی انتظامات کی وجہ سے ممکن ہوا تھا کہ دنیا کا کوئی سائنسی نظام فور کنگز کے ہیڈ کوارٹرز کو آج تک ٹریس نہ کر سکا تھا لیکن عمران اور میجر پرمود کے سامنے میرے تمام انتظامات بے کار ثابت ہوئے تھے لہذا میں نے ان ہیڈ کوارٹرز کو اپنے ہاتھوں سے ختم کر دیا ہے“...... بگ کنگ نے کہا۔

”لیس بگ کنگ۔ لیکن میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا ہے کہ آپ نے عمران اور میجر پرمود کو زندہ کیوں چھوڑا ہے۔ ان کی وجہ سے ہمارے دو کنگز اور دو اہم ترین ہیڈ کوارٹرز ختم ہو گئے ہیں۔ آپ کو تو چاہئے تھا کہ آپ انہیں بھی ہلاک کر دیتے تا کہ وہ ہمارے خلاف مزید کوئی کارروائی نہ کر سکیں“...... ایس کنگ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں نے تمہیں بتایا ہے نا کہ میں ایسے لوگوں کو بے حد پسند کرتا ہوں جو ذہین اور بہادر ہوتے ہیں اور میجر پرمود اور عمران کی ذہانت کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ ان جیسے بہترین انسانوں کو میں کھونا نہیں چاہتا تھا اسی لئے میں نے انہیں زندہ چھوڑ دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی ذہانت اور اپنی دماغی صلاحیتوں کا مجھے مزید ثبوت دیں کہ واقعی ان جیسے بے مثل انسان دنیا میں چند ایک ہی ہیں۔ اس لئے میں نے انہیں چیلنج کیا ہے کہ وہ اب سی ورلڈ اور مجھ تک پہنچ کر دکھائیں۔ جب تک وہ میرے نزدیک نہیں پہنچ جاتے اس وقت تک میں اور میری کوئی فورس ان کے خلاف کوئی

کام نہیں کرے گی لیکن جب مجھے محسوس ہوگا کہ وہ میری شہ رگ کے قریب آ گئے ہیں تو میں ان کے خلاف بھرپور کارروائیاں کروں گا اور انہیں اپنی طاقت کے نمونے دکھاؤں گا۔ اگر وہ میری طاقت سے بھی زیر نہ ہوئے اور میری ہر آہنی رکاوٹ کو توڑ کر واقعی سی ورلڈ تک پہنچ گئے اور انہوں نے سی ورلڈ کے ماسٹر کمپیوٹر کو بھی مات دے دی اور میرے سامنے آ گئے تو میں خود کو ان کے سامنے سرنڈر کر دوں گا۔ ان سے اپنی شکست تسلیم کر کے میں بگ کنگ کے عہدے سے سبکدوش ہو جاؤں گا اور سب کچھ ان پر چھوڑ دوں گا۔ وہ سی ورلڈ کو تباہ کریں۔ مجھے زندہ گرفتار کریں یا پھر مجھے ہلاک کر دیں اس سب پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا“...... بگ کنگ نے کہا اور بگ کنگ کی باتیں سن کر ایس کنگ کی آنکھیں محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً پھیل کر کانوں سے جا لگیں۔ اسے یوں لگا جیسے بگ کنگ کا دماغ خراب ہو گیا ہو جو وہ ایسی باتیں کر رہا تھا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بگ کنگ۔ آپ خود اپنی موت کو دعوت کیوں دے رہے ہیں“...... ایس کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں رک رک کر کہا۔

”میں اپنی موت کو دعوت نہیں دے رہا ہوں ایس کنگ۔ مجھے ایسے ذہین دماغوں کی ضرورت ہے۔ ایسے دماغ ہمارے سی ورلڈ کے لئے انتہائی کارآمد ثابت ہوں گے۔ اگر وہ ہمارے ساتھ مل جائیں تو ہم دنیا پر سالوں مہینوں میں نہیں بلکہ دنوں میں قبضہ کر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سکتے ہیں۔ میرا ان دونوں سے معاہدہ ہوا ہے کہ تمام حفاظتی
انتظامات توڑ کر اگر وہ سی ورلڈ میں پہنچ گئے تو ان کا مقابلہ ماسٹر
کمپیوٹر سے ہوگا۔ اگر وہ ماسٹر کمپیوٹر کو شکست نہ دے سکے تو میری
بجائے انہیں خود کو سرنڈر کرنا پڑے گا اور پھر انہیں میرا غلام بن کر
میرے سامنے اپنا سر جھکانا پڑے گا"...... بگ کنگ نے کہا تو ایس
کنگ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"آپ کا کیا خیال ہے کیا وہ یہ سب کریں گے اور آپ کے
سامنے اپنا سر جھکانے اور آپ کا غلام بننے کے لئے تیار ہو جائیں
گے"...... ایس کنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہ ایسا نہیں کریں گے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"تو پھر آپ انہیں یہ سب کرنے کا موقع کیوں دینا چاہتے
ہیں"...... ایس کنگ نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

"میں ان کی ذہانت کا فائدہ اٹھا کر سی ورلڈ کی خامیاں دیکھنا
چاہتا ہوں۔ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ دونوں ذہین انسان کس
طرح سی ورلڈ کو ٹریس کرتے ہیں اور سی ورلڈ تک پہنچنے کے لئے
کون سے راستے اختیار کرتے ہیں۔ اگر وہ واقعی ذہین ہیں تو پھر وہ
ہر حال میں سی ورلڈ تک پہنچیں گے اور مجھے سی ورلڈ کے حفاظتی
انتظامات کی خامیوں کا بھی علم ہو جائے گا اور اگر وہ اپنے راستے
میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کرتے ہوئے سی ورلڈ میں داخل ہو
گئے تو ان کا ماسٹر کمپیوٹر سے مقابلہ ہوگا۔ میں ماسٹر کمپیوٹر کو ان کے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

خلاف بھرپور انداز میں حرکت میں لاؤں گا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ
سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن وہ کسی بھی طور پر ماسٹر کمپیوٹر کا مقابلہ نہیں
کر سکیں گے۔ ان کا ماسٹر کمپیوٹر سے ناقابل یقین مقابلہ ہوگا جس
میں ان کی شکست طے ہے۔ اس طرح اگر ماسٹر کمپیوٹر میں بھی کوئی
کمی ہوئی تو وہ بھی میرے سامنے آ جائیں گی اور میں اسے نئی
پروگرامنگ پر سیٹ کر دوں گا تاکہ دوبارہ عمران اور میجر پرمود جیسے
ذہین انسان اس کے مقابلے پر آئیں تو وہ انہیں آسانی سے شکست
دے سکے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"اور اگر انہوں نے ماسٹر کمپیوٹر کو بھی شکست دے دی اور آپ
تک پہنچ گئے تو"...... ایس کنگ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"میں انہیں خود تک پہنچنے کا کوئی موقع نہیں دوں گا اور تم کیا
سمجھتے ہو کہ میں انہیں اصل سی ورلڈ میں آنے دوں گا۔ ان جیسوں
کو ڈاج دینے کے لئے میں نے جو سی ورلڈ ٹو بنایا ہے وہ صرف
وہاں تک پہنچ سکیں گے اور بس۔ اصل سی ورلڈ تک وہ کسی صورت
میں نہیں پہنچ سکیں گے۔ سی ورلڈ ٹو میں ہی انہیں یا تو مرنا ہوگا یا پھر
خود کو ہمیشہ کے لئے میری غلامی میں دینا پڑے گا۔ میرا غلام بننے
کے لئے وہ خود کسی بھی طرح راضی نہ ہوں گے لیکن میں نے اس کا
بھی انتظام کر لیا ہے۔ اگر وہ سی ورلڈ ٹو میں ماسٹر کمپیوٹر کو بھی شکست
دینے میں کامیاب ہو گئے تو ان کے سامنے ڈی سی کنگ آئے گا جو
میرا تھری ڈی امیجیٹ ہوگا اور میرا روشن سایہ ان کے ساتھ کیا

کرے گا یہ وہ سوچ بھی نہیں سکیں گے۔ میرا روشن سایہ نہ صرف انہیں زیر کر لے گا بلکہ ان کے مائنڈ بھی اسکین کر کے ان کے دماغوں کو اپنے کنٹرول میں لے لے گا اور انہیں میرا غلام بننے پر مجبور کر دے گا"...... بگ کنگ نے کہا تو ایس کنگ کے چہرے پر پہلی بار اطمینان کے تاثرات ابھر آئے جیسے وہ بگ کنگ کی ان باتوں سے مطمئن ہو گیا ہو۔

"اگر آپ کا ارادہ انہیں سی ورلڈ ٹو تک پہنچانے کا ہے تو پھر واقعی آپ کو انہیں فری ہینڈ دینا پڑے گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ کو ان پر نظر بھی رکھنی پڑے گی بگ کنگ ورنہ آپ کو کیسے پتہ چلے گا کہ وہ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں"...... ایس کنگ نے کہا۔

"میں نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں کال کیا ہے۔ تم فوراً سی ورلڈ پہنچ جاؤ۔ وہ کیا کرتے ہیں اور سی ورلڈ ٹو تک آنے کے لئے کن راستوں پر سفر کرتے ہیں۔ ان کی سوچ ان کی پلاننگ پر تمہیں نظر رکھنی ہے۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں دن رات انہیں مانیٹر کرتا رہوں۔ یہ کام تم کرو گے اور تم ہی ان کے راستے میں ایسی رکاوٹیں کھڑی کرو گے کہ وہ سی ورلڈ ٹو تک بھی آسانی سے نہ پہنچ سکیں لیکن تمہاری ان کے خلاف کارروائیاں تب شروع ہوں گی جب وہ سی ورلڈ ٹو کے مخصوص علاقے تک نہ پہنچ جائیں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا میں ایس ہیڈ کوارٹر چھوڑ دوں"...... ایس کنگ نے کہا۔

"ہاں۔ وقتی طور پر ایس ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کی ذمہ داری میں سی ورلڈ کے ماسٹر کمپیوٹر کے سپرد کر رہا ہوں۔ تمہاری غیر موجودگی میں ماسٹر کمپیوٹر ایس ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کرے گا۔ تمہیں سی ورلڈ میں آنا پڑے گا تاکہ تم سی ورلڈ ٹو کو کنٹرول کرنے کے ساتھ ساتھ عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں پر نظر رکھ سکو۔ ان پر کیسے نظر رکھنی ہے اور ان کے خلاف تمہیں کیا کرنا ہے یہ سب میں تمہیں یہاں آنے پر ہی بتاؤں گا۔ تم مخصوص پوائنٹ پر پہنچ جاؤ۔ تمہیں لینے کے لئے میں نے سی شپ بھیج دی ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ایس کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے بگ کنگ نے اسے چند مزید ہدایات دینے کے بعد رابطہ منقطع کر دیا۔

"لگتا ہے بگ کنگ کے دماغ میں خلل آ گیا ہے جو وہ اس طرح دشمنوں کو آزاد چھوڑ رہا ہے۔ عمران اور میجر پرمود انسان نہیں انسانوں کے روپ میں خطرناک آفات ہیں جو کچھ بھی کر سکتی ہیں۔ بگ کنگ نے انہیں فری ہینڈ دے کر اپنے پیروں پر خود ہی کلہاڑی مارنے کی کوشش کی ہے۔ اگر وہ لوگ سی ورلڈ ٹو کی بجائے اصل سی ورلڈ کی راہ پر گامزن ہو گئے تو بگ کنگ کے لئے بھی انہیں روکنا

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

مشکل ہو جائے گا"...... ایس کنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سفید فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ایس کنگ بول رہا ہوں"...... ایس کنگ نے انتہائی سرد اور کرخت لہجے میں کہا۔

"آپریشن روم سے جے ٹی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مردانہ مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس جے ٹی۔ کیوں فون کیا ہے"...... ایس کنگ نے اسی انداز میں کہا۔

"اسکیپ ہٹل میں بلیک سی شپ پہنچی ہے ایس کنگ"...... جے ٹی نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ بگ کنگ نے سی شپ میرے لئے بھیجی ہے۔ میں سی ورلڈ جا رہا ہوں۔ میرے بعد ایس ہیڈ کوارٹر کو ماسٹر کمپیوٹر کے سپرد کر دیا جائے گا اب تم اور ماسٹر کمپیوٹر اس ہیڈ کوارٹر کو سنبھالو گے"۔ ایس کنگ نے کہا اور دوسری طرف سے جواب سنے بغیر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے ایک طویل سانس لی اور پھر اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے اپنی مخصوص چیزیں نکالنی شروع کر دیں۔ اس نے میز کے نیچے رکھا ہوا اپنا بریف کیس اٹھایا اور اسے میز پر رکھ کر کھول لیا۔ دراز سے نکالی ہوئی چیزیں اس نے بریف کیس میں منتقل کیں اور پھر اس نے بریف کیس بند کر کے

اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے اپنی کرسی کے بازو کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی بٹن پریس ہوا اس کی کرسی کے نیچے سے زمین غائب ہو گئی اور وہ کرسی سمیت خلاء میں اترتا چلا گیا۔ کرسی اسے لے کر کسی لفٹ کی طرح نیچے جا رہی تھی۔ جیسے ہی وہ نیچے آیا اس کے اوپر چھت برابر ہوتی چلی گئی اور وہاں اندھیرا چھا گیا۔ کچھ دیر تک اس کی کرسی اندھیرے میں نیچے اترتی رہی پھر ایک جگہ پہنچ کر رک گئی۔ جیسے ہی کرسی رکی اسی لمحے چٹ چٹ کی آوازوں کے ساتھ وہاں تیز روشنی پھیلتی چلی گئی۔ وہ ایک ہال نما تہہ خانے میں موجود تھا جہاں کرسی زمین سے لگی ہوئی تھی۔ ہال خالی تھا وہاں سامان نام کی کوئی چیز دکھائی نہ دے رہی تھی۔

ایس کنگ شمالاً جنوباً دیوار کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ دونوں دیواریں سائیڈوں سے ہٹتی چلی گئیں اور سامنے ایک سرنگ کا دہانہ نمودار ہو گیا۔ سرنگ تاریک تھی لیکن سامنے سیاہ رنگ کی ایک چمکدار کار دکھائی دے رہی تھی۔ یہ کار عجیب انداز کی تھی۔ کار کے اوپر شیشے کی بڑی سی گلوب نما چھت تھی اور اس کے ٹائروں کی بجائے ہوور کرافٹ جیسے ایئر بیگ لگے ہوئے تھے اور فرنٹ پر جلی حروف میں سی شپ لکھا ہوا تھا۔ ایس کنگ جیسے ہی سی شپ کی طرف بڑھا اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ گلوب نما شیشہ اوپر کی طرف اٹھتا چلا گیا اور ساتھ ہی سائیڈ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

میں ایک دروازہ کھل گیا۔ اندر ایک ہی سیٹ تھی۔ وہاں نہ کوئی اسٹیرنگ وہیل دکھائی دے رہا تھا اور نہ ہی کوئی پینل۔ صرف ایک آرام دہ صوفے نما کرسی تھی اور سامنے چھوٹا سا ریک بنا ہوا تھا جہاں چھوٹا موٹا سامان رکھا جا سکتا تھا۔ ایس کنگ اندر آ کر بیٹھ گیا اور اس نے ریک میں اپنا بریف کیس رکھ دیا۔ جیسے ہی وہ اندر آ کر بیٹھا اس کے سر پر اٹھا ہوا گلوب کا شیشہ بند ہوتا چلا گیا۔ اسی لمحے اس کی کرسی سرنگ کی دوسری سمت میں گھوم گئی۔ اب ایس کنگ کو سی شپ گھمانے کی ضرورت نہ رہی تھی کرسی کے گھومتے ہی وہ سرنگ کی دوسری سمت آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ ساتھ ہی سی شپ کا انجن جاگ اٹھا اور ایئر بیک کے نیچے تیز گیس کی آواز سنائی دی اور ہلکی ہلکی دھول اٹھنے لگی پھر سی شپ حرکت میں آئی اور تیزی سے تاریک مگر طویل سرنگ میں دوڑتی چلی گئی۔ سی شپ کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی۔ اندر بیٹھے ایس کنگ کو کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اطمینان سے کسی تیز رفتار طیارے میں بیٹھا ہوا ہو اور طیارہ اسے لئے تاریکی میں آسمان کی بلندیوں پر اُڑا جا رہا تھا۔ تقریباً بیس منٹ تک سی شپ اسی رفتار سے دوڑتی رہی پھر اچانک سامنے سرنگ کے دوسرے دہانے کی دیوار اوپر اٹھتی ہوئی دکھائی دی۔ یہ دیوار سی شپ کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی کھل گئی تھی۔ چند ہی لمحوں میں سی شپ کھلے ہوئے دہانے کے قریب پہنچی اور پھر کھلے ہوئے دہانے سے

تیز زناٹے دار آواز کے ساتھ یکلخت باہر نکلی اور ہوا میں بلند ہوتی چلی گئی۔ یہ ایک پہاڑی علاقہ تھا۔ سی شپ جس دہانے سے نکلی تھی یہ دہانہ پہاڑی ٹنگے درمیان میں موجود تھا۔ نیچے ٹھاٹیں مارتا ہوا سمندر دکھائی دے رہا تھا۔

پہاڑی علاقہ کسی بڑے پیالے نما دکھائی دے رہا تھا جس کا ایک حصہ ٹوٹا ہوا تھا۔ تین اطراف میں اونچی اور سپاٹ پہاڑی چٹانیں تھیں جبکہ سامنے سمندر تھا۔ سمندر کا پانی نیلا اور انتہائی صاف شفاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی چھالیں بلند ہو ہو کر پہاڑی چٹانوں سے ٹکرا رہی تھیں۔ ہوور کرافٹ نما سی شپ پہاڑی سرنگ سے نکل کر ہوا میں بلند ہوئی پھر عمودی انداز میں سمندر کی طرف گرتی چلی گئی۔ دوسرے لمحے سی شپ پانی میں چھپاک سے گری اور پھر گہرائی میں اترتی چلی گئی۔ گہرائی میں آتے ہی وہ سیدھی ہوئی اور پھر تیزی سے ایک طرف بڑھتی چلی گئی۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

میجر پرمود اور اس کے ساتھی اس وقت ایکریمیا کی ریاست اماؤ کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔ میجر پرمود نے اس مشن کو اس کے انجام تک پہنچانے کے بعد فوری طور پر اماؤ پہنچنے کو ترجیح دی تھی۔ گو کہ اس کے پاس سی ورلڈ جانے کے لئے کوئی لائن آف ایکشن نہ تھا لیکن اس نے ایک لمحہ ضائع بھی کئے بغیر اپنے ساتھیوں کو انفرادی طور پر اماؤ پہنچنے کا حکم دیا اور وہ سب الگ الگ ہو کر اماؤ پہنچ کر ایک فائیو سٹار ہوٹل پہنچ گئے۔

ہوٹل کا نام ڈایام تھا اور وہاں میجر پرمود سمیت سب کے ایک ہی فلور پر کمرے بک تھے۔ چوتھے فلور پر میجر پرمود کا کمرہ نمبر چار سو دس تھا اور اس نے میٹنگ کے لئے سب کو اپنے کمرے میں بلا لیا تھا۔ اپنے ساتھیوں سے صلاح مشورے کر کے وہ آئندہ کے لئے لائحہ عمل طے کرنا چاہتا تھا کہ سی ورلڈ تلاش کرنے اور وہاں تک پہنچنے کے لئے ان کا لائن آف ایکشن کیا ہونا چاہئے لیکن کئی گھنٹوں

کے بحث و مباحثے کے باوجود وہ کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکے تھے اور اس کی اہم وجہ ای ہیڈ کوارٹر سے سی ورلڈ کے بارے میں کسی بھی حوالے سے نہ ملنے والی معلومات تھی۔

میجر پرمود نے ای ہیڈ کوارٹر کے ایک ایک حصے کو از خود چیک کیا تھا لیکن اسے سی ورلڈ کے بارے میں کوئی کلیو نہ ملا تھا اور پھر جب وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ای ہیڈ کوارٹر سے نکل کر باہر جنگل میں آیا اور کچھ ہی دور گیا ہو گا کہ جنگل زور دار دھماکوں سے گونج اٹھا تھا۔ بگ کنگ نے اپنے کہنے پر واقعی عمل کیا تھا اور ان کے ہیڈ کوارٹر سے باہر جاتے ہی ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا تھا۔

جب طویل بحث و مباحثے کے باوجود سی ورلڈ تلاش کرنے کے لئے انہیں کوئی بھی لائن آف ایکشن نہ ملا تو میجر پرمود نے ان سب کو اپنے اپنے کمروں میں جانے کا کہا اور خود ایک صوفے پر آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا۔ سب وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تھے لیکن لیڈی بلیک، وائٹ شارک اور لاٹوش بدستور وہاں بیٹھے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے اور میجر پرمود ان سے لاتعلق انداز میں صوفے کی سائیڈ سے ٹیک لگائے، آنکھوں پر ہاتھ رکھے سونے کی کوشش کر رہا تھا۔

”یہ بگ کنگ تو ضرورت سے زیادہ چالاک نکلا ہے۔ اس نے میجر صاحب کو چیلنج کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہم کچھ بھی کر لیں اس کے سی ورلڈ تک نہیں پہنچ سکیں گے“...... وائٹ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

شارک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہم ابھی تک اس بات سے ہی لاعلم ہیں کہ سی ورلڈ دنیا کے کس سمندر میں ہے۔ اگر ہمیں اس سمندر کا ہی پتہ چل جائے تو ہم سی ورلڈ تلاش کرنے کے لئے اسے کھنگال لیں"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"دنیا کے ساتوں سمندر انتہائی وسیع و عریض اور لامحدود گہرائیاں رکھتے ہیں اگر ہمیں یہ پتہ بھی چل جائے کہ سی ورلڈ کس سمندر میں ہے تو ہم اتنے بڑے سمندر کو کیسے کھنگال سکتے ہیں"...... لاٹوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سائنسی دور ہے لاٹوش۔ دنیا نے سائنس میں اتنی ترقی کر لی ہے کہ سمندر تو کیا آسمان کی لامحدود پنہائیوں کو بھی کھنگالا جا سکتا ہے۔ سمندر میں بگ کنگ کا سی ورلڈ بھی سائنس کی مرہون منت ہے۔ اس نے سائنسی ٹیکنالوجی کے استعمال سے ہی سی ورلڈ بنایا ہے اور ہمیں سی ورلڈ کا سراغ بھی سائنسی ٹیکنالوجی سے ہی مل سکتا ہے"...... لیڈی بلیک نے لاٹوش کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اگر سائنسی ٹیکنالوجی سے سی ورلڈ کا سراغ لگایا جا سکتا ہوتا تو پھر دنیا بھر کے سرچ کرنے والے سیلائٹس اب تک سی ورلڈ کو ٹریس کیوں نہیں کر سکے جبکہ سی ورلڈ پوری دنیا کے خلاف مسلسل کام کر رہا ہے اور سپر پاورز ممالک یہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ کوئی تنظیم یا مجرموں کا ٹولہ آئے اور وہ پوری دنیا پر قبضہ کر لے۔

خاص طور پر ایکریمیا جس کی پوری دنیا پر اجارہ داری ہے۔ کیا آپ کے خیال میں ایکریمیا نے سائنسی ٹیکنالوجی کے تحت سی ورلڈ کو تلاش کرنے کے لئے کچھ نہ کیا ہوگا۔ اگر انہیں سی ورلڈ کا معمولی سا بھی سراغ مل جاتا تو اب تک ایکریمیا اور اس کے حلیف ممالک پوری قوت سے سی ورلڈ کے خلاف حرکت میں آ چکے ہوتے اور اس سمندر میں گھمسان کا رن پڑ رہا ہوتا جہاں سی ورلڈ موجود ہے"...... لاٹوش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات اپنی جگہ پر درست ہے۔ بلیک کنگ نے سی ورلڈ کو دنیا سے محفوظ رکھنے اور خاص طور پر سائنسی ٹیکنالوجی کے حامل ممالک سے بچنے کے لئے انتہائی جدید ترین حفاظتی انتظامات کئے ہوں گے تاکہ جدید ترین سائنسی ٹیکنالوجی اور سپائی سیلائٹس سے بھی سی ورلڈ کا پتہ نہ لگایا جا سکے۔ اس نے ساری توجہ سائنسی ٹیکنالوجی پر دی ہوگی کہ وہ اس ٹیکنالوجی سے سی ورلڈ کو محفوظ رکھ سکے۔ انسان جب آگے کی سوچتا ہے تو پچھلی باتیں بھلا دیتا ہے یا جان بوجھ کر نظر انداز کر دیتا ہے۔ وہی باتیں اس کے زوال کا سبب بن جاتی ہیں۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ نئی ٹیکنالوجی کو مد نظر رکھ کر بگ کنگ نے بھی کوئی ایسی غلطی کی ہو جس کا ہم فائدہ اٹھا کر سی ورلڈ کا پتہ لگا لیں"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"آپ کے خیال میں وہ ایسی کون سی غلطی کر سکتا ہے جس کا ہم فائدہ اٹھا کر اس تک پہنچ سکتے ہیں"...... وائٹ شارک نے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"یہ تو سوچنا پڑے گا اور ہمیں خاص طور پر ایسے ایکسپرٹس سے ملنا پڑے گا جو سمندر کے بارے میں مکمل معلومات رکھتے ہوں۔ ان سے معلوم کرنا پڑے گا کہ سمندر میں کتنی گہرائی میں ایک نئی دنیا بنائی جا سکتی ہے جو سمندری پانی اور سمندری آفات سے محفوظ رہ سکتی ہو جہاں سمندری ماحول اور سمندری آلودگی بھی اس دنیا کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ سمندری گہرائی کا کوئی تعین نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کہیں سمندر اس قدر گہرا ہے کہ اس کی گہرائی ماپی نہیں جا سکتی اور کسی جگہ سمندر کی گہرائی زیادہ نہیں ہے۔ سمندر میں سفر کرنے والے جہاز بھی سمندری گہرائی کو مدِ نظر رکھ کر سفر کرتے ہیں۔ سمندر میں ہم جتنی گہرائی میں جائیں گے ایک تو پانی کا دباؤ بڑھتا ہے دوسرا گہرائی میں آکسیجن کی مقدار بھی کم ہو جاتی ہے پھر مصنوعی آلات سے بھی پانی سے آکسیجن کشید نہیں کی جا سکتی ہے۔ پانی کی ایک مخصوص حد یا گہرائی سے ہی آکسیجن حاصل ہوتی ہے اس سے زیادہ نہیں۔ بگ کنگ نے بھی سی ورلڈ انتہائی سمندری گہرائی میں نہیں بنایا ہو گا۔ چونکہ سی ورلڈ کا تعلق سمندر سے ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس نے کوئی ایسی شپ بنائی ہو جو سمندر کے نیچے اور سطح پر رہ سکے۔ اگر اس کا سی ورلڈ سمندر کی سطح پر آ سکتا ہے تو پھر اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ پانی کی زیادہ گہرائی میں نہ رہتا ہو تاکہ اسے آسانی سے سمندر کی سطح پر لایا جا سکے اور ضرورت پڑنے پر دوبارہ سمندر میں اتارا جا سکے۔ یہ شپ ظاہر ہے کسی آبدوز جیسی ہو

گی جو سمندر کی سطح پر بھی تیر سکتی ہے اور گہرائی میں بھی"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"تو آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ سی ورلڈ کوئی بہت بڑی آبدوز ہے"...... لاتوش نے کہا۔

"ہاں۔ اگر وہ آبدوز نہیں ہے تو پھر جس طرح آسمان پر بڑے بڑے اسپیس اسٹیشن اور اسپیس شپس ہوتے ہیں سی ورلڈ بھی ایسے ہی سیارے جیسی ہو سکتی ہے جس کی وسعت لامحدود ہو اور اسے سمندر کے اندر اور باہر لایا لے جایا جا سکتا ہو"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"چلیں۔ آپ کی بات مان بھی لی جائے کہ سی ورلڈ کسی سیارے جیسی ہے اور یہ سمندری سیارہ اتنا بڑا ہے کہ اس میں پوری دنیا بسائی جا سکتی ہے لیکن اتنا بڑا سیارہ دنیا کی نظروں سے چھپا کیسے رہ سکتا ہے۔ ظاہر ہے دنیا کے تمام سمندروں پر ملکوں کا ہولڈ ہے جہاں بحری جہازوں سمیت سمندر کی گہرائی میں آبدوزوں کی بھی نقل و حرکت جاری رہتی ہے۔ کیا آج تک کسی شپ یا آبدوز نے اس سمندری سیارے کا پتہ نہیں چل سکا ہے"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"بگ کنگ نے یقیناً سی ورلڈ کسی ایسے سمندر اور اس کے ایسے حصے میں بنائی ہو گی جہاں نہ جہازوں کی آمدورفت ہو گی اور نہ آبدوزوں کی۔ اسی لئے آج تک اس کا پتہ نہیں چل سکا ہے"۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

لیڈی بلیک نے کہا۔

”لیکن دنیا میں ایسا کون سا سمندر ہے اور سمندر کا کون سا حصہ ایسا ہو سکتا ہے جہاں نہ شپس چلتے ہوں اور نہ آبدوزیں جاتی ہوں“...... لاٹوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”سمندر لامحدود ہوتے ہیں۔ بہت سے ایسے سمندر ہیں جن پر کسی ملک کا کنٹرول نہیں ہے اور انٹرنیشنل بارڈر کے بعد کسی بھی ملک کا سمندر کے کسی بھی حصے پر کنٹرول نہیں ہے۔ بگ کنگ نے بھی یقیناً ایسی ہی کسی جگہ کا انتخاب کیا ہوگا اور پھر یہ بھی تو ممکن ہے کہ سی ورلڈ کو آبدوزوں اور بحری جہازوں سے چھپانے کے لئے اس نے ہر طرف ریز کا جال بچھا دیا ہو تاکہ کسی کو سی ورلڈ کی موجودگی کا علم ہی نہ ہو سکے“...... لیڈی بلیک نے کہا۔

”میرا خیال ہے ہم بلا وجہ کی بحث میں الجھے ہوئے ہیں۔ ہمیں ان سب باتوں کو چھوڑ کر یہ سوچنا چاہئے کہ ہم سی ورلڈ کو کیسے تلاش کریں ایسا کون سا راستہ اختیار کریں جو ہمیں سی ورلڈ تک پہنچا سکتا ہو“...... وائٹ شارک نے کہا۔

”ہاں۔ ہمارا فوکس واقعی اس بات پر ہونا چاہئے کہ سی ورلڈ کہاں ہے اور ہم اس تک کیسے پہنچ سکتے ہیں“...... لیڈی بلیک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ ضروری ہے کہ سی ورلڈ کسی سمندر میں ہی ہو“۔ اچانک لاٹوش نے کہا اور اس کی بات سن کر وہ دونوں چونک پڑے۔

”کیا مطلب“...... ان دونوں نے لاٹوش کی طرف دیکھ کر بیک وقت کہا۔

”سی ورلڈ ایک نام ہے اور سی کے اعتبار سے اسے سمندر میں ہونا چاہئے لیکن یہ بھی تو ممکن ہے کہ دنیا کو ڈاج دینے کے لئے بگ کنگ نے اپنی دنیا کسی اور جگہ بسائی ہو اور اسے سی ورلڈ کا نام دے دیا ہو تاکہ دنیا سی ورلڈ کو سمندروں میں ہی تلاش کرتی رہ جائے اور وہ دنیا کے کسی اور کونے میں بیٹھ کر دنیا والوں کی حماقتوں پر ہنستا رہے اور پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ سی ورلڈ کوئی شپ یا کوئی بڑی آبدوز نہ ہو بلکہ سی ورلڈ کسی ایسے جزیرے پر بنایا گیا ہو جو دنیا کی نظروں سے چھپا ہوا ہو یا پھر سائنسی ٹیکنالوجی کی مدد سے اسے چھپا دیا گیا ہو“...... لاٹوش نے کہا تو اس کی بات سن کر میجر پرمود بھی یکلخت اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ لیٹا خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

”گڈ شو۔ ریکلی گڈ شو۔ کبھی کبھی احمق بھی عقل کی بات کر جاتے ہیں یہ بات تو ضرور تھی لیکن آج ایک احمق کو عقل کی بات کرتے دیکھ بھی لیا ہے“...... میجر پرمود نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو وہ تینوں چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

”کیا مطلب۔ کیا آپ مجھے احمق کہہ رہے ہیں“...... لاٹوش نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ جس نے عقلمندی کی بات کی ہے میں نے اسے احمق

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کہا ہے"...... میجر پرمود نے کہا تو وائٹ شارک اور لیڈی بلیک بے اختیار مسکرا دیئے۔

"عقلمندی کی بات تو میں نے کی ہے"...... لاٹوش نے اسی انداز میں کہا۔

"کیا عقلمندی کی بات کرنے والا احمق ہو سکتا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں"...... لاٹوش نے کہا۔

"تو پھر تم کیسے احمق ہو سکتے ہو۔ احمق تو وہی ہوتا ہے جو کبھی کبھار عقل کی بات کرے"...... میجر پرمود نے کہا تو لیڈی بلیک اور وائٹ شارک، میجر پرمود کی گہری بات پر کھلکھلا کر ہنس پڑے اور لاٹوش حیرت سے آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھنے لگا جیسے وہ یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو کہ ان دونوں کے ہنسنے کی کیا وجہ ہے۔

"آپ کے خیال میں لاٹوش کی بات درست ہو سکتی ہے"۔ لیڈی بلیک نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ یہ عین ممکن ہے کہ بگ کنگ نے واقعی سی ورلڈ کا نام دنیا کی توجہ ہٹانے کے لئے رکھا ہو تاکہ سی ورلڈ کے نام پر دنیا اسے سمندروں میں ہی تلاش کرتی رہ جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس نے سی ورلڈ کسی دور افتادہ جزیرے پر بنا رکھی ہو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو اب اس بات کا پتہ کیسے چلے گا کہ سی ورلڈ زمین پر ہے یا

کسی سمندر میں"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"کسی بحر ایکسپرٹ سے پتہ لگانا پڑے گا کہ دنیا کے کن سمندروں میں ایسے بے نام اور گمنام جزیرے ہیں جو اتنے بڑے ہوں کہ ان پر سائنس کی پوری ایک دنیا بسائی جا سکتی ہو یا پھر ایسا جزیرہ بنایا جا سکتا ہو جو مصنوعی ہو اور وہ مصنوعی جزیرہ کسی سمندر یا سمندر کے کسی حصے میں سمندر کے اوپر اور نیچے رہ سکتا ہو"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"تو کیا آپ کسی ایسے ایکسپرٹ کو جانتے ہیں جو آپ کو یہ سب باتیں بتا سکے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"نہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو کیا پہلے ہمیں ایسے ایکسپرٹ کو ڈھونڈنا پڑے گا"۔ وائٹ شارک نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس سے پہلے ہمیں یہ پتہ لگانا ہے کہ سی ورلڈ واقعی کسی سمندر میں ہے یا پھر دنیا کے کسی اور حصے پر"...... میجر پرمود نے سوچتے ہوئے کہا۔

"یہ اہم بات ہے لیکن اس کا پتہ لگانے کے لئے بھی تو ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ایک ذریعہ ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"وہ کیا"...... لیڈی بلیک اور وائٹ شارک نے چونک کر کہا۔

لاٹوش بھی غور سے میجر پرمود کی طرف دیکھ رہا تھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"ای ہیڈ کوارٹر سے میں وہ ٹرانسمیٹر لے آیا ہوں جس پر ای گنگ اور بگ کنگ ایک دوسرے سے بات کرتے تھے۔ میں اسے آن کرتا ہوں اور ایک بار پھر بگ کنگ سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ ٹرانسمیٹر کا رابطہ یقیناً سی ورلڈ کے ماسٹر کمپیوٹر سے ہوگا اور ممکن ہے کہ میری آواز سنتے ہی ماسٹر کمپیوٹر رابطہ منقطع کر دے لیکن اگر اس سے رابطہ ہو گیا تو پھر میں معلوم کر سکتا ہوں کہ سی ورلڈ واقعی سمندر میں ہے یا نہیں۔ اگر سمندر میں ہے تو پھر مجھے اس سمندر کا بھی علم ہو جائے گا اور اس جگہ کی بھی نشاندہی ہو جائے گی جہاں سی ورلڈ موجود ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"وہ کیسے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"وائٹ شارک تمہارے پاس کمپیوٹر ہے۔ اپنا کمپیوٹر آن کرو۔ انٹرنیٹ کے ذریعے اس پر مکمل لائیو گوگل ارتھ اوپن کرو۔ تم سب بھی اپنے سیل فونز کی وائی فائی آپشن اوپن کر کے اس کا لنک وائٹ شارک کے کمپیوٹر سے کرو۔ سیل فون کے ٹرانسمیٹر استعمال کرنا"...... میجر پرمود نے کہا اور اس نے اپنا سیل فون نکال کر اس کا وائی فائی آن کرنا شروع کر دیا۔ وائٹ شارک نے تھیلے سے ایک چھوٹا سا لیپ ٹاپ نکالا اور اسے آن کر کے میجر پرمود کی ہدایات پر عمل کرنے لگا۔ لیڈی بلیک اور لاتوش نے اپنے سیل فونز پر وائی فائی آن کر کے اسے وائٹ شارک کے کمپیوٹر سے لنک کرنا شروع کر دیا۔

"ہو گیا لنک"...... لیڈی بلیک اور لاتوش نے ایک ساتھ کہا۔

"وائٹ شارک۔ تم بھی اپنا سیل فون کمپیوٹر سے لنک کرو"۔ میجر پرمود نے کہا تو وائٹ شارک نے بھی سیل فون اپنے کمپیوٹر سے لنک کرنا شروع کر دیا۔

"ہو گیا"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"ویل ڈن۔ اب ہم چاروں کے سیل فون اس کمپیوٹر سے لنکڈ ہیں۔ اب میں تمہیں ایک فریکوئنسی بتا رہا ہوں۔ سب سیل فون کے ٹرانسمیٹر پر اس فریکوئنسی کو ایڈجسٹ کرو"...... میجر پرمود نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور میجر پرمود کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگے۔

"وائٹ شارک۔ اب تم لائیو گوگل ارتھ کو آٹو سرچنگ سسٹم پر لگا دو"...... میجر پرمود نے کہا تو وائٹ شارک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کمپیوٹر پروگرام کو آٹو سرچنگ پر سیٹ کرنا شروع کر دیا۔

"پروگرام آٹو سرچنگ پر لگ گیا ہے"...... وائٹ شارک نے کہا۔ اس کی کمپیوٹر اسکرین پر گلوب ابھر آیا تھا جو آہستہ آہستہ گھوم رہا تھا۔ گلوب کے دائیں بائیں نمبر چل رہے تھے اور لوکیشن ونڈو بھی حرکت کرتی دکھائی دے رہی تھی۔

"میں ایک دو تین کہوں گا۔ جیسے ہی تین کہوں تم سب سیل فون کے ٹرانسمیٹر سے اس فریکوئنسی کو تھرو کر کے کال دو گے۔ یاد رہے

ہم چاروں کے ٹرانسمیٹرز سے کال ایک ساتھ شروع ہونی چاہئے اگر ایک سیکنڈ کا بھی فرق آ گیا تو ہم اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکیں گے۔ سمجھ لو کہ ہم چاروں کی کال ایک ساتھ شروع ہو اور دوسری طرف سے ہماری کال پک کر لی گئی تو ہمارے لئے سی ورلڈ کو ٹریس کرنا مشکل نہ ہو گا“..... میجر پرمود نے کہا تو ان چاروں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ میجر پرمود نے ٹرانسمیٹر کے بٹن پر انگوٹھا رکھا اور پھر اس نے گنتی شروع کر دی۔ جیسے ہی اس نے تین کہا اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔ باقی سب نے بھی میجر پرمود کے منہ سے تین سنتے ہی اپنے ٹرانسمیٹر کے بٹن پریس کر دیئے تھے۔ جیسے ہی انہوں نے بٹن پریس کئے ان چاروں کے سیل فونز پر لگے ہوئے سرخ رنگ کے بلب جل اٹھے اور کمپیوٹر کے گلوب پر ایک سرخ رنگ کا دائرہ سا بن گیا جو تیزی سے گلوب پر چکرانے لگا۔

”گڈ۔ ہم چاروں نے ایک ساتھ سی ورلڈ کے ماسٹر کمپیوٹر سے لنک کیا ہے۔ اب بس دوسری طرف سے کال اٹنڈ ہونے کی دیر ہے۔ جیسے ہی ماسٹر کمپیوٹر کال اٹنڈ کرے گا پھر وہ ہم میں سے تین کی کالز تو ڈسکنکٹ کر دے گا لیکن ایک ٹرانسمیٹر کی کال وہ لاکھ کوششوں کے باوجود ڈسکنکٹ نہ کر سکے گا اور یہی میرا مقصد ہے۔ اگر اس سے میرا ایک منٹ کا لنک رہا تو ہم ماسٹر کمپیوٹر کی لائیو گوگل ارتھ پر آسانی سے اصل پوزیشن اور لوکیشن کا پتہ چلا سکتے ہیں“۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

میجر پرمود نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ماسٹر کمپیوٹر ایک ساتھ ہم چاروں کی کالز کیسے اٹنڈ کر سکتا ہے“..... لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہم گوگل سرچنگ سے لائیو گوگل ارتھ سے لنکڈ ہیں اور ایسا ممکن ہی نہیں کہ ماسٹر کمپیوٹر کسی انٹرنیٹ سے لنکڈ نہ ہو۔ دنیا بھر کی معلومات اور کالوں کی ریسیونگ اور آؤٹ گوئنگ کے لئے اسے لامحالہ سیٹلائٹ سروسز سے استفادہ کرنا پڑتا ہو گا۔ ہم چونکہ سیٹلائٹ سسٹم سے لنک کر رہے ہیں اور ہمارے پاس ایک ہی ساخت کے جدید ایم وی ہنڈرڈ ٹرانسمیٹر ہیں اور ان ٹرانسمیٹرز کی خصوصیت ہے کہ انہیں ایک دوسرے سے آسانی سے لنکڈ کیا جا سکتا ہے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ لائیو گوگل ارتھ سے ایک ساتھ لنکڈ ہونے کی وجہ سے بظاہر تو ہم چاروں کی کالز جا رہی ہیں لیکن کمپیوٹر سسٹم کے خصوصی سافٹ ویئر کی وجہ سے یہ ایک ہی کال بن کر سی ورلڈ کے ماسٹر کمپیوٹر سے لنک ہو گی۔ اس کمپیوٹر کو ایک ہی کال ریسیو کرنی ہو گی لیکن اس کو ہم چاروں کے ٹرانسمیٹرز سے لنک ہو جائے گا۔ ریسیونگ کے بعد ہی ماسٹر کمپیوٹر کو پتہ چل سکے گا کہ اسے ایک سے زائد کالز کی گئی ہیں وہ فوری طور پر ان کالز کو ڈراپ کرنے کی کوشش کرے گا اور دنیا کے ہر بڑے اور ماسٹر کمپیوٹر میں ایک ساتھ آنے والی تین کالز کو تو ڈراپ کیا جا سکتا ہے لیکن چوتھی کال کو ڈراپ کرنا اس کے لئے ممکن نہیں ہوتا۔ اگر وہ چوتھی کال ڈراپ کر

بھی دے تو چوتھے ٹرانسمیٹر کی کال آٹو میٹک سسٹم کے تحت کمپیوٹر کی مین میموری میں ٹرانسفر ہو جاتی ہے جسے کچھ دیر کے لئے اسے بحال رکھنا پڑتا ہے ورنہ کمپیوٹر کا تمام ڈیٹا ڈیلیٹ ہو جاتا ہے یا پھر اس کال کو ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر کو ری سٹارٹ کرنا پڑتا ہے اور ہی ورلڈ کا ماسٹر کمپیوٹر اتنا بڑا رسک نہیں لے سکتا کہ ری سٹارٹ ہو کر ہی ورلڈ کے تمام سیٹ اپ کو ایک لمحے کے لئے بھی کلوز کر دے اس لئے اسے کچھ دیر چوتھی کال کے خود بخود ڈراپ ہونے کا انتظار کرنا پڑے گا"...... میجر پرمود نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کمپیوٹر سسٹم کے بارے میں کافی جانتے ہیں"...... وائٹ شارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"زیادہ نہیں۔ میں کمپیوٹر سے ٹرانسمیٹر لنکنگ اور خاص طور پر سیلائٹ سسٹم سے لنکنگ کے بارے میں سرچ کرتا رہتا ہوں اسی لئے مجھے ان باتوں کا علم ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اگر ماسٹر کمپیوٹر کال رسیو کر لے تو ہمیں اس کی لوکیشن کا کیسے پتہ چلے گا"...... لاٹوش نے پوچھا۔

"لائیو گوگل ارتھ کے ذریعے۔ اس پروگرام کے ذریعے پوری دنیا کے ہر حصے کو سرچ کیا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک ایک گلی محلے، بازار اور اپنے گھر کی چھت تک کو دیکھا جا سکتا ہے۔ لنک ہوتے ہی کمپیوٹر اسکرین پر جو گلوب دکھائی دے رہا ہے اور اس پر جو سرخ دائرہ گھوم رہا ہے وہ کال رسیونگ سنٹر کو فوری مارک کرے

گا اور پھر ہم اس مارکنگ پوائنٹ سے ہی ورلڈ کی اصل لوکیشن کو ٹریس کر سکتے ہیں چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں یا سمندر کی انتہائی گہرائیوں میں ہی کیوں نہ ہو"...... میجر پرمود نے کہا۔ اسی لمحے اچانک ان چاروں کے لانگ رینج ٹرانسمیٹرز پر جلنے والے سرخ بلب بجھ گئے۔ یہ دیکھ کر میجر پرمود نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہ کیا ہوا"...... وائٹ شارک نے چونک کر کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر نے کال ڈراپ کر دی ہے"...... میجر پرمود نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا اسے معلوم ہو گیا ہے کہ ہم سیلائٹ سسٹم سے ایک ساتھ اس سے لنک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں"...... لیڈی بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ میں ای کنگ کے ٹرانسمیٹر سے کال کر رہا ہوں۔ بگ لنگ جانتا ہے کہ ای کنگ ہلاک ہو چکا ہے اور اس کا ٹرانسمیٹر میرے پاس ہے۔ اس لئے اس نے شاید ماسٹر کمپیوٹر کو بھی ہدایات جاری کر دی ہیں کہ اس ٹرانسمیٹر کی کال رسیو نہ کی جائے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ۔ اب کیا ہو گا"...... لاٹوش نے کہا۔

"پھر کوشش کرتے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا اور اس کے کہنے پر ان سب نے ایک بار پھر اپنے ٹرانسمیٹرز سے ہی ورلڈ کے ماسٹر کمپیوٹر سے رابطہ کرنا شروع کر دیا۔ سب ٹرانسمیٹرز کے سرخ بلب

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

پھر جل اٹھے۔ ان سب کی نظریں کمپیوٹر اسکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جہاں گلوب گھوم رہا تھا اور اس پر سرخ دائرہ چکراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"پک اپ۔ پک اپ۔ پلیز پک اپ کال"...... لیڈی بلیک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ ان سب کی نظریں بھی اپنے ٹرانسمیٹرز پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک کمرے میں ایک ساتھ چار ٹرانسمیٹرز کی سیٹیاں بج اٹھیں تو وہ چونک پڑے۔ سیٹیاں بجتے ہی ان چاروں کے ٹرانسمیٹرز کے بلب سرخ سے سبز ہو گئے تھے۔ جیسے ہی ٹرانسمیٹرز کے بلب سبز ہوئے میجر پرمود نے انہیں خاموش رہنے کا کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے کمرے میں ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دی اور لاٹوش کا ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔ دوسری سیٹی بجی اور اس بار میجر پرمود کا ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔ میجر پرمود نے چونک کر وائٹ شارک اور لیڈی بلیک کی طرف دیکھا۔ تیسری سیٹی وائٹ شارک کے ٹرانسمیٹر سے سنائی دی اور وہ آف ہو گیا لیکن لیڈی بلیک کے ٹرانسمیٹر سے نہ کوئی سیٹی سنائی دی اور نہ ہی وہ آف ہوا البتہ کمپیوٹر اسکرین پر سرخ رنگ کا دائرہ سکڑ کر گھومتے ہوئے گلوب کے عین درمیان میں چلا گیا تھا اور گلوب تیزی سے پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔ گلوب پر پہلے زرد پھر سبز اور پھر سرخ رنگ کی لکیریں سی نمودار ہوئیں اور نقشہ پھیلتا ہوا شمالی امریکہ کے بحرالکاہل کو شو

کرنے لگا۔ نقشہ مزید پھیلا تو سطح مرتفع میکسیکو کے مغربی کنارے سیرا میڈرے ظاہر ہوا اور پھر کیپ سان لیوکاس کا علاقہ ظاہر ہوا اور اس کے بعد جزائر ری ولا جاجیڈو کی طرف بڑھا اور کچھ ہی دیر میں سمندر کے ایک حصے پر رکا اور سرخ دائرہ وہاں سپارک کرنے لگا۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی غور سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔ جہاں سرخ دائرہ سپارک کر رہا تھا وہاں اچانک ایک سفید رنگ کا فلیگ سا ابھرا۔ اس سے پہلے کہ فلیگ کلیئر ہوتا اور اس پر سمندر کے اصل مقام کا کوئی نام آتا اچانک ایک جھپاکا سا ہوا اور کمپیوٹر اسکرین تاریک ہوتی چلی گئی۔

"اوہ۔ یہ کیا ہوا"...... لاٹوش نے یکلخت اچھل کر کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر کو پتہ چل گیا ہے کہ ہم اسے ٹریک کر رہے ہیں اس لئے اس نے رابطہ ختم کر دیا ہے"...... میجر پرمود نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ ماسٹر کمپیوٹر کے لئے یہ رابطہ ختم کرنا آسان نہ ہو گا"...... لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کی اصل لوکیشن کا معاملہ تھا اس لئے لگتا ہے ماسٹر کمپیوٹر نے فوری فیصلہ کرتے ہوئے ری سٹارٹ کا آپشن استعمال کیا ہے ورنہ اتنی جلدی یہ رابطہ ختم نہیں ہو سکتا تھا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو کیا ہم دوبارہ رابطہ کریں"...... وائٹ شارک نے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"نہیں۔ ہمارے ٹرانسمیٹرز کی فریکوئنسیاں ماسٹر کمپیوٹر میں پہنچ چکی ہیں اب وہ ان ٹرانسمیٹرز کی کالز اٹنڈ نہیں کرے گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اگر یہ رابطہ منقطع نہ ہوتا تو ہم سی ورلڈ کے اصل مقام تک پہنچ جاتے"...... وائٹ شارک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ صرف چند سیکنڈز کی بات تھی اگر چند سیکنڈ اور رابطہ نہ منقطع ہوتا تو ہمیں سمندر کے اس حصے کی ساری معلومات مل جاتیں اور یہ بھی پتہ چل جاتا کہ سی ورلڈ سمندر کے نیچے ہے یا کسی جزیرے پر۔ سمندر کے نیچے ہوتا تو اس کی گہرائی کا بھی ہمیں اس سسٹم سے پتہ چل سکتا تھا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"جو بھی ہے۔ اس سسٹم سے کسی حد تک تو پتہ چل ہی گیا ہے کہ سی ورلڈ کہاں پر موجود ہے۔ وائٹ شارک تم اپنے کمپیوٹر پر چیک کرو۔ جو حصہ مارک ہوا تھا سمندر میں وہاں کوئی جزیرہ موجود ہے یا نہیں۔ اگر جزیرہ ہوا تو پھر سی ورلڈ اسی جزیرے پر ہوگا ورنہ کم از کم سمندر کا وہ حصہ ضرور ٹریس ہو جائے گا جہاں سی ورلڈ موجود ہے"...... میجر پرمود نے کہا تو وائٹ شارک نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک بار پھر کمپیوٹر آن کرنا شروع ہو گیا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

عمران، ڈی کنگ کے آفس میں موجود تھا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ جیرل کی مدد سے وہ ڈی کنگ کے آفس پہنچا تھا اور آفس میں آتے ہی عمران نے ڈی کنگ کو اپنے قابو میں کر لیا تھا۔ عمران نے ڈی کنگ کو باندھ کر اس سے سی ورلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن ڈی کنگ نے دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول چبا لیا تھا جس کے نتیجے میں وہ فوراً ہلاک ہو گیا تھا۔

عمران کو ڈی کنگ کے اس بزدلانہ اقدام پر بے حد غصہ آیا تھا لیکن وہ اب بھلا کیا کر سکتا تھا۔ عمران کے ساتھی ڈی ہیڈ کوارٹر میں پھیل گئے تھے اور انہوں نے عمران کے حکم پر وہاں موجود سب افراد کو ہلاک کرنا شروع کر دیا تھا۔ ڈی کنگ چونکہ ہلاک ہو چکا تھا اس لئے عمران کے پاس سی ورلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ اس نے انتہائی باریک بینی سے ڈی

کنگ کے آفس کی تلاشی لی لیکن وہاں سے بھی اسے کچھ نہ ملا تھا۔ سی ورلڈ کے بارے میں معلومات نہ ملنے کی وجہ سے عمران الجھ کر رہ گیا تھا اور اس کی سنجیدگی میں کئی گنا اضافہ ہو گیا تھا۔ اتنی بھاگ دوڑ اور مشکلات سے گزرنے کے باوجود اس کے ہاتھ کچھ نہ آیا تھا اسی لئے وہ ڈی کنگ کے آفس میں سوچ میں ڈوبا ہوا بیٹھا تھا کہ سی ورلڈ کے بارے میں اگر اسے یہاں سے معلومات نہیں ملی ہیں تو پھر اب ایسی کون سی جگہ ہو سکتی ہے جہاں سے اسے سی ورلڈ کے بارے میں پتہ چل سکتا ہے۔ وہ انہی سوچوں میں گم تھا کہ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جولیا سمیت اس کے تمام ساتھی اندر آ گئے۔

''کیا ہوا۔ تم یہاں اس طرح اداس سی شکل بنا کر کیوں بیٹھے ہوئے ہو اور یہ کون ہے۔ کیا یہ ڈی کنگ ہے''...... جولیا نے اندر آتے ہوئے سائیڈ کی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر کو بندھا ہوا دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ادھیڑ عمر کا سر ڈھلکا ہوا تھا اور اس کے جسم میں کوئی حرکت نہ تھی جسے دیکھ کر صاف لگ رہا تھا کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ عمران چونکہ جیرل کے ساتھ اکیلا ہی ڈی کنگ کے آفس میں آیا تھا اس لئے ان میں سے کسی نے ڈی کنگ کو نہ دیکھا تھا۔

''ہاں۔ یہ ڈی کنگ ہی ہے بلکہ اب یہ ڈی بی بن چکا ہے''۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ڈی بی۔ کیا مطلب۔ یہ ڈی بی کیا ہوتا ہے''...... صفدر نے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہوتا ہے نہیں ہوتی ہے۔ یہ مر چکا ہے۔ ڈی بی سے مراد ڈیڈ باڈی اور مجھے جتنی انگریزی آتی ہے اس لحاظ سے میرے خیال میں لاش کو ڈیڈ باڈی کہتے ہیں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''کیا یہ تمہارے ہاتھوں ہلاک ہوا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ اسے میری شکل پسند نہیں آئی تھی۔ جیسے ہی میں نے اس سے اپنا تعارف کرایا اس نے دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول چبایا اور پھر بغیر ٹکٹ کٹائے ملک عدم روانہ ہو گیا''۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو آپ اس سے سی ورلڈ کے بارے میں کچھ نہیں پوچھ سکے''...... نعمانی نے چونک کر کہا۔

''سی ورلڈ تو کیا میں اس سے یہ بھی نہیں پوچھ سکا کہ اسے الف بے پ آتی ہے یا نہیں اے بی سی ڈی ورڈ تو بعد کی باتیں ہیں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''تو تم یہاں کی تلاشی لے لیتے۔ سی ورلڈ کے بارے میں تمہیں اس کے آفس سے کوئی نہ کوئی کلیو ضرور مل جاتا''...... تنویر نے کہا۔

''تمہارا کیا خیال، ہے میرے سر پر سینگ ہیں اور میں تمہیں واقعی احمق دکھائی دیتا ہوں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''اس کا مطلب ہے آپ آفس کی تلاشی لے چکے ہیں۔ آپ کو یہاں سے کچھ نہیں ملا ہے اسی لئے آپ اداس بیٹھے ہیں''۔

کیپٹن شکیل نے مسکرا کر کہا۔

"الو ہمیشہ اداس ہی رہتا ہے"...... تنویر نے فقرہ کستے ہوئے کہا تو عمران چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگا۔

"لیکن مجھے تو تمہارے چہرے پر کوئی اداسی دکھائی نہیں دے رہی ہے"...... عمران نے برجستہ جواب دیتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں نے تمہیں الو کہا ہے"...... تنویر نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ تو میں کون سا کہہ رہا ہوں کہ تم نے مجھے الو کہا ہے۔ میں تمہیں ہی الو کہہ رہا ہوں"...... عمران بھلا آسانی سے کہاں قابو آنے والا تھا۔ اس کا جواب سن کر تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے مزید کوئی بات کی تو عمران نے اس کی جان تب تک نہیں چھوڑنی جب تک وہ ثابت نہ کر دے گا کہ وہ واقعی الو ہے۔

"ہم نے باہر موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ بس وہی جیرل ہی زندہ ہے جسے ہم نے تمہارے کہنے پر باندھ کر ایک کمرے میں چھوڑ دیا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"سی ورلڈ کے بارے میں سوائے ڈی کنگ کے اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ جیرل کا تعلق اس ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ اسے تو سی کے سپیلنگ بھی نہیں پتہ ہوں گے ورلڈ تو دور کی بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اتنی دوڑ دھوپ اور جدوجہد کے باوجود ہم وہیں کے وہیں ہیں جہاں سے چلے تھے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ فی الحال تو ایسا ہی ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"سی ورلڈ کا اگر پتہ نہ چلا تو ہم وہاں تک پہنچیں گے کیسے"۔ صالحہ نے کہا۔

"صحرا کی ریت تو پھانک چکے ہیں اب سمندروں کی جھاگ اڑانی پڑے گی یا پھر اب بھی ہو سکتا ہے کہ سی ورلڈ کا کنگ کنگ ہمیں راستہ بتا دے تاکہ ہم اس تک پہنچ سکیں"........ عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ کنگ کنگ تمہیں سی ورلڈ تک پہنچنے کا راستہ بتانے کے لئے خود یہاں آئے گا"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"اگر آ جائے تو بہتر ہے ورنہ ہم سب کو سر پکڑ کر بیٹھے رہنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ سب چونک پڑے۔

"سرخ رنگ کے فون کا بلب سپارک ہو رہا ہے۔ اسی کی گھنٹی بج رہی ہے"...... چوہان نے میز پر پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے فون سیٹوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"ہو سکتا ہے کہ سی ورلڈ سے بگ کنگ کی ڈی کنگ کے لئے کال ہو"...... صدیقی نے کہا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیس۔ ڈی کنگ بول رہا ہوں"...... عمران نے ڈی کنگ کی آواز میں کہا۔ ساتھ ہی اس نے فون سیٹ کا لاؤڈر آن کر دیا تھا تا کہ اس کے ساتھی بھی باتیں سن سکیں۔

"کون ڈی کنگ۔ ڈی کنگ تو ہلاک ہو چکا ہے"...... دوسری جانب سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"کیا بکواس ہے۔ کون ہو تم"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"یہ بکواس نہیں حقیقت ہے۔ میں سی ورلڈ سے بگ کنگ بول رہا ہوں مسٹر علی عمران"...... دوسری جانب سے انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ بگ کنگ کا نام سن کر اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

"میں نے تم سے ہی بات کرنے کے لئے کال کی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تمہاری وجہ سے ڈی کنگ کو زہریلا کیپسول چبا کر خود کو ہلاک کرنا پڑا ہے اور تمہارے ساتھیوں نے ڈی ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ ڈی ہیڈ کوارٹر پر تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا قبضہ ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے تمہارے ساتھیوں نے ڈی ہیڈ کوارٹر کے اسلحہ کے ڈپو سے ٹائم بلاسٹر نکال کر جگہ جگہ لگا دیئے ہیں۔ یہ بلاسٹر ایک گھنٹے

میں ایکٹیو ہوں گے اور ڈی ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا"...... اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا بگ کنگ کی تیز اور غصیلی آواز سنائی دی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو انہوں نے بگ کنگ کی بات کی تصدیق کے لئے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"لگتا ہے سی ورلڈ سے زیادہ تم ڈی کنگ کے ہیڈ کوارٹر پر نظر رکھ رہے تھے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"میں ڈی ہیڈ کوارٹر پر ہی نہیں ای اور ایس ہیڈ کوارٹر پر بھی نظر رکھتا ہوں بلکہ میری نظر ہر اس سیکشن پر ہوتی ہے جس کا تعلق سی ورلڈ سے ہے"...... بگ کنگ نے جواب دیا۔

"اچھی بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے لئے اچھی ہو گی میرے لئے تو یہ افسوس کی بات ہے کہ تم اس قدر حفاظتی انتظامات کے باوجود اس انتہائی خوفناک صحرا کو عبور کر کے اپنے ساتھیوں سمیت ڈی ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو چکے ہو۔ تمہاری وجہ سے فور کنگز کا ایک کنگ ہلاک ہو گیا ہے۔ ادھر میجر پرمود نے بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ای ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا تھا اور ای کنگ نے بھی ڈی کنگ کی طرح سی ورلڈ کے بارے میں کسی کو کچھ بتانے کی بجائے زہریلا کیپسول چبا لیا تھا اور پھر مجھے مجبوراً اپنے ہاتھوں ای ہیڈ کوارٹر تباہ کرنا پڑا"...... بگ کنگ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"کیا مطلب۔ کیا تم نے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں چاہتا تو ایسا کر سکتا تھا۔ جس طرح تم ڈی ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو اس سے پہلے کہ تم اس ہیڈ کوارٹر سے نکلو میں اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر کے تم سب کو بھی ہلاک کر سکتا ہوں لیکن میں نے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ بھی رعایت کی ہے اس لئے ایسی ہی رعایت میں تمہارے ساتھ بھی کروں گا"...... بگ کنگ نے کہا۔

"کیسی رعایت"...... عمران نے کہا۔ تو بگ کنگ اسے میجر پرمود کو دیئے جانے والے چیلنج کے بارے میں بتانے لگا پھر اس نے عمران کو بھی وہی چیلنج دے دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے اس کی باتیں سن رہے تھے۔

"تو تم چاہتے ہو کہ میں اور میجر پرمود تمہیں اور تمہارے سی ورلڈ کو تلاش کریں"...... عمران نے ساری باتیں سن کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میجر پرمود اور تم نے ثابت کرنا ہے کہ تم دونوں واقعی انتہائی ذہین اور خطرناک ترین ایجنٹ ہو جو کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ مجھے تم جیسے افراد بے حد پسند ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ تم، میجر پرمود اور کرنل فریدی جیسے ذہین انسان چھوٹے موٹے ممالک میں رہ کر اپنا ٹیلنٹ ضائع نہ کریں بلکہ میرے لئے کام کریں۔ میں

بہت جلد پوری دنیا پر قبضہ کر لوں گا۔ اگر تم تینوں میرے لئے کام کرو گے تو میں تم تینوں کو سپر پاورز ممالک کا سربراہ بنا دوں گا"۔ بگ کنگ نے کہا۔

"کیا کرنل فریدی بھی تمہارے خلاف کام کر رہا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ فی الحال اس کا نام سامنے نہیں آیا ہے لیکن تم دونوں میرے ساتھ مل جاؤ تو میں کرنل فریدی کو بھی لے آؤں گا"۔ بگ کنگ نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ میں، میجر پرمود اور کرنل فریدی جو کچھ کرتے ہیں اپنی ذات کے لئے کرتے ہیں"...... عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم تینوں جو کچھ بھی کرتے ہو اپنے ملک وقوم کے لئے کرتے ہو۔ تم چاہو گے تو میں تمہیں تمہارے ملک کا ہی حاکم بنا دوں گا تاکہ تم اپنا ملک اور اپنی قوم کو مزید سدھار سکو"...... بگ کنگ نے کہا۔

"تم غلط سوچ رہے ہو بگ کنگ۔ مجھ سمیت کرنل فریدی اور میجر پرمود کو ان سب کی کوئی حرص نہیں ہے۔ ہم اپنے اپنے ملکوں میں اپنے اپنے حصے کا کام کر رہے ہیں اور جو کر رہے ہیں ہم اسی میں خوش ہیں۔ ہم تم جیسے شیطانوں کے خلاف کام کرتے ہیں جو خود کو عام انسانوں سے برتر سمجھ کر پوری دنیا پر قبضہ کرنے کے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

خواب دیکھتے ہیں۔ تم نے سائنس میں جتنی ترقی کی ہے اس ترقی کو تم نے اپنی ذات اور اپنے مفاد کے لئے استعمال کیا ہے اگر تم اسی ترقی کو انسانوں کی بہبود کے لئے استعمال کرتے تو تمہارا نام رہتی دنیا تک سنہری حروف میں لکھا جاتا لیکن تم نے دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے لاشوں کے جو پل بنائے ہیں ہم وہی پل توڑنے کے لئے آ رہے ہیں اور ان پلوں کو توڑ کر تمہیں اور تمہاری ساری سائنسی طاقت کو سمندر برد کر دیں گے۔ اگر میجر پرمود نے تمہارا چیلنج قبول کیا ہے تو میں بھی تمہارا چیلنج قبول کرتا ہوں۔ بہت جلد میجر پرمود اور میرے ہاتھ تمہاری گردن پر ہوں گے اور جس دن ایسا ہوگا اس وقت تمہیں دوسرا سانس لینے کا موقع نہیں مل سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"دوسری صورت میں تم خود کو میری غلامی میں دے دو گے۔ بولو منظور ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا کہ کون کس کا غلام بنتا ہے"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ آج سے بلکہ ابھی سے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کی طرح میری طرف سے تم اور تمہارے ساتھی بھی آزاد ہیں۔ میرے خلاف تم جو بھی کرنا چاہو۔ مجھ تک پہنچنے کے لئے جو بھی راستہ منتخب کرنا چاہو کرو اس میں میری طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔ میں نے میجر پرمود کو جو وقت دیا ہے۔ اتنا

ہی وقت میں تمہیں دیتا ہوں۔ اگر میجر پرمود یا تم مجھ تک پہنچ گئے تو میرا سب کچھ تمہارا اور اگر ایسا نہ ہوا تو تم دونوں بلکہ تم دونوں کے ساتھیوں کو بھی میرا غلام بننا ہوگا۔ میں نے اسی ہیڈ کوارٹر خود تباہ کیا تھا لیکن چونکہ تمہارے ساتھیوں نے ڈی ہیڈ کوارٹر میں بلاسٹرز لگا دیئے ہیں اس لئے تمہارے پاس اتنا وقت ہے کہ ہیڈ کوارٹر تباہ ہونے سے پہلے یہاں سے نکل سکو۔ اب میری اور تمہاری ملاقات تب ہوگی جب تم اور میں فیس ٹو فیس ہوں گے۔ گڈ بائی"...... بگ کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ کیا کہہ رہا تھا"...... رابطہ ختم ہوتے ہی جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ہمارے ساتھ بلی چوہے کا کھیل کھیلنے کی کوشش کر رہا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بلی چوہے کا کھیل۔ کیا مطلب"...... ٹرومین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا کھیل کہ ہم اسے تلاش کرتے رہ جائیں اور وہ اس وقت کا فائدہ اٹھا کر ڈی ورلڈ کو اس نہج پر لے آئے کہ پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا اپنا خواب پورا کر سکے۔ دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے ابھی شاید اسے کچھ وقت چاہئے اسی لئے وہ ہمارے ساتھ بلی چوہے کا کھیل کھیلنا چاہتا ہے تاکہ ہم الجھے رہیں اور وہ اپنا کام جاری رکھے اس لئے اس نے ہمیں فری ہینڈ دے دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"یہاں تک پہنچنے کے باوجود ہمارے پاس ایسا کوئی کلیو نہیں ہے کہ ہم سی ورلڈ تک پہنچ سکیں۔ ہو سکتا ہے اسے اسی بات کا گھمنڈ ہو کہ ہم لاکھ سر ٹکراتے رہیں لیکن اس تک نہ پہنچ سکیں گے اس لئے اس نے ہمیں یہ فری ہینڈ دیا ہو"...... ٹرومین نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ممکن ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہمیں سی ورلڈ کا کلیو کہاں سے اور کیسے ملے گا"...... جولیا نے کہا۔

"کیا آپ کو واقعی اس آفس سے کچھ نہیں ملا ہے"...... صفدر نے غور سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اسی لئے تو بگ کنگ نے اتنا بڑا چیلنج دیا ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق ایسا ہی چیلنج وہ میجر پرمود کو بھی دے چکا ہے جس کا مطلب واضح ہے کہ میجر پرمود بھی ہماری طرح منزل سے بہت دور ہے اور منزل تک پہنچنے کے لئے اس کے پاس بھی کوئی راستہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ہمیں راستہ کہاں سے ملے گا"...... جولیا نے کہا۔

"منزل تک پہنچنے کے لئے راستے ملتے نہیں ڈھونڈنے پڑتے ہیں۔ ہمت، محنت اور جدوجہد کی جائے تو سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے۔ بگ کنگ کو اگر اس بات کا غرور ہے کہ ہم سی ورلڈ تک نہیں پہنچ سکتے تو یہ اس کی بھول ہے۔ ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں

جو منزلوں کی تلاش میں نکلتے تو ہیں لیکن تھک ہار کر بیٹھ جاتے ہیں اور ان کی ہمت دم توڑ دیتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن راستوں کا تعین بھی تو ہونا چاہئے کہ ہم کس سمت جائیں اور کس سمندر کو کھنگالیں جہاں سی ورلڈ موجود ہو سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ایک راستہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر ہمیں اس راستے کے بارے میں صحیح انفارمیشن مل گئی تو پھر ہمارے لئے یہ جاننا مشکل نہ ہو گا کہ سی ورلڈ کہاں اور کس سمندر میں موجود ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کس راستے کی بات کر رہے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے سرخ رنگ کا ٹیلی فون ایک اٹھایا اور ان کے سامنے کر دیا۔

"اس ٹیلی فون کی لائن ہمیں اس ٹریک پر لے جائے گی جس پر چل کر ہم بگ کنگ تک پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹیلی فون لائن۔ کیا مطلب۔ میں کچھ بھی نہیں"...... جولیا نے اسی طرح سے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بگ کنگ نے فون کال کر کے اپنی قبر خود کھودنے کی کوشش کی ہے۔ اب ہم ٹریس کریں گے کہ بگ کنگ نے اس فون پر کس جگہ اور کس نمبر سے کال کی تھی۔ اگر ہمیں صحیح معلومات مل گئیں تو

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہمیں پتہ چل جائے گا کہ فون کال کس ملک اور کس جگہ سے کی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے اس نے کال عام فون لائن سے کی ہو گی۔ اگر اس نے یہ کال سیٹلائٹ سسٹم سے کی ہو گی تو پھر ہم کیسے پتہ چلا سکتے ہیں کہ کال کہاں سے کی گئی ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عام فون لائن سے کال کی گئی ہوتی تو میں یہ بات ہی نہ کرتا۔ کمپیوٹرائزڈ سسٹم سے عام فون کالز کو مختلف علاقوں پر باؤنس کیا جا سکتا ہے۔ ایک کال اگر پاکیشیا سے کی گئی ہو تو اسے باؤنس کر کے ایسا ظاہر کیا جا سکتا ہے جیسے کال کافرستان سے کی گئی ہو۔ دوبارہ باؤنس ہونے پر کال ایکریمیا سے ظاہر ہوتی ہے اسی طرح کال کو باؤنس کر کے اصل مقام کو چھپایا جا سکتا ہے لیکن سیٹلائٹ کال چونکہ ڈائریکٹ ہوتی ہے اس لئے اسے کسی بھی کمپیوٹرائزڈ سسٹم سے باؤنس نہیں کیا جا سکتا۔ سیٹلائٹ کال ایک مخصوص آئی پی سسٹم کے تحت کام کرتی ہے۔ کس سیٹلائٹ سے کال لنک کی گئی ہے اور اس کال کو تھرو کرنے کے لئے مزید کون کون سے سیٹلائٹ کا سہارا لیا گیا ہے اور یہ کہ کال متعلقہ نمبر تک پہنچانے کے لئے کن آلات کا استعمال کیا گیا ہے اس سے اس مقام تک بھی پہنچا جا سکتا ہے جہاں سے کال کی گئی ہو۔ ہمارے پاس یہ ڈیوائس فون کی شکل میں موجود ہے۔ اس فون کے کل پرزے الگ کر کے چیک کیا

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

جا سکتا ہے کہ اس میں لگے آلات کن سیٹلائٹ سے لنک ہو سکتے ہیں۔ ایک سیٹلائٹ کا لنکنگ پوائنٹ مل جائے تو پھر دوسرے اور تیسرے سیٹلائٹ کے ساتھ ساتھ ان تمام سیٹلائٹ سسٹمز کا پتہ لگایا جا سکتا ہے جہاں جہاں سے کال ٹرانسفر ہوتی ہے۔ آخر میں فرسٹ لنک ہونے والے سیٹلائٹ کا پتہ چل جاتا ہے اور اس سیٹلائٹ کا پتہ چل جائے تو پھر ڈیٹ ٹائم اور جس نمبر پر کال کی جاتی ہے اس سے پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ کال کہاں سے کی گئی ہے اور اس کی لوکیشن کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اور یہ سب کرے گا کون"...... صفدر نے پوچھا۔

"سچا آدمی ہی سچ کا پتہ لگا سکتا ہے"...... عمران نے مسکرا کر ٹرومین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس عمران صاحب۔ آپ نے جو کلیہ بتایا ہے اس کے تحت واقعی اس جگہ کا پتہ لگایا جا سکتا ہے جہاں سے کال کی گئی تھی لیکن اس کام میں کئی دن لگ سکتے ہیں۔ ایک ایک سیٹلائٹ کو چیک کرنا پڑے گا پھر کہیں جا کر اصل مقام کا پتہ چل سکے گا"...... ٹرومین نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ ہمیں اب کسی سے کیا خطرہ ہے۔ تم جا کر اطمینان سے اپنا کام کرو تب تک میں یہاں کوئی نکاح خواں ڈھونڈتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"نکاح خواں کس لئے"...... تنویر کے منہ سے بے ساختہ نکلا

پھر اس نے فوراً منہ بند کر لیا جیسے نادانستگی میں یہ بات اس کے منہ سے نکل گئی ہو۔

"تم سب کو گواہ بنانے کے لئے۔ آدھے میری طرف سے اور آدھے"...... عمران نے مسکرا کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے جبکہ جولیا اور تنویر اسے تیز نظروں سے گھورنے لگے۔

"نہیں۔ ہم زیادہ دن انتظار نہیں کر سکتے"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"تو میں کون سا انتظار کرا رہا ہوں۔ بس مولوی صاحب کے ملنے کی دیر ہے"...... عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ میں ٹرومین سے کہہ رہی ہوں کہ اسے جلد سے جلد اس فون کال کو ٹریس کرنا چاہئے۔ اگر ہم اسی طرح ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے تو ہو سکتا ہے کہ ہم سے پہلے میجر پرمود سی ورلڈ کا پتہ چلا لے۔ اگر ایسا ہوا تو وہ ہم سے پہلے وہاں پہنچ کر بلیک ڈائمنڈ حاصل کر لے گا"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی میں میجر پرمود کو تو بھول ہی گیا تھا۔ وہ ڈی ایجنٹ ہے۔ وہ تو سمندروں کو تاراج کرتا ہوا سی ورلڈ پہنچ جائے گا اور پھر وہ سی ورلڈ کے بگ کنگ کے حلق میں ہاتھ ڈال کر بلیک ڈائمنڈ حاصل کر لے گا"...... عمران نے کہا۔

"تب تو ہمیں اس سے زیادہ تیزی دکھانی ہو گی"...... چوہان

نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"تو بتاؤ ٹرومین۔ تم یہ کام کم سے کم کتنے وقت میں کر سکتے ہو"...... جولیا نے ٹرومین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں بہت تیزی بھی دکھاؤں تب بھی مجھے دو تین دن تو لگ ہی جائیں گے۔ خاصا لمبا کام ہے"...... ٹرومین نے کہا۔

"تب تو پہنچ چکے ہم سی ورلڈ تک"...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ایک گھنٹے میں پتہ لگا سکتا ہوں کہ کال کہاں سے کی گئی ہے اور سی ورلڈ کہاں ہے"۔ اچانک ٹائیگر نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیوں۔ کیا تمہارے پاس الہ دین کا چراغ ہے جس کا جن تمہیں ایک گھنٹے میں سب کچھ بتا دے گا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اس الہ دین کے چراغ کا نام ایس وی ہنڈرڈ مشین ہے جو یہاں ٹرانسمیٹر کال کیچ کرنے کے لئے نصب کی گئی ہے۔ اگر میں اس فون کا لنک اس مشین سے کروں اور پھر اس مشین کو ری بوٹ کر کے دوبارہ آن کروں اور اس نمبر سے لنک کروں تو اس مشین کے ذریعے لوکیشن کا پتہ لگایا جا سکتا ہے کیونکہ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سیلائٹ فون ٹرانسمیٹر سسٹم کے تحت کام کرتا ہے۔ مجھے بس اس مشین سے اس فون کو لنک کر کے اس کا ڈیٹا حاصل کرنا ہے اور پھر اس مشین کی مخصوص پروگرامنگ کر کے اس سے لوکیشن کا پتہ لگانا ہے۔ اس کام میں مجھے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ لگے گا"۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"ویل ڈن۔ اگر یہاں واقعی ایس وی ہنڈرڈ مشین موجود ہے تو سمجھ لو کہ کام بن گیا۔ اب بس اس بات کی ضرورت ہے کہ فون نمبر پر کسی اور کی کال نہ آ جائے۔ اگر اس نمبر پر دوسری کال آ گئی تو پہلے آنے والی کال کا سارا ڈیٹا ختم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں کوشش کروں گا کہ اس مشین سے نئی آنے والی کالز کو بریک کر سکوں۔ اگر ایسا ہو گیا تو ہمارا مسئلہ حل ہو جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"او کے۔ تو جاؤ اور ابھی اس پر کام کرو۔ میں اس نمبر سے تمہارے سیل فون پر کال کرتے اس کا نمبر تمہیں مہیا کر دیتا ہوں تاکہ تمہیں کام کرنے میں آسانی ہو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ جانے کے لئے مڑ گیا۔

"ایک منٹ"...... نرومین نے کہا تو ٹائیگر رک گیا۔

"اب کیا ہوا"...... صدیقی نے نرومین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"ہم نے یہاں جو بلاسٹرز لگائے ہیں ان پر ایک گھنٹے کا وقت ہے۔ اس ایک گھنٹے میں سے پچیس منٹ گزر چکے ہیں۔ ٹائیگر کہہ رہا ہے کہ اسے اپنے کام میں ایک گھنٹہ لگے گا۔ جب تک یہ اپنا کام پورا نہیں کر لیتا اس وقت تک ہمیں ٹائمر بلاسٹرز کو روکنا پڑے گا"...... نرومین نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ بہت ضروری ہے"...... جولیا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"تو اس میں پریشانی والی کون سی بات ہے۔ ہم ابھی جا کر تمام بلاسٹرز کے ٹائمر آف کر دیتے ہیں"...... نعمانی نے کہا۔

"ہم تو بلاسٹر آف کر دیں گے لیکن اگر ہیڈ کوارٹر کو بگ کنگ نے تباہ کر دیا تو"...... خاور نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"خاور ٹھیک کہہ رہا ہے۔ بگ کنگ نے جس طرح سے عمران سے بات کی تھی اس کے انداز سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ ہمیں مانیٹر کر رہا ہے۔ اگر اسے معلوم ہو گیا کہ ہم نے بلاسٹر ہٹا دیئے ہیں اور ایم وی ہنڈرڈ مشین سے اس کے ی ورلڈ کی لوکیشن ٹریس کر رہے ہیں تو وہ کسی بھی وقت اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر سکتا ہے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہ ایسا نہیں کر سکتا"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ ایسا نہیں کر سکتا ہے۔ اس نے بتایا

تو تھا کہ اس نے ای ہیڈ کوارٹر کو خود اڑایا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اس نے ہمیں فری ہینڈ دیا ہے اور اس نے کہا تھا کہ ہم جب تک اس کے نزدیک نہیں پہنچ جاتے اس وقت تک وہ ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالے گا۔ بگ کنگ جب مجھ سے بات کر رہا تھا تو اس آفس کی دیواروں کا رنگ دھندلا گیا تھا۔ دھندلایا ہوا رنگ دیکھ کر ہی میں سمجھ گیا تھا کہ وہ الٹرا ساؤنڈ ریز کی مدد سے ہمیں باقاعدہ مانیٹر کر رہا ہے لیکن جیسے ہی اس نے رابطہ منقطع کیا۔ دیواروں کا رنگ بدل گیا۔ رابطہ ختم کرنے کے ساتھ ہی اس نے ہمیں مانیٹر کرنا بھی ختم کر دیا تھا۔ شاید ایسا اس لئے کیا گیا ہے کہ تم نے یہاں ایک گھنٹے بعد کے بلاسٹرز لگائے تھے۔ اس کے خیال کے مطابق اس ایک گھنٹے میں ہم اس ہیڈ کوارٹر سے نکل کر دور چلے جائیں گے۔ اسی لئے اس نے ہمیں مانیٹر کرنا ختم کر دیا ہے۔ ہم اگر بلاسٹرز آف کر کے یہاں رکے بھی رہے تو بگ کنگ کو اس بات کا پتہ نہیں چلے گا کہ ہم کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر ہم واقعی یہاں رک سکتے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اب تم سب جا کر تمام جگہوں پر لگے ہوئے بلاسٹرز کے ٹائمر آف کر دو۔ ٹائیگر اپنا کام کرے گا اور میں کوشش کرتا ہوں کہ بگ کنگ دوبارہ یہاں مشینی سسٹم سے جھانک کر ہمیں مانیٹر نہ کر

سکے"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم اسے دوبارہ ہمیں مانیٹر کرنے سے روک سکتے ہو"۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میرے پاس دو ڈی ایکٹیویٹر پلگ ہیں۔ میں انہیں آن کر کے ہیڈ کوارٹر کے باہر رکھ آؤں گا۔ پلگوں کے ایکٹیویٹ ہوتے ہی ہر قسم کے سیٹلائٹ سسٹم سے یہاں آنے والی ریز بلاک ہو جائیں گی۔ ریز کے بلاک ہوتے ہی کسی بھی مانیٹرنگ سسٹم سے ہمیں چیک نہیں کیا جا سکے گا"...... عمران نے کہا تو ان سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بگ کنگ اپنے شاندار اور قیمتی سامان سے سجے ہوئے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ اسی لمحے سرر کی آواز سن کر وہ چونک پڑا۔ دائیں طرف سپاٹ دیوار میں ایک خلاء سا پیدا ہوا تھا۔ خلاء کے دوسری طرف تاریکی تھی۔

بگ کنگ ابھی خلاء کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک خلاء سے ایک لمبا تڑنگا اور کیم شحیم آدمی نکل کر باہر آ گیا۔ اس آدمی نے سر سے پاؤں تک ایسا لباس پہن رکھا تھا جیسے وہ کوئی خلاء باز ہو اور اس نے اپنی حفاظت کے لئے مخصوص لباس پہن رکھا ہو۔ لباس کا رنگ سلور کلر کا تھا اور اس کے سر پر بھی سلور کلر کا ہیلمٹ تھا۔ اس لباس اور ہیلمٹ میں اس کے جسم کا کوئی بھی حصہ دکھائی نہ دے رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ انسانی شکل کا کوئی روبوٹ ہو۔ ہیلمٹ میں اس کی آنکھوں کی جگہ سرخ رنگ کے دو بلب روشن تھے اور اس کے سر پر جگہ جگہ سبز رنگ کے بلب جگمگا رہے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

تھے۔ خلاء سے نکل کر وہ آگے بڑھا اور پھر بگ کنگ کی میز کے سامنے آ کر اس نے اپنا سر قدرے خم کر دیا۔

"ایم سی حاضر ہے۔ آپ نے مجھے بلایا تھا"...... روبوٹ نما آدمی نے کہا۔ اس کے منہ سے نکلنے والی آواز بھی مشینی تھی۔ اس آواز سے واضح ہو رہا تھا کہ وہ انسان نہیں بلکہ اصل روبوٹ ہے اور یہ سی ورلڈ کا ماسٹر کمپیوٹر تھا جسے بگ کنگ نے روبوٹ جیسا بنایا تھا تاکہ وہ کسی انسان کی طرح نہ صرف ایک جگہ سے دوسری جگہ آ جا سکے بلکہ اپنی کمپیوٹر میموری کے تحت سوچ سکے اور فوری طور پر فیصلے کر سکے اور سی ورلڈ کی ہر ممکن طریقے سے حفاظت کر سکے۔ بگ کنگ نے اس روبوٹ کو ماسٹر کمپیوٹر کے تحت کوڈ نام ایم سی دے رکھا تھا۔

"ہاں۔ ایم سی۔ مجھے تم سے ضروری باتیں کرنی ہیں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ حکم"...... ایم سی نے کہا۔

"میں نے سی ورلڈ کی حفاظت کا سارا انتظام تمہارے حوالے کر رکھا ہے۔ تمہیں ایک روبوٹ بنا کر میں نے تمہاری مائنڈ میموری انسانوں کے دماغ سے زیادہ تیز اور طاقتور بنائی ہے۔ ہم انسان بھی اتنی تیزی سے نہیں سوچ سکتے جتنی تیزی سے تم سوچ بھی سکتے ہو اور تم میں فوری فیصلہ کرنے کی بھی صلاحیت موجود ہے۔ سی ورلڈ میں موجود ہر چیز، ہر انسان اور ہر جگہ کے بارے میں تمہیں معلوم

ہے۔ ان سب کے علاوہ سی ورلڈ میں اگر ایک معمولی سی چیونٹی بھی داخل ہوتی ہے تو تمہیں بروقت اس کا پتہ چل جاتا ہے اور وہ تم سے بچ نہیں سکتی۔ میں نے خصوصی طور پر تمہاری تخلیق کی ہے تاکہ تم سی ورلڈ کو اندرونی اور بیرونی طاقتوں سے محفوظ رکھ سکو"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ میں سی ورلڈ کو طاقتور بنانے اور اس کی حفاظت کے لئے آپ کے ساتھ دن رات کام کر رہا ہوں"۔ ایم سی نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ سی ورلڈ کا حفاظتی نظام مزید سخت کر دو اتنا سخت کہ سی ورلڈ تو کیا سی ورلڈ سے دس کلو میٹر تک کوئی سمندری جانور بھی سی ورلڈ کے نزدیک نہ آ سکے چاہے وہ کوئی چھوٹی سی مچھلی یا کوئی سمندری کیڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے روبوٹس کی فورس سی ورلڈ کے گرد سمندر میں پھیلا دو اور ہر طرف اپنی نظریں جما دو۔ میں نے چند دشمنوں کو سی ورلڈ تلاش کرنے اور یہاں تک آنے کا چیلنج دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ کسی طور پر بھی سی ورلڈ کو تلاش نہ کر سکیں گے لیکن اس کے باوجود میں چاہتا ہوں کہ سی ورلڈ کا حفاظتی نظام اس قدر سخت اور فول پروف ہو کہ اگر وہ اس طرف کسی بھی طرح آ بھی جائیں تو سی ورلڈ تک نہ پہنچ سکیں۔ وہ جیسے ہی یہاں پہنچیں روبوٹ فورس ان پر موت بن کر جھپٹ پڑے اور انہیں فوراً ہلاک کر دے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا بگ کنگ۔ آپ فکر نہ کریں۔ آپ اگر مجھے ان دشمنوں کی نشاندہی کرا دیں تو میں ان کے خلاف فول پروف پلاننگ کر سکتا ہوں کہ وہ سی ورلڈ سے دور ہی رہیں اور ان کو ہلاک کرنے کے لئے ایڈوانس ضروری اقدامات کئے جا سکیں"...... ایم سی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے تمہاری مائنڈ میموری میں ان تمام دشمنوں کے نام، ان کا ڈیٹا فیڈ کر دیا ہے۔ میں تمہیں ان کے نمبر بتا دیتا ہوں تم انہیں اپنی مائنڈ میموری کی ٹاپ ہٹ لسٹ میں فیڈ کر لو تاکہ وہ جیسے ہی تمہارے سامنے آئیں تم ان کے خلاف پوری طاقت سے مقابلہ کر سکو"...... بگ کنگ نے کہا اور پھر اس نے میز پر پڑی ہوئی ایک ڈائری اٹھائی اور اسے کھول کر ایک صفحے پر عمران اور میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کے آگے لکھے ہوئے مخصوص نمبر بتانا شروع ہو گیا۔

"اوکے بگ کنگ۔ میں نے تمام نمبر نوٹ کر لئے ہیں اور انہیں ٹاپ ہٹ لسٹ میں فیڈ کر لیا ہے۔ اب وہ جیسے ہی یہاں آئیں گے میں اور میری روبوٹ فورس ان کے خلاف تیزی سے حرکت میں آ جائے گی اور ان کے خلاف جارحانہ کارروائیاں کی جائیں گی تاکہ انہیں جلد سے جلد اور ہر قیمت پر ہلاک کیا جا سکے"...... ایم سی نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ایک بات کا دھیان رکھنا۔ تمہیں ہر حال میں سی ورلڈ میں

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

موجود افراد کا بھی خیال رکھنا ہے۔ ان کی مائنڈ ریڈنگ کرتے ہوئے یہ دیکھنا ہے کہ ان میں کسی کے دماغ میں غداری کا کیڑا نہ رینگ رہا ہو یا وہ سی ورلڈ کے خلاف معمولی سی بات بھی سوچے تو اسے پکڑ کر میرے سامنے لانا ہے۔ سمجھ گئے تم"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ میں یہاں موجود تمام انسانوں کے مائنڈ ریڈ مسلسل کرتا ہوں۔ ابھی تک ان میں ایسا کوئی سامنے نہیں آیا ہے جو سی ورلڈ کے خلاف ہو یا سی ورلڈ کو نقصان پہنچانے کے بارے میں سوچ رہا ہو"...... ایم سی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ اور پورے سی ورلڈ کا راؤنڈ لگاؤ اور دیکھو کہ سی ورلڈ کا کوئی ایسا حصہ تو نہیں ہے جو تمہاری نظروں میں کمزور رہ گیا ہو اور اس کا فائدہ اٹھا کر دشمن یہاں پہنچ سکتے ہوں"۔ بگ کنگ نے کہا۔

"جو حکم بگ کنگ۔ میں راؤنڈ لگا لیتا ہوں اور اگر کوئی کمزور حصہ ہوا تو اسے ریپئر کر دیتا ہوں تاکہ سی ورلڈ ہر طرف سے مکمل طور پر محفوظ ہو جائے"...... ایم سی نے بغیر کسی تعامل کے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک بار پھر بگ کنگ کے سامنے سر جھکایا اور پھر مڑ کر اسی خلاء کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں سے نکل کر وہ آیا تھا۔ وہ خلاء میں جا کر ساکت ہو گیا۔ اسی لمحے خلاء بند ہو گیا تو بگ کنگ نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے سامنے پڑے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہوئے مختلف رنگوں کے فون سیٹوں میں سے نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ اس نے تیزی سے نمبر پریس کئے۔

"یس۔ ماسٹر روم سے آسکر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

"بگ کنگ بول رہا ہوں"...... بگ کنگ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس بگ کنگ۔ حکم"...... بگ کنگ کی آواز سن کر آسکر نے یکلخت مؤدبانہ اور انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے ایم سی کو سی ورلڈ کا راؤنڈ لگانے کا حکم دیا ہے۔ اس کے لئے سی ورلڈ کے تمام اسپاٹ اوپن کر دو اور اسپاٹ اوپن اور کلوز کرنے کے تمام اختیارات اسے دے دو تاکہ وہ اپنی مرضی سے جہاں جانا چاہئے اور جو کرنا چاہئے کر سکے۔ میں نے اسے سی ورلڈ کی حفاظت کا مکمل اختیار دے دیا ہے اب وہ اپنی پروگرامنگ کے تحت جو کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ تمہیں اس کے سسٹم اور پروگرام کو چھیڑنے کی اب کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سمجھ گئے تم"...... بگ کنگ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس بگ کنگ۔ سمجھ گیا۔ میں ایم سی مشین کو وائنڈ اپ کر کے اس کی ساری پروگرامنگ ایم سی کو دے دیتا ہوں۔ اس کے بعد اس مشین سے میرا کوئی لنک نہیں رہے گا"...... آسکر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ مناسب رہے گا۔ اس طرح وہ سی ورلڈ کے ہر حصے

سے واقف ہو جائے گا اور اپنی میموری کے مطابق ہر جگہ کا کنٹرول حاصل کر لے گا۔ سی ورلڈ کی حفاظت کا کنٹرول حاصل کر کے وہ انتہائی مناسب انداز میں کام کر سکے گا''...... بگ کنگ نے کہا۔

''لیس بگ کنگ''...... آسکر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور بگ کنگ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ بگ کنگ کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''لیس''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک مشینی آواز سنائی دی۔

''بگ کنگ''...... بگ کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''لیس بگ کنگ۔ مشین پروجیکشن سیکشن سے ایم سی ٹو بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ایم سی ٹو میں تم سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پروجیکشن سیکشن میں اب تک کتنے روبوٹس تیار ہو چکے ہیں''...... بگ کنگ نے کہا۔

''اب تک تین لاکھ چالیس ہزار روبوٹس تیار ہوئے ہیں بگ کنگ۔ پروجیکشن مشین میں کچھ فالٹ آ گیا تھا اس لئے کام رکا ہوا تھا لیکن اب تھوڑی دیر پہلے میں نے مشین ٹھیک کر کے دوبارہ کام شروع کر دیا ہے''...... ایم سی ٹو نے کہا۔

''مشین کتنی دیر میں ایک روبوٹ تیار کر رہی ہے''...... بگ کنگ نے پوچھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

''پہلے مشین کی پروڈکشن سپیڈ کم تھی اور ایک روبوٹ تیار ہونے میں دس سے پندرہ منٹ لگ جاتے تھے لیکن میں نے مشین میں چند ترامیم کی ہیں اور اس میں جدید ٹولز لگائے ہیں جس سے پروڈکشن بڑھ گئی ہے اب مشین ہر پانچ منٹ میں ایک روبوٹ تیار کر رہی ہے''...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

''کیا تیار ہونے والے روبوٹ ہتھیاروں سے لیس ہیں''۔ بگ کنگ نے پوچھا۔

''لیس بگ کنگ۔ اب تک جتنے بھی روبوٹس تیار ہوئے ہیں وہ مکمل اور ہر قسم کے اسلحہ سے لیس ہیں۔ وہ سب سٹورز میں پہنچا دیئے گئے ہیں اور قطاروں کی شکل میں ورکنگ پوزیشن میں موجود ہیں''...... ایم سی ٹو نے کہا۔

''ہمارے پاس سٹار شپس کی تعداد کتنی ہے''...... بگ کنگ نے پوچھا۔

''سیکنڈ پروڈکشن مشین سٹار شپس تیار کر رہی ہے بگ کنگ۔ اس مشین کی رفتار کم ہے یہ مشین دس سے پندرہ دنوں میں ایک سٹار شپ تیار کرتی ہے اور چونکہ اس مشن نے کچھ عرصہ قبل ہی کام کرنا شروع کیا ہے اس لئے ہمارے پاس تیار شدہ بیس سٹار شپس موجود ہیں۔ اتنی ہی تعداد میں تیاری کے آخری مراحل میں ہیں جو کل تک مکمل طور پر تیار ہو جائیں گے اور پھر نئے سٹار شپس بننے شروع ہو جائیں گے''...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس طرح تو مطلوبہ تعداد میں سٹار شپس تیار ہونے میں کافی وقت لگ جائے گا"...... بگ کنگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ وقت تو لگے گا۔ یہاں ایک ہی مشین کام کر رہی ہے۔ اگر آپ ہمیں ایک اور مشین تیار کرنے کا حکم دیں تو اس سے ہم پروڈکشن میں اضافہ کر سکتے ہیں"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"دوسری مشین کب تک تیار ہو سکتی ہے"...... بگ کنگ نے پوچھا۔

"ایک ہفتہ لگ جائے گا بگ کنگ"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسی چار مشینیں تیار کراؤ اور سٹار شپس کی تعداد میں اضافہ کرو۔ اب وقت آ گیا ہے کہ میں روبوٹس کو دنیا کی طرف روانہ کر دوں اور دنیا پر قبضہ کرنا شروع کر دوں۔ اب اس دنیا پر ہمارے روبوٹس کا ہولڈ ہو گا۔ پوری دنیا پر میں اب روبوٹس کی مدد سے ہی قبضہ کروں گا"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ ایک سٹار شپ میں کتنے روبوٹس سما سکتے ہیں"۔ بگ کنگ نے پوچھا۔

"سٹار شپ کافی بڑا ہے بگ کنگ۔ ایک سٹار شپ میں ہم پچیس ہزار روبوٹس کو آسانی سے سوار کر سکتے ہیں"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایک کام کرو۔ میں تمہیں چند ملکوں کے نام

بتاتا ہوں۔ ان کے نام نوٹ کرو اور سٹار شپس میں روبوٹ فورس روانہ کر دو۔ میں ماسٹر کمپیوٹر کو ہدایات دے دیتا ہوں کہ وہ ان روبوٹس کو ایکٹیو کر کے ان ایکشن کر دے تاکہ وہ جہاں جائیں وہاں اپنی طاقت کا لوہا منوا کر قبضہ حاصل کر سکیں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ جیسا آپ کا حکم"...... ایم سی ٹو نے کہا تو بگ کنگ نے اسے چند عرب ممالک اور خلیجی ریاستوں کے نام بتا دیئے۔

"سٹار شپس کا کنٹرول تم اپنے پاس رکھنا جب سٹار شپس سے روبوٹ اپنے مقام پر پہنچ جائیں تو سٹار شپس کو تم فوراً واپس بلا لینا اور پھر ان میں مزید روبوٹ فورس کو دوسرے ملکوں کی طرف روانہ کر دینا تاکہ ہم ان ممالک میں زیادہ سے زیادہ فورس بھیج سکیں۔ سمجھ گئے تم"...... بگ کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس بگ کنگ۔ سمجھ گیا"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"ہمیں پہلے ان ممالک پر قبضہ کرنا ہے جن کے پاس تیل ہے۔ اس وقت دنیا میں تیل کی قلت ہے۔ تیل کے تمام ذرائع ہمارے قبضے میں آ جائیں گے اور جب ہم دنیا کو تیل کی سپلائی روک دیں گے تو دنیا جلد ہی ہمارے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے گی۔ میں دنیا کے تمام الیکٹرانک میڈیا کو بھی اپنے قابو میں کرتا ہوں اور اس کے ذریعے اپنی حکمرانی کا اعلان کرنا شروع کر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

دیتا ہوں۔ چند ممالک پر قبضہ کر لینے کے بعد میں سپر پاورز ممالک کو ایک ہفتے کا ٹائم دوں گا۔ اس ایک ہفتے میں اگر انہوں نے میرا کہا مان لیا تو ٹھیک ہے ورنہ ان کی سرکشی کے لئے انہیں سبق سکھانا پڑے گا۔ اس وقت تک ہماری مزید روبوٹ فورس تیار ہو جائے گی"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"تو پھر جتنے بھی روبوٹس ہیں انہیں ان ممالک میں بھیج دو جن کے میں نے تمہیں نام بتائے ہیں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"اوکے بگ کنگ۔ میں ابھی کنٹرول اینڈ کمانڈ سے کہہ کر روبوٹس کی فورس ان ممالک میں بھیج دیتا ہوں"...... ایم سی ٹو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو بگ کنگ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

خاکی رنگ کی تین بڑی جیپیں نہایت تیز رفتاری سے اماؤ کے نواحی علاقے کی جانب بڑھی جا رہی تھیں۔ اماؤ، اکیریمیا کی شمالی ساحلی ریاست تھی۔ یہ علاقہ چونکہ تین اطراف سے سمندر سے گھیرا ہوا تھا اس لئے یہاں کے نواحی ساحلی علاقے مچھیروں کی آبادی پر مشتمل تھے جو دن بھر سمندر میں لانچوں اور موٹر بوٹس کے ذریعے مچھلیوں کا شکار کرتے تھے اور پھر یہی مچھلیاں اکیریمیا کے کئی ریاستوں میں سپلائی کی جاتی تھیں۔

اماؤ کے تین بڑے نواحی قصبے تھے جن میں سے ایک کا نام کاسام تھا، دوسرا الپاسو کہلاتا تھا اور تیسرا قصبہ جو شمال مشرق میں تھا آجم کہلاتا تھا۔ تینوں بڑی جیپوں کا رخ آجم کی جانب ہی تھا۔ ان جیپوں میں بیس سے زائد افراد موجود تھے جن میں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ وائلڈ لائن اور اس کے ساتھی بھی موجود تھے۔ میجر پرمود نے وائلڈ لائن سے بات کی تھی۔ وائلڈ لائن کے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

مطابق وہ ایک ایسے آدمی کو جانتا تھا جو خود کو سمندری کیڑا کہتا تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق وہ کسی زمانے میں سی پائریٹ رہ چکا تھا اور بحرالکاہل جیسے عظیم الشان سمندر میں گھوم چکا تھا اور یہ کہ اس سمندر کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا جس کے بارے میں وہ نہ جانتا ہو اور بحرالکاہل کا کوئی جزیرہ اس سے چھپا ہوا نہ تھا۔

میجر پرمود کے کہنے پر وائلڈ لائن اپنے ساتھیوں کو لے آیا تھا اور وہ سب مشی گن سے اماؤ پہنچ گئے تھے۔ سمندری کیڑا جس کا نام آرزن تھا اماؤ میں ہی رہتا تھا۔ وائلڈ لائن کے آتے ہی میجر پرمود اپنے ساتھیوں سمیت وائلڈ لائن کے ساتھ اماؤ روانہ ہو گیا تھا۔ یہ جیپیں بھی وائلڈ لائن ہی لایا تھا۔ سب سے اگلی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر وائلڈ لائن بیٹھا ہوا تھا اور سائیڈ سیٹ پر میجر پرمود تھا جبکہ پچھلی سیٹوں پر وائٹ شارک، لیڈی بلیک اور لاٹوش تھے۔ وہ سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے اور وائلڈ لائن صاف اور متوازی سڑک پر نہایت تیزی سے جیپ دوڑائے لئے جا رہا تھا اس کے پیچھے دوسری جیپ میں کیپٹن توفیق اور اس کے ساتھی تھے جبکہ تیسری جیپ میں وائلڈ لائن کے ساتھی تھے۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ آرزن ہمیں اس مقام تک پہنچا سکتا ہے جہاں سی ورلڈ موجود ہے"...... وائٹ شارک نے وائلڈ لائن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ آپ نے جس علاقے کا بتایا تھا اس کے بارے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

میں میں نے آرزن سے بات کی تھی۔ آرزن کے کہنے کے مطابق کسی زمانے میں وہاں ایک جزیرہ ہوا کرتا تھا جو سمندر میں ڈوب گیا تھا۔ اس جزیرے کا نام کاسکی تھا۔ سمندر میں آنے والے طوفان اور سونامی میں جزیرہ مکمل طور پر سمندر برد ہو گیا تھا اور کاسکی جزیرے کے ڈوبنے کے بعد اس کے بارے میں تحقیقات کی گئی تھیں تو ماہرین کے مطابق یہ جزیرہ مکمل طور پر سمندر میں اتر گیا تھا جس کی گہرائی ہزار فٹ سے بھی زیادہ ہے"...... وائلڈ لائن نے جواب دیا۔

"کیا ڈوبنے والے جزیرے کے ارد گرد اور جزیرے بھی موجود ہیں"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔ اس سلسلے میں میری آرزن سے بات نہیں ہوئی تھی۔ ہم اسی کے پاس جا رہے ہیں۔ جو بھی سمندری معلومات ہیں وہ ہمیں اسی سے مل سکتی ہیں۔ آپ کے سوالوں کے جواب وہ بہتر طور پر دے سکتا ہے"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"اگر وہ پائریٹ ہے تو پھر وہ یہاں آزاد کیسے گھوم رہا ہے کیا اعلیٰ حکام نے اسے گرفتار نہیں کیا تھا"...... لاٹوش نے پوچھا۔

"وہ کافی عرصہ گرفتار رہا ہے اور کچھ عرصہ پہلے ہی دس سال کی قید کاٹ کر رہا ہوا ہے۔ اب دو سالوں سے وہ آجم میں مقیم ہے اور مچھیروں کے ساتھ مل کر مچھلیاں پکڑ کر اپنا گزر بسر کرتا ہے"...... وائلڈ لائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے وہ قید کاٹنے کے بعد شریف بن گیا ہے"۔ لانوش نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں۔ اس نے قید میں سخت صعوبتیں جھیلی ہیں۔ گوانتاموبے کی جیل نے اسے درندے سے انسان بنا دیا ہے۔ اس لئے اب وہ برائی کے راستے کے قریب سے بھی نہیں گزرتا"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"ایسی صورت میں کیا وہ ہماری مدد کرے گا"...... وائٹ شارک نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہم اس سے کوئی بُرا کام لینے نہیں جا رہے ہیں۔ اس سے اس مقام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے جا رہے ہیں جہاں میجر صاحب کے کہنے کے مطابق سی ورلڈ موجود ہو سکتا ہے، اس کام کے لئے اگر ہم اس کی جیب گرم کر دیں تو وہ معلومات دینے سے انکار نہیں کرے گا کیونکہ میری اطلاع کے مطابق فشنگ میں اس کا محض گزر بسر ہی ہوتا ہے ورنہ وہ پہلے شاہانہ زندگی گزارتا تھا"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"تم نے اس سے یہ تو پوچھا ہو گا کہ ہم جس مقام کے بارے میں پوچھ رہے ہیں وہ یہاں سے کتنی دور ہے"...... لانوش نے پوچھا تو میجر پرمود اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا کیونکہ وہ انہیں پہلے ہی بتا چکا تھا کہ بحرالکاہل میں جس مقام کی نشاندہی ہوئی تھی وہ مقام یہاں سے سینکڑوں بحری میل کے فاصلے پر تھا۔ جہاں پہنچنے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

میں انہیں لامحالہ کئی روز لگ سکتے تھے اور راستے میں چند سمندری مقامات ایسے تھے جہاں آئے دن طوفان اٹھتے رہتے تھے اور سمندری لہریں ہزاروں فٹ بلند ہوتی تھیں۔ اس کے علاوہ سمندر میں مخصوص راستوں پر سفر کرنے کے باوجود انہیں راستے میں کئی مشکلات پیش آ سکتی تھیں۔ جن کے بارے میں وائٹ شارک نے ان سب کو تفصیل بتا دی تھی۔

"نہیں۔ میں نے یہ سوال بھی آرٹن سے نہیں پوچھا"۔ وائلڈ لائن نے کہا۔

"آپ میری طرف ایسی نظروں سے نہ گھوریں۔ آپ جب مجھے اس طرح گھورتے ہیں تو میں ڈر جاتا ہوں۔ میں یہ بات وائلڈ لائن سے یہ جاننے کے لئے پوچھ رہا تھا کہ ہم اس مقام پر پہنچنے کے لئے کون سا ذریعہ اختیار کریں گے۔ آیا ہمیں سمندری سفر کرنا پڑے گا یا اس علاقے کے ارد گرد ایسی کوئی جگہ موجود ہے جہاں تک ہم ہوائی سفر بھی کر سکتے ہیں"...... لانوش نے میجر پرمود کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہوائی سفر ہو یا سمندری ہمیں بہرحال اس مقام تک پہنچنا ہے اور میں جانتا ہوں کہ تم چونکہ سمندری سفر سے ڈرتے ہو اس لئے یہ بات پوچھ رہے ہو۔ یاد رکھو ہم اگر ہوائی سفر بھی کریں گے تو ہم ڈائریکٹ اس مقام تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں سی ورلڈ تک پہنچنے کے لئے سمندر کی گہرائیوں میں بھی اترنا پڑ جائے۔

تم نے سنا نہیں وائلڈ لائن نے کیا کہا ہے۔ جس جزیرے کے بارے میں اس نے بتایا ہے وہ سمندر میں غرق ہو چکا ہے اور سمندر کی ہزاروں فٹ گہرائی میں ہے۔ اگر وہی جزیرہ ہمارا مرکز ہے تو پھر ہمیں اس تک پہنچنے کے لئے ہر حال میں سمندر میں اترنا پڑے گا اس لئے تم اپنے دل سے سارے خوف نکال کر ایک طرف پھینک دو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"کس طرف پھینکوں"...... لاٹوش نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں آ گئیں۔

"میں مذاق نہیں کر رہا ہوں سمجھے تم"...... میجر پرمود نے کہا۔

"آپ مذاق کرتے بھی کہاں ہیں۔ آپ تو ہمیشہ ڈرانے والی اور جلی کٹی باتیں کرتے ہیں"...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔ میجر پرمود کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔

"حماقتیں کرنے کے لئے میں نے تمہیں جو پال رکھا ہے"۔ میجر پرمود نے کہا تو لاٹوش چونک پڑا۔

"پال رکھا ہے۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا۔ کیا میں کتا ہوں جو آپ نے مجھے پال رکھا ہے"...... لاٹوش نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کتا حماقتیں نہیں کرتا۔ اس کا موڈ بدل جائے تو وہ کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے"...... میجر پرمود نے منہ بنا کر کہا۔

"تو پھر کون سا جانور حماقتیں کرتا ہے"...... لاٹوش نے اسی انداز میں کہا۔

"گدھا اور بندر"...... میجر پرمود نے کہا تو اس کی بات سن کر لیڈی بلیک، وائٹ شارک اور وائلڈ لائن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ انہیں ہنستا دیکھ کر لاٹوش انہیں تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

"آپ کے خیال میں، میں گدھا ہوں یا بندر"...... لاٹوش نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ تمہاری اپنی عقلمندی پر منحصر ہے کہ تم خود کو گدھا سمجھتے ہو یا بندر"...... میجر پرمود نے کہا۔

"مطلب یہ کہ اگر میں خود کو گدھا سمجھوں یا بندر عقلمند ہی کہلاؤں گا"...... لاٹوش نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

"شاید"...... میجر پرمود نے مسکرا کر کہا تو وہ سب ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ لاٹوش ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"اوکے۔ اب میں عقلمندی کی کوئی بات ہی نہیں کروں گا"۔ لاٹوش نے منہ چلا کر کہا۔

"تب تم یقینی طور پر احمق ثابت ہو جاؤ گے اور احمق ہونے کا مطلب ہو گا......" وائٹ شارک نے کہا تو لاٹوش اسے گھور کر رہ گیا۔

"اب تم تو اپنی چونچ بند رکھو۔ میجر صاحب جو کر رہے ہیں وہ کافی نہیں ہے کیا"...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا تو وہ سب بے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

اختیار ہنس پڑے۔ جیپیں دوڑتی رہیں۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد وائلڈ لائن انہیں لے کر ایک بستی میں داخل ہو گیا۔ یہاں تمام مکان لکڑیوں کے بنے ہوئے تھے اردگرد چھوٹی بڑی کشتیاں بھی موجود تھیں۔ یہ کشتیاں ان مچھیروں کی تھیں جو موٹر بوٹس یا لانچ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے اس لئے وہ ان چھوٹی موٹی کشتیوں کا ہی استعمال کرتے تھے۔ بہت سے لوگ ان کشتیوں کو سروں پر لادے ادھر ادھر آ جا رہے تھے۔

جیپیں مختلف سڑکوں پر گھومتی ہوئیں ایک ایسے علاقے میں پہنچ گئیں جہاں چھوٹے موٹے کلب اور بار رومز تھے۔ وائلڈ لائن نے جیپ ایک کلب کے احاطے میں داخل کی اور پارکنگ کی طرف لے گیا۔ اس کلب پر بڑا سا نیون سائن لگا ہوا تھا جس پر ہالکر کلب لکھا ہوا تھا۔ باقی جیپیں بھی اندر آ گئیں۔

"آرزن اسی کلب میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ میری اس سے فون پر بات ہو چکی ہے۔ آپ رکیں میں اسے لے کر آتا ہوں"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"نہیں۔ میں تمہارے ساتھ چلوں گا"...... میجر پرمود نے کہا تو وائلڈ لائن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میجر پرمود نے اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کا کہا اور وائلڈ لائن کے ساتھ کلب کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ کلب کے ہال میں داخل ہوتے ہی اس کی ناک سے سستی شراب اور منشیات کی تیز بو ٹکرائی تو اس نے بے اختیار

سانس روک لیا۔ ہال میں بے شمار افراد بیٹھے ہوئے تھے جو شراب کے ساتھ آزادانہ منشیات کا استعمال کر رہے تھے اور منشیات کی بو دھوئیں کی شکل میں ہر طرف چکراتی پھر رہی تھی۔ ہال میں داخل ہو کر وائلڈ لائن اور میجر پرمود سائیڈ پر موجود ایک خالی میز کی طرف بڑھ گئے۔

"بیٹھیں۔ وہ ابھی کچھ ہی دیر میں آ جائے گا"...... وائلڈ لائن نے میز کے قریب رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو میجر پرمود نے دوسری کرسی سنبھال لی۔ ابھی چند لمحے ہی گزرے ہوں گے کہ ایک ویٹر تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"یس سر"...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ ہم یہاں آرزن سے ملنے آئے ہیں"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"آرزن۔ وہ سنکی بوڑھا جو خود کو پائریٹ کہتا ہے"...... ویٹر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ کیا تم اسے جانتے ہو"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"جی ہاں۔ جانتا ہوں"...... ویٹر نے کہا۔

"کب تک آئے گا وہ"...... وائلڈ کنگ نے پوچھا۔

"اب شاید کبھی نہیں"...... ویٹر نے جواب دیا تو نہ صرف وائلڈ کنگ بلکہ میجر پرمود بھی چونک پڑا۔

"کبھی نہیں۔ کیا مطلب ہوا اس کا"...... میجر پرمود نے چونکتے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہوئے کہا۔

''کل رات اسے ہارٹ اٹیک ہوا تھا جو اس کے لئے جان لیوا ثابت ہوا۔ وہ اپنے گھر میں آج صبح مردہ حالت میں ملا ہے''۔ ویٹر نے جواب دیا تو میجر پرمود نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ اپنے گھر مردہ حالت میں ملا ہے اور اسے ہارٹ اٹیک ہوا تھا''...... وائلڈ لائن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ میرا پڑوسی ہے۔ مجھے نہیں معلوم ہوگا تو اور کسے ہوگا''۔ ویٹر نے جواب دیا۔

''کون کون ہے اس کے گھر میں''...... میجر پرمود نے پوچھا۔

''کوئی نہیں وہ اکیلا رہتا تھا۔ میری ایک بیٹی ہے جو اسے روزانہ بیڈ ٹی دینے جاتی ہے۔ وہ آج صبح گئی تو آرٹن وہاں مردہ حالت میں پڑا ہوا تھا۔ وہ بستر سے نیچے گرا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ اپنے سینے پر تھے۔ شاید رات کو اسے اٹیک آیا تھا اور وہ تکلیف کی شدت سے ہلاک ہو گیا تھا''...... ویٹر نے جواب دیا۔

''کیا تم ہمیں اس کے گھر کا پتہ دے سکتے ہو''...... میجر پرمود نے کہا۔

''ہاں''...... ویٹر نے کہا اور پھر اس نے انہیں آرٹن کے گھر کا پتہ نوٹ کرا دیا۔

''چلو''...... میجر پرمود نے کہا تو وائلڈ لائن سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا

ہوا۔ اس نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر ویٹر کی ہتھیلی پر رکھا اور پھر وہ دونوں کلب سے نکلتے چلے گئے۔ پارکنگ میں ان کے ساتھی ان کے منتظر تھے۔

''کیا ہوا''...... میجر پرمود کو دیکھ کر لیڈی بلیک نے اس کے قریب آ کر کہا۔

''آرٹن ہلاک ہو چکا ہے''...... میجر پرمود نے جیپ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو لیڈی بلیک چونک پڑی۔

''ہلاک ہو چکا ہے۔ لیکن کیسے۔ وائلڈ لائن تو بتا رہا تھا کہ اس نے آرٹن سے فون پر بات کی تھی''...... لیڈی بلیک نے کہا۔

''میری اس سے کل بات ہوئی تھی۔ اس نے صبح مجھے اس کلب میں آنے کا کہا تھا لیکن وہ آج صبح کلب نہیں آ سکا تھا کیونکہ اسے رات کے وقت ہارٹ اٹیک ہوا تھا جس سے وہ جانبر نہ ہو سکا تھا''...... وائلڈ لائن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو اب کیا کرنا ہے''۔ لیڈی بلیک نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''فی الحال ہم کسی ہوٹل میں قیام کرتے ہیں وہاں بیٹھ کر سوچیں گے کہ آگے کیا کرنا ہے یا ہم کیا کر سکتے ہیں''...... میجر پرمود نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہوٹل جانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ میرا آبائی علاقہ ہے۔ یہاں میرے کئی ٹھکانے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے لئے ایک آدھ ٹھکانے کا بندوبست کر سکتا ہوں''...... وائلڈ لائن نے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"ایک ٹھکانے کا تم یقیناً بھاری معاوضہ وصول کرو گے۔ اس لئے ہمیں آدھا ٹھکانہ ہی مہیا کر دو تاکہ ہم کچھ تو بچت کر سکیں"۔ لاٹوش نے کہا تو وائلڈ لائن بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے آپ لوگوں سے معاوضہ نہیں چاہئے۔ میرے لئے تو یہی اعزاز کی بات ہے کہ میں ڈی ایجنٹ میجر پرمود کے ساتھ کام کر رہا ہوں"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"اگر تمہیں ٹھکانے کے لئے پریشانی نہیں ہے تو انہیں اپنے ساتھ لے جاؤ اور لیڈی بلیک تم میرے ساتھ آؤ"...... میجر پرمود نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیا آپ آئرن کے گھر جائیں گے"...... وائلڈ لائن نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آیا اسے واقعی ہارٹ اٹیک آیا تھا یا پھر اسے جان بوجھ کر ہلاک کیا گیا ہے"...... میجر پرمود نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ کے خیال میں اسے جان بوجھ کر ہلاک کیا گیا ہے"...... وائلڈ لائن نے چونک کر پوچھا۔

"ہم آگے نہ بڑھ سکیں اور سی ورلڈ کے بارے میں ہمیں معلومات نہ مل سکیں اس کے لئے بگ کنگ کچھ بھی کر سکتا ہے"۔ میجر پرمود نے اسی انداز میں کہا۔

"لیکن اس نے تو کہا تھا کہ ہم اس کی [illegible] میں جہاں جانا

چاہیں اور جو کرنا چاہیں کر سکتے ہیں وہ ہمارے راستے میں رکاوٹ نہیں ڈالے گا"...... لیڈی بلیک نے چونک کر کہا۔

"وہ ہمارے راستے میں رکاوٹ نہیں ڈال رہا لیکن وہ ایسے تمام ذرائع ختم کر رہا ہے جس سے ہمیں اس کے بارے میں یا اس کے سی ورلڈ کے بارے میں معمولی سا بھی کلیو مل سکتا ہو۔ اگر آئرن واقعی ہارٹ اٹیک سے ہلاک ہوا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ یقیناً اس جگہ کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہو گا جس کے بارے میں ہم اس سے معلومات لینے آئے تھے اور اس بات کی خبر یقیناً بگ کنگ کو مل گئی ہو گی لہذا اس نے آئرن کو ہلاک کرا دیا تاکہ ہم اس سے معلومات نہ لے سکیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ اس بات کا واقعی امکان ہے کہ اسے بگ کنگ نے ہی ہلاک کرایا ہو لیکن بگ کنگ شاید یہ نہیں جانتا کہ ہم نے اس مقام تک رسائی حاصل کر لی ہے جہاں اس کا سی ورلڈ موجود ہے۔ آئرن سے معلومات نہ ملنے کے باوجود ہم اس جگہ تک پہنچنے کی کوشش تو کر ہی سکتے ہیں"۔ وائٹ شارک نے کہا۔

"ہاں۔ اب ہمیں یہی کرنا ہو گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو پھر آپ آئرن کے گھر جا کر کیا کریں گے۔ وہ ہارٹ اٹیک سے ہلاک ہوا ہے یا پھر اسے بگ کنگ نے ہلاک کرایا ہے اس سے کیا حاصل ہو گا"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ہاں یہ بھی ہے۔ چلو پھر سب وائلڈ لائن کے ساتھ چلتے ہیں۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

اب ہم اپنے مخصوص طریقے سے کام کریں گے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اب آپ ڈائریکٹ اِن ایکشن ہونا چاہتے ہیں"...... لاٹوش نے چونک کر کہا۔

"ہاں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن ہم اس قدر طویل سفر کریں گے کیسے"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"وائلڈ لائن کے ٹھکانے پر پہنچ کر یہی لائحہ عمل طے کرنا ہے کہ ہم اس مقام تک کس ذریعے سے پہنچ سکتے ہیں اور اس سلسلے میں وائلڈ لائن ہماری کیا مدد کر سکتا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"میں آپ کی ہر ممکن مدد کروں گا جناب۔ آپ فکر نہ کریں۔ آپ کے لئے میں اپنی ساری دولت لٹا سکتا ہوں"...... وائلڈ لائن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں ہمارے لئے اپنی دولت لٹانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اس معاملے میں جو بھی اخراجات آئیں گے وہ ہم خود ادا کریں گے اور یہ طے ہے اس لئے اس پر مزید کوئی بات نہ کرنا اور نہ میں سنوں گا"...... میجر پرمود نے خشک لہجے میں کہا تو وائلڈ لائن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ سب ایک بار پھر جیپوں میں سوار ہوئے اور جیپیں کلب کی پارکنگ اور پھر احاطے سے نکلتی چلی گئیں۔

تاران کے دارالحکومت میں صبح کا وقت تھا۔ زندگی جاگ چکی تھی اور ہر طرف چہل پہل دکھائی دے رہی تھی۔ کاروباری مراکز کھلنا شروع ہو چکے تھے اور سڑکوں پر ٹریفک کا اژدہام بڑھتا جا رہا تھا۔ آفسز جانے والی کاروں اور مسافر بسوں کے ساتھ سکول لے جانے والی گاڑیاں بھی ہارن بجاتی ہوئی ادھر سے اُدھر آ جا رہی تھیں۔ خوانچہ فروش اور فٹ پاتھوں پر ڈیرے ڈالنے والے چھوٹے موٹے کاروباری افراد بھی اپنا ڈیرہ جما چکے تھے۔

بڑے بازاروں سڑکوں پر انسانی سمندر امنڈ آیا تھا جو اپنے اپنے معاشی فکر کے لئے دوڑتا پھرتا دکھائی دے رہا تھا۔ ہر طرف ایک شور بے ہنگم مچا ہوا تھا۔ آسمان صاف تھا۔ بادلوں کا کہیں ایک ٹکڑا بھی دکھائی نہ دے رہا تھا البتہ فضاؤں میں چند مسافر طیارے ضرور آتے جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ لوگ ان سے بے نیاز اپنی معاشی فکر میں کھوئے، کچھ ہنستے مسکراتے اور کچھ پریشان اور

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

فکرمند اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھے کہ اچانک آسمان پر سیاہ بادل سے امنڈنا شروع ہو گئے۔ سیاہ بادل چاروں اطراف سے تیزی سے پھیل رہے تھے۔ جس سے دن کی روشنی ماند پڑنا شروع ہو گئی تھی۔ دن کا آغاز ہوتے ہی اچانک آسمان پر اس طرح سیاہ بادل چھاتے دیکھ کر لوگ چونک پڑے تھے اور پھر جب انہوں نے چاروں اطراف سے سیاہ بادلوں کو چھاتے دیکھا تو ان کی حیرت میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا کیونکہ یہ شاید ان کی زندگی کا حیرت انگیز واقعہ تھا کہ بادل اس تیزی سے امڈ آئے تھے اور وہ بھی چاروں اطراف سے۔ سڑکوں، بازاروں، گلیوں اور گھروں میں موجود انسانوں کی نظریں اب آسمان پر جم گئی تھیں۔

محکمہ موسمیات کی طرف سے ایسی کوئی پیشگوئی نہیں کی گئی تھی کہ موسم اس طرح اچانک بدل سکتا ہے۔ بادل اس قدر سیاہ تھے جیسے اگر یہ برسنا شروع ہو گئے تو کئی روز تک مینہ برستا رہے گا اور ماحول ہر طرف جل تھل ہو جائے گا۔ لوگ ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔ ان کی حیرت صرف ایک بات پر تھی کہ بادل چاروں طرف سے ایک ساتھ کیسے یلغار کر سکتے ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے چاروں طرف سے آنے والے بادل ایک دوسرے میں ضم ہوتے چلے۔ بادل اس قدر گہرے تھے کہ دارالحکومت میں یکلخت اندھیرا سا چھا گیا تھا۔ سڑکوں پر دوڑنے والی گاڑیوں کی ہیڈ لائٹس جل اٹھی تھیں۔ سٹریٹ لائٹس کے ساتھ ساتھ گھریلو صارفین نے بھی لائٹس

روشن کر لی تھیں۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے دن کا دورانیہ انتہائی مختصر ہو گیا ہو۔ محض چند گھنٹوں میں ہی وہاں رات کا سا گمان ہونا شروع ہو گیا تھا۔ دوڑتی بھاگتی زندگی ایک جگہ جیسے ٹھہر کر رہ گئی۔ سڑکوں، گلیوں اور بازاروں میں چلتے پھرتے لوگ رک گئے۔ سڑکوں پر ٹریفک رک گئی تھی۔ گاڑیوں میں بیٹھے ہوئے افراد کھڑکیوں سے سر نکالے حیرت سے آسمان کی جانب دیکھ رہے تھے۔ سب کے سیل فون آن ہو گئے تھے اور وہ اپنے جاننے والوں، عزیز رشتہ داروں کو کال کر کے اس حیرت انگیز تاریکی کے بارے میں بتا رہے تھے۔ کسی کی کچھ سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔

دن رات آن رہنے والے ٹیلی ویژن کی نشریات بند ہو گئی تھیں اور مواصلاتی رابطے بھی منقطع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ آسمان پر چھائے ہوئے بادلوں میں نہ تو گرج تھی اور نہ ہی کہیں بجلی کڑک رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے آسمان پر بادلوں کی شکل میں محض سیاہ رنگ کا دھواں چھا گیا ہو جس نے ہر چیز کو تاریکی میں لپیٹ دیا ہو۔ ابھی لوگوں میں یہ سب باتیں اور چہ میگوئیاں ہو ہی رہی تھیں کہ اچانک سیاہ بادلوں میں سے ایک بڑا اور گول ایئر شپ نکل کر ان کے سامنے آ گیا۔ ایئر شپ اتنا بڑا تھا کہ جیسے کرکٹ کا پورا گراؤنڈ زمین سے اٹھ کر ہوا میں معلق ہو گیا ہو۔

ایئر شپ میں تیز لائٹس جل رہی تھیں۔ ایئر شپ کے نچلے حصے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

میں بڑے بڑے گول دائرے سے بنے ہوئے تھے جن میں سفید اور نیلے رنگ کی روشنیاں چمکا رہی تھیں اور ایئر شپ کی سائیڈوں پر ایسی روشن کھڑکیاں دکھائی دے رہی تھیں جیسی عام طیاروں کی کھڑکیاں ہوں۔ اندر تیز روشنی ہو رہی تھی۔

اس بڑے ایئر شپ کو دیکھ کر لوگوں کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں اور جو جہاں تھا وہیں ساکت ہو کر رہ گیا تھا۔ کچھ کمزور دل افراد تو چیختے چلاتے ہوئے وہاں سے بھاگنا شروع ہو گئے تھے۔ ایئر شپ شہر کے عین وسط میں موجود تھا اور سیاہ بادلوں سے نکل کر نیچے آ گیا تھا۔ اس ایئر شپ سے کوئی آواز کوئی شور سنائی نہ دے رہا تھا۔ شہر میں انتظامیہ اس ایئر شپ کو دیکھ کر فوراً حرکت میں آ گئی تھی۔ سیکورٹی اداروں کی گاڑیاں شہر میں دوڑنے لگیں اور ان گاڑیوں میں لگے ہوئے ایئر فونز سے لوگوں کو محتاط رہنے کے ساتھ ساتھ پرسکون رہنے کی ہدایات دی جانے لگیں۔ پھر جنگی ہیلی کاپٹروں اور جنگی طیاروں کا اسکواڈ آیا اور انہوں نے ایئر شپ کے چاروں اطرف گھومنا شروع کر دیا۔ شہر میں یکلخت ہر طرف سائرن بجنے لگے۔ چونکہ ٹی وی چینلز اور سیل فون سروس بند ہو چکی تھی اس لئے انتظامیہ موبائل گاڑیوں کے لاؤڈ سپیکروں کے ذریعے لوگوں کو پرامن رہنے اور اپنے گھروں کو جانے کے لئے اعلانات کرنا شروع ہو گئی تھی۔ لیکن اتنے بڑے ایئر شپ کو دیکھ کر لوگوں کا خوف بڑھتا جا رہا تھا۔ جنگی ہیلی کاپٹروں نے ایئر شپ کو چاروں

طرف سے گھیر لیا۔ کئی جنگی جہاز بدستور ایئر شپ کے ارد گرد گھوم رہے تھے لیکن ایئر شپ جیسے ایک جگہ ساکت ہو کر رہ گیا تھا۔ اس میں کوئی تبدیلی اور کوئی ہلچل دکھائی نہ دے رہی تھی۔

انتظامیہ لوگوں کو جتنا سڑکیں اور بازار خالی کرنے کا کہہ رہی تھی لوگ اتنے ہی گھروں اور کاروباری مراکز سے نکل نکل کر اس ایئر شپ کو دیکھنے کے لئے باہر آ رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں شہر کی ساری سڑکوں اور بازاروں میں ہر طرف لوگ ہی لوگ امنڈ آئے تھے۔ شہر کا شاید ہی کوئی ایسا آدمی ہو جو گھر یا کسی عمارت کے اندر ہو۔ سب اس حیرت انگیز ایئر شپ کو دیکھنے کے لئے باہر آ چکے تھے۔ سڑکوں پر گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئی تھیں جن کی ہیڈ لائٹس یا پھر سٹریٹ لائٹس کی روشنیوں سے شہر جگمگا رہا تھا۔ ایئر شپ کی روشنیاں تیز تو تھیں لیکن یہ روشنیاں ایئر شپ تک ہی محدود تھیں۔ ابھی لوگ حیرت سے اس ایئر شپ کو دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک ایئر شپ کے نچلے حصے میں ایک بڑا سا دائرہ گھومنے لگا۔ دائرہ چند لمحے گھومتا رہا پھر دائرے میں تیز روشنی ہوئی اور دائرہ تیزی سے کھلنے لگا۔ جوں جوں دائرہ کھلتا جا رہا تھا ایئر شپ سے تیز روشنی کا سیلاب سا نکل کر زمین پر پڑنا شروع ہو گیا تھا۔ یہ روشنی اس قدر تیز تھی کہ لوگوں کو اپنی آنکھیں چندھیاتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔

دیکھتے ہی دیکھتے دائرہ انتہائی وسیع ہو گیا۔ دائرے سے روشنی

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کے ساتھ ساتھ نیلے اور سفید رنگ کا ملا جلا دھواں نکلنے لگا۔ فوراً ایئر شپ کے گرد فضا میں معلق چند گن شپ ہیلی کاپٹر حرکت میں آئے اور انہوں نے روشن دائرے کے نیچے آ کر پوزیشنیں سنبھال لیں۔ دولزاکا طیارے تیز شور کرتے ہوئے بار بار اس روشن دائرے کے نیچے سے گزرنے لگے۔ دائرے سے روشنی اور دھواں خارج ہو رہا تھا۔ اس کے علاوہ وہاں اور کوئی ہلچل دکھائی نہ دے رہی تھی۔

کچھ دیر بعد اچانک ایئر شپ سے تیز گونج کی آواز سنائی دی۔ سائرن نما یہ آواز اس قدر تیز تھی کہ پورے شہر میں گونج رہی تھی۔ آواز کم ہونے کی بجائے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اس آواز کو سن کر لوگوں نے بے اختیار اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے لیکن شور بڑھتا جا رہا تھا۔ لوگوں کے کانوں کے پردے پھٹنے لگے اور ان کے چہرے بگڑتے چلے گئے۔ کچھ لوگ تیز آواز کی وجہ سے کانوں پر ہاتھ رکھ کر گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گئے تھے۔ سائرن کی آوازیں سن کر ایئر شپ کے گرد جمع ہیلی کاپٹروں نے تیزی سے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر تک اسی طرح سائرن کی آوازیں گونجتی رہیں پھر یکلخت خاموشی چھا گئی۔ پھر اچانک ہر طرف ایک غیر انسانی آواز گونجنے لگی۔ اس آواز کو سن کر لوگ بری طرح سے چونک پڑے۔

''شہر کے باسیو۔ میں سی ورلڈ کا بگ کنگ تم سے مخاطب ہوں۔ میری بات دھیان سے سنو''..... آواز کے الفاظ ابھرے۔

''یہ ایئر شپ ہے۔ اس ایئر شپ میں مشینی روبوٹس ہیں جن کی

تعداد پچیس ہزار ہے۔ روبوٹس ابھی کچھ ہی دیر میں ایئر شپ سے نکل کر شہر میں پھیل جائیں گے۔ یاد رکھنا ان روبوٹس کے پاس لیزر گنیں ہیں اس لئے انہیں تنگ کرنے، انہیں چھیڑنے یا ان پر حملہ کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ ان روبوٹس پر تمہارا کوئی بھی اسلحہ اثر نہیں کرے گا۔ یہ ناقابل تسخیر روبوٹس ہیں۔ اگر میری بات نہ مانی گئی تو روبوٹس کی فورس لیزر گنوں سے تم پر حملہ کر دے گی اور اگر روبوٹس نے لیزر گنوں کا استعمال کرنا شروع کر دیا تو پھر تم میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچ سکے گا۔ روبوٹس لیزر گن سے بیس منزلہ عمارت کو بھی تباہ کر سکتے ہیں اور اس کے سامنے اگر فولاد کی مضبوط دیوار بھی آ جائے تو وہ لیزر گن سے اس دیوار کو لمحوں میں پگھلا دیں گے۔ روبوٹس کے سامنے آ کر تم اپنی موت کو خود دعوت دو گے اس لئے تم سب کے لئے اور خاص طور پر سیکورٹی اداروں کے لئے یہ میرا اہم پیغام ہے کہ روبوٹس فورس کو آزادی سے آگے بڑھنے دیا جائے۔ اگر ان کے راستے میں رکاوٹ ڈالی گئی تو وہ اِن اکٹھن ہو کر تم سب کا نام و نشان مٹا سکتے ہیں۔ ایئر شپ کو جن گن شپ ہیلی کاپٹروں اور جنگی طیاروں نے گھیر رکھا ہے ان کے لئے میرا حکم ہے کہ یہ واپس چلے جائیں۔ میں انہیں ایک منٹ کا وقت دیتا ہوں۔ اگر ایک منٹ میں طیارے اور گن شپ ہیلی کاپٹر واپس نہ گئے تو ایئر شپ سے ان سب کو مار گرایا جائے گا اور جو بھی نقصان ہوگا اس کے یہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ تاران کے تقریباً ہر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

شہر میں سی ورلڈ کے ایئر شپ پہنچ چکے ہیں اور دوسرے بہت سے ممالک پر بھی روبوٹس اتارے جا چکے ہیں۔ جن ممالک نے روبوٹس فورس کے خلاف کارروائی سے گریز کیا ہے وہ ملک سلامت ہیں اور جن ممالک نے روبوٹس کے مقابلے پر آنے کی کوشش کی تھی اس ملک میں تباہی اور بربادی نے ڈیرے ڈال دیئے ہیں۔ اب یہ تم سب پر اور حکام پر منحصر ہے کہ تاران کے دارالحکومت کو بغیر کسی نقصان کے میرے حوالے کرنا چاہتے ہو یا مجھے اپنے قوت بازو سے یہ سب کرنا ہوگا۔ اگر ایسا ہوا تو یہاں لاشوں کے پشتے لگ جائیں گے اور تاران کو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑے گا کیونکہ تمہارے پاس تو کیا سپر پاور ممالک کے پاس بھی ایسا کوئی اسلحہ نہیں ہے جس سے وہ روبوٹ فورس کا مقابلہ کر سکیں۔ اس ملک کے تمام مواصلاتی رابطے منقطع کر دیئے گئے ہیں۔ کچھ ہی دیر میں ٹیلی ویژن چینل کھول دیئے جائیں گے لیکن ان تمام چینلز پر سی ورلڈ کے پروگرام نشر کئے جائیں گے جن میں تم سب کو بتایا جائے گا کہ تاران بگ کنگ کی ملکیت ہے اور بگ کنگ کی دنیا میں کون کیسے رہ سکتا ہے''...... ماحول میں آواز گونج رہی تھی اور اس آواز کو سن کر لوگ ہکا بکا رہ گئے تھے۔

''میں تم سب کو یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں طاقت کا دیوتا ہوں۔ میرے پاس سائنس کی اتنی طاقت موجود ہے کہ میں اس شہر کا سارا نظام تلپٹ کر سکتا ہوں۔ شہر کی زندگی مفلوج کرنا میرے

لئے مشکل نہیں ہے۔ میں اس ملک کی برقی سپلائی بند کرنے کے ساتھ ہر طرح کا مشینی سسٹم جام کر سکتا ہوں اور اس ایئر شپ سے ایسی بمباری کر سکتا ہوں کہ لمحوں میں شہر تباہ ہو سکتا ہے اس لئے میرے غضب کو آواز نہ دینا اور میری ہدایات پر عمل کرنا۔ اسی میں تم سب کی بھلائی اور فلاح ہے۔ اب میں آخر میں تم سب کو ایک بار پھر تنبیہہ کرتا ہوں کہ تم سب کا حاکم اب بگ کنگ ہے۔ بگ کنگ کون ہے اور تم سے کیا چاہتا ہے اس کے بارے میں جلد ہی تمہیں ٹی وی سکرینوں اور مواصلاتی ذرائع سے بتا دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ ایئر شپ کے گرد چکرانے والے طیارے اور گھیراؤ کرنے والے ہیلی کاپٹروں کو میں نے جو ایک منٹ دیا ہے وہ وقت اب شروع ہو رہا ہے''...... بگ کنگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر وہاں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔ ایئر شپ کے گرد جو طیارے چکرا رہے تھے اور جن ہیلی کاپٹروں نے گھیرا ڈال رکھا تھا وہ قدرے پیچھے ہٹ گئے۔ لوگوں کی نظریں اب ان ہیلی کاپٹروں اور ایئر شپ کے گرد چکر کاٹنے والے طیاروں پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر اچانک ایک ہیلی کاپٹر آگے بڑھا اور وہ ٹھیک ایئر شپ کے نیچے اس جگہ آ گیا جہاں ایئر شپ میں روشن دائرہ کھلا ہوا تھا اور جہاں سے مسلسل بھاپ جیسا دھواں نکل رہا تھا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر کا اوپر والا حصہ ایئر شپ کے روشن ہول کی طرف اٹھا اور دوسرے لمحے اچانک ماحول مشین گنوں کی تیز

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

آوازوں سے گونج اٹھا۔ ہیلی کاپٹر میں لگی ہوئی مشین گنوں کے
دہانے کھل گئے تھے اور مشین گنوں کی نالوں سے سرخ سرخ گولیاں
ایک قطار بناتی ہوئیں ہول میں جاتی ہوئی دکھائی دیں۔ فائرنگ
شروع ہوتے ہی اس حصے میں موجود افراد جو سڑک پر اور عمارتوں
کی چھتوں پر موجود تھے تیزی سے چیختے چلاتے ہوئے ادھر ادھر
بھاگنا شروع ہو گئے۔

ایک ہیلی کاپٹر کو مشین گنوں سے فائرنگ کرتے دیکھ کر ایئر شپ
کے گرد پھیلے ہوئے باقی ہیلی کاپٹروں نے بھی ایئر شپ پر چاروں
طرف سے فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ سینکڑوں کی تعداد میں بلٹس
ایئر شپ سے ٹکرائیں اور پھر ایئر شپ کی باڈی سے ٹکرا ٹکرا کر
اچٹتی چلی گئیں۔ مسلسل اور خوفناک انداز میں فائرنگ ہوتے دیکھ کر
نیچے موجود لوگوں میں کھلبلی سی مچ گئی تھی۔ سب بری طرح سے چیختے
چلاتے ہوئے بھاگنے لگے۔ سڑکوں پر کھڑی گاڑیوں میں موجود
افراد گاڑیوں کے اندر ہی دبک گئے اور کچھ اپنی گاڑیاں چھوڑ کر پناہ
گاہ کی تلاش میں اردگرد کی عمارتوں کی طرف بھاگتے چلے گئے۔

ہیلی کاپٹروں کے ساتھ ساتھ ایئر شپ کے گرد چکرانے والے
جنگی طیاروں نے بھی گنوں کے دہانے کھول دیئے تھے لیکن گولیاں
ایئر شپ سے ٹکرا کر بری طرح سے اچٹ رہی تھیں اور پھر اچٹ
کر آنے والی گولیاں اردگرد کی عمارتوں اور سڑکوں پر موجود گاڑیوں
پر پڑنے لگیں۔ گاڑیوں کی چھتوں اور فرنٹ پر سوراخ بنتے جا رہے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

تھے اور بے شمار گاڑیوں کے ونڈ اسکرین ٹوٹ کر بکھر رہے تھے۔
سڑک پر بھاگنے والے افراد میں سے بھی بہت سے افراد ان گولیوں
کا شکار ہو کر گر رہے تھے۔ ہر طرف افراتفری اور چیخ و پکار کا عالم
طاری ہو چکا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کسی دشمن ملک کی فورس نے
باقاعدہ فضائی حملہ کر دیا ہو اور یہ اسکوارڈ شہر میں داخل ہو کر بے
گناہ اور نہتے عوام کو نشانہ بنا رہا ہو۔ اسی لمحے دو جنگی جہاز یکلخت
ایئر شپ کے روشن ہول کے نیچے آئے اور پھر تیزی سے اوپر
اٹھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ تیزی سے اس ہول میں داخل ہونا
چاہتے ہوں۔ اوپر اٹھتے ہوئے دونوں جہازوں سے یکلخت دو دو
میزائل نکلے اور تیزی سے ہول کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ میزائل
فائر کرتے ہی طیاروں نے دائیں بائیں رخ بدلے اور سائیڈوں
سے نکلتے چلے گئے۔ ہول کے قریب موجود فائرنگ کرنے والا ہیلی
کاپٹر بھی تیزی سے گھوما اور ہول کے نیچے سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔
لوگ جو چھپ کر یہ سب دیکھ رہے تھے انہیں ایسا لگ رہا تھا جیسے
طیاروں نے جو میزائل فائر کئے تھے وہ ہول سے گزر کر اندر جاتے
ہی ایئر شپ میں تباہی مچا دیں گے لیکن ایسا کچھ نہ ہوا۔ پھر ان
طیاروں نے چکر کاٹا اور مڑ کر واپس آتے ہوئے انہوں نے ایئر
شپ کے مختلف حصوں پر میزائل فائر کرنے شروع کر دیئے۔ میزائل
ایئر شپ سے ٹکرا کر زور دار دھماکوں سے بلاسٹ ہوئے لیکن یہ
دیکھ کر لوگوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹ پڑیں کہ ان میزائلوں کا

ایئر شپ پر کوئی اثر نہ ہو رہا تھا۔

"میں نے ایئر کرافٹ اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کو یہاں سے جانے کا حکم دیا تھا لیکن انہوں نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی ہے اور یکطرفہ کارروائیوں کا آغاز کر دیا ہے۔ میں نے چونکہ ایک منٹ کا وقت دیا تھا اس لئے میں خاموش رہا لیکن اب ایک منٹ گزر چکا ہے۔ اب ان طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کا جو حشر ہو گا وہ تم سب اپنی آنکھوں سے دیکھو گے"...... اچانک ایئر شپ سے وہی مشینی آواز سنائی دی۔ پھر جیسے ہی یہ آواز ختم ہوئی اچانک ایئر شپ کے ہر حصے سے تیز روشنی چمکی۔ یہ نیلی روشنی تھی جو تیزی سے فلیش کی طرح پھیل رہی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایئر شپ مکمل طور پر روشن گولا سا بن گیا۔ روشنی نے ہر طرح اجالا کر دیا تھا۔ ایئر شپ کو روشن گولا بنتے دیکھ کر ہیلی کاپٹر اور جنگی طیارے تیزی سے پیچھے ہٹے لیکن اسی لمحے ایئر شپ سے روشنی کا تیز جھماکا سا ہوا اور اس کے ارد گرد موجود گن شپ ہیلی کاپٹر اور جنگی طیارے اس روشنی میں چھپ گئے۔ دوسرے لمحے ماحول کیے بعد دیگرے خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھا اور پھر فضاء سے ان طیاروں اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کے جلتے ہوئے ٹکڑے نیچے گرتے دکھائی دیے۔ ایئر شپ سے نکلنے والی تیز روشنی نے ارد گرد موجود تمام گن شپ ہیلی کاپٹروں اور جنگی طیاروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا اور اس روشنی کی زد میں آتے ہی ہیلی کاپٹر اور جنگی طیارے یوں تباہ ہو گئے تھے

جیسے ان پر طاقتور میزائل فائر کئے گئے ہوں۔

ہیلی کاپٹروں اور جنگی جہازوں کے جلتے ہوئے ٹکڑے، سڑکوں پر کھڑی گاڑیوں اور عمارتوں کی چھتوں پر گرے اور ماحول ایک بار پھر تیز دھماکوں اور شیشے ٹوٹنے کے ساتھ بے شمار انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ سڑکوں پر اور گاڑیوں میں موجود بے شمار افراد ان جلتے ہوئے ٹکڑوں کا شکار بن گئے تھے۔ اب تو پورا شہر ہی ہل کر رہ گیا۔ ہر کوئی اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ رہا تھا۔ شہر کی ہر عمارت پر آگ جل رہی تھی اور جن گاڑیوں پر ہیلی کاپٹروں اور جنگی طیاروں کے جلتے ہوئے ٹکڑے گرے تھے وہ بھی آگ میں جلنا شروع ہو گئی تھیں۔ لوگوں کی چیخ و پکار سے ہر طرف کہرام سا مچ گیا تھا۔

"اب میں تم سب کو حکم دیتا ہوں کہ تم سب سڑکیں، بازار اور گلیاں خالی کر دو۔ سب اپنے اپنے گھروں اور عمارتوں کے اندر چلے جاؤ۔ میں ایئر شپ سے مسلح روبوٹس نیچے اتار رہا ہوں۔ اگر تم میں سے کوئی بھی انسان روبوٹس کے سامنے آیا تو روبوٹس اسے لیزر گن سے جلا کر بھسم کر دیں گے۔ سڑکوں پر موجود گاڑیوں میں بھی کوئی شخص موجود نہ رہے۔ میں تم سب کو سڑکیں، بازار اور گلیاں خالی کرنے کے لئے صرف دو منٹ دیتا ہوں۔ دو منٹ کے بعد مجھے کوئی بھی فرد باہر نظر آیا تو وہ اپنی موت کا خود ذمہ دار ہو گا"...... ماحول میں ایک بار پھر بگ کنگ کی آواز گونجتی سنائی دی۔ اس اعلان کو سنتے ہی لوگوں نے پاگلوں کی طرح چیختے چلاتے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہوئے بھاگنا شروع کر دیا۔ سڑکوں پر گاڑیوں میں جو افراد موجود تھے وہ اپنی گاڑیوں سے نکل نکل کر مختلف عمارتوں کی طرف دوڑنے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے سڑکیں، بازار اور گلیاں ویران ہو گئیں۔ لوگوں نے ایئر شپ کے ساتھ جنگی طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کی خوفناک جنگ دیکھی تھی۔ جنگی طیارے اور گن شپ ہیلی کاپٹر اس ایئر شپ کو معمولی سا بھی نقصان نہ پہنچا سکے تھے جبکہ ایئر شپ کی تیز لائٹ نے ان تمام جنگی جہازوں اور ہیلی کاپٹروں کو تباہ کر دیا تھا جو ایئر شپ کے قریب موجود تھے۔

دن کے وقت ہی تاران کا دارالحکومت ویران ہو گیا تھا۔ سڑکوں، گلیوں اور بازاروں میں بے شمار گاڑیاں کھڑی تھیں جن کی ہیڈ لائٹس آن تھیں اور سٹریٹ لائٹس کی روشنی میں شہر ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے یہ شہر انسانی آبادی سے خالی ہو گیا ہو۔ یہاں خوفناک وبائی مرض پھیل گیا ہو جس نے شہر کو مکمل طور پر ویران اور سنسان کر دیا ہو۔ اسی لمحے ایئر شپ سے تیز روشنی نکلی اور پورا شہر اس تیز روشنی میں نہا گیا۔ روشنی اس قدر تیز تھی کہ جو لوگ عمارتوں میں موجود تھے اور بند کھڑکیوں اور دروازوں کے دریچوں سے ایئر شپ کو دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے اس روشنی کی تاب نہ لا سکے۔ ان کی آنکھیں نہ صرف چندھیا گئیں بلکہ وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر اس بری طرح سے چیخنے چلانے لگے جیسے ان کی آنکھوں میں تیز مرچیں سی بھر گئی ہوں۔ اب کھڑکیاں اور دروازے بھی بند ہو گئے

تھے۔ پھر روشنی ختم ہو گئی۔ ایئر شپ سے نکلنے والی روشنی کے بند ہوتے ہی شہر کی سپلائی بھی معطل ہو گئی تھی اور سڑکوں، گلیوں اور بازاروں میں کھڑی گاڑیوں کی ہیڈ لائٹس بھی خود بخود بجھ گئی تھیں۔ آسمان پر سیاہ بادل اسی طرح چھائے ہوئے تھے اور ان بادلوں کے درمیان دیو ہیکل ایئر شپ اسی طرح معلق تھا۔ ایئر شپ کے نچلے حصے میں اسی طرح روشن ہول کھلا ہوا تھا۔ اس روشن ہول سے اچانک لمبی لمبی رسیاں لٹکنے لگیں۔ یہ رسیاں فولادی تھیں۔ رسیوں کے ساتھ دس دس فٹ لمبے روبوٹ چمٹے ہوئے تھے۔ روبوٹس ان رسیوں سے لٹک کر نیچے آئے اور پھر انہوں نے زمین پر چھلانگیں لگانی شروع کر دیں۔ روبوٹس سفید رنگ کے تھے۔ ان کے جسم دبلے پتلے تھے اور ان کے سروں پر ایسے ہیلمٹ چڑھے ہوئے تھے جن سے ان کے منہ اور آنکھیں تک دکھائی نہ دے رہی تھیں۔ ان کے چہرے کے سامنے والے حصے پر سیاہ رنگ کی چمکدار تکون بنی ہوئی تھی۔ شاید وہ اسی تکونی شیشے کے پیچھے سے دیکھتے تھے۔ ایسی ہی ایک بڑی سیاہ تکون ان کے سینوں پر بھی بنی ہوئی تھیں جن پر سفید رنگ میں بڑے بڑے حروف میں ایس ڈبلیو لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ایس ڈبلیو جس سے مراد واضح طور پر سی ورلڈ ہی تھا۔

روبوٹس کے ہاتھوں میں بڑی بڑی پچنی گنیں تھیں جن پر مختلف رنگوں کے بلب جل بجھ رہے تھے۔ اس کے علاوہ ان روبوٹس کے پہلوؤں میں پچنی گنیں رکھنے والے ہولسٹر بھی لگے ہوئے تھے اور

ان کی کمروں پر باکس لٹکے ہوئے تھے جن میں وہ ضرورت کا سامان رکھ سکتے تھے۔

روبوٹس ایئر شپ سے نکل نکل کر بڑی شاہراہ پر جمع ہو رہے تھے اور قطار کی شکل میں ایک دوسرے کے آگے پیچھے کھڑے ہو رہے تھے۔ اس سڑک پر ایئر شپ سے پچاس روبوٹ اتارے گئے تھے۔ ان روبوٹس کے نیچے آتے ہی ایئر شپ آگے بڑھ گیا اور پھر آگے جا کر اس نے مزید روبوٹس نیچے اتارے اور مزید آگے چلا گیا۔ اسی طرح ایئر شپ شہر کے تقریباً ہر حصے میں جا رہا تھا اور شہر کے مختلف علاقوں میں روبوٹس اتار رہا تھا۔

مین سڑک پر پچاس کے پچاس روبوٹس قطاروں میں ساکت کھڑے ہو گئے تھے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ نیچے آتے ہی جام ہو گئے ہوں۔ اچانک ایک روبوٹ کی گردن گھومی اور پھر اس کی نظریں دور کھڑی ایک کار پر جم گئیں۔ دوسرے لمحے اس روبوٹ نے چپٹی گن سیدھی کی اور اس نے کار کا نشانہ لیتے ہوئے گن کا بٹن پریس کر دیا۔ گن سے بنفشی رنگ کی شعاع سی نکل کر اس کار سے ٹکرائی اور دوسرے لمحے ماحول یکلخت زور دار دھماکے سے گونج اٹھا۔ کار کے پرزوں کے ساتھ ایک انسانی جسم بھی ہوا میں ہاتھ پیر مارتا ہوا اچھلا تھا۔ روبوٹ کی نظریں جیسے ہی اس انسان پر پڑیں۔ اس کی گن سے ایک بار پھر شعاع نکلی اور ہوا میں ہاتھ پیر مارتے ہوئے اس انسان پر پڑی۔ ایک اور دھماکہ ہوا اور اس انسان کے

ٹکڑے بکھرتے چلے گئے۔ وہ آدمی شاید کسی عمارت میں پناہ نہ لے سکا تھا اور جلدی میں اس کار کے پیچھے چھپ گیا تھا لیکن روبوٹ کی تیز نظروں نے اسے لمحوں میں تلاش کر لیا تھا۔

"آگے بڑھو اور سڑکوں، گلیوں اور بازاروں کے راؤنڈ لگاؤ۔ اگر ایک انسان بھی تمہیں باہر دکھائی دے تو اسے ختم کر دو"...... اس روبوٹ نے جس نے کار اور انسان کو نشانہ بنایا تھا چیختی ہوئی آواز میں کہا اور پھر وہ روبوٹ قطار کی شکلوں میں آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

جولیا اور اس کے ساتھی ایکریمیا کے مشرقی ساحلی شہر فلاوس کے ایک ہوٹل میں موجود تھے۔ ڈی ہیڈ کوارٹر سے انہیں ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر مل گیا تھا جس کے ذریعے وہ وہاں سے اطمینان سے نکل آئے تھے اور عمران ہیلی کاپٹر کسی اور طرف لے جانے کی بجائے فلاوس کی طرف لے آیا تھا۔ فلاوس ایک پہاڑی علاقہ تھا جو تین اطراف سے پہاڑیوں میں گھرا ہوا تھا اور اس کی چوتھی سمت میں سمندر تھا۔

ہیلی کاپٹر کی ساخت دیکھ کر عمران حیران رہ گیا تھا۔ یہ ایسا ہیلی کاپٹر تھا جو ایندھن کی بجائے ایٹمی بیٹریوں سے چلتا تھا اور ایٹمی بیٹریوں کے تحت اس ہیلی کاپٹر کو برسوں تک اُڑایا جا سکتا تھا۔ ہیلی کاپٹر کو ہر قسم کے موسمی اثرات اور خاص طور پر گولیوں اور میزائلوں سے محفوظ رکھنے کا خصوصی انتظام کیا گیا تھا۔ اس ہیلی کاپٹر پر اگر چاروں اطراف سے میزائل برسائے جاتے تب بھی ہیلی کاپٹر پر

ان کا کوئی اثر نہ ہو سکتا تھا اور ہیلی کاپٹر کو انتہائی بلندیوں پر لے جا کر دور دراز کا سفر بھی آسانی سے کیا جا سکتا تھا۔ اس ہیلی کاپٹر اور اس کی ساخت دیکھ کر عمران سمجھ گیا تھا کہ یہ ہیلی کاپٹر ڈی کنگ کے لئے تھا جو ڈی ہیڈ کوارٹر اور سی ورلڈ اس کے ذریعے آتا جاتا ہو گا۔ اس ہیلی کاپٹر میں ایسی سہولیات بھی موجود تھیں کہ اسے نہ تو کسی راڈار پر چیک کیا جا سکتا تھا اور نہ ہی کسی سیٹلائٹ سے اسے دیکھا جا سکتا تھا۔ یہی نہیں اس ہیلی کاپٹر میں جدید گنیں اور میزائل لانچر بھی نصب تھے جن سے ہیلی کاپٹروں اور جنگی جہازوں کا آسانی سے مقابلہ کر کے انہیں مار گرایا جا سکتا تھا۔

عمران کے لئے یہ ہیلی کاپٹر کسی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہ تھی۔ ہیلی کاپٹر پر اس کا نام بلیک ایرو لکھا ہوا تھا۔ اس نے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کیا اور پھر وہ اس ہیلی کاپٹر میں اپنے ساتھیوں کو لے کر نکل آیا۔ عمران نے ٹائیگر کے ساتھ مل کر اپنا کام مکمل کرنے کے بعد اپنے ساتھیوں کی مدد سے ایک بار پھر ڈی ہیڈ کوارٹر میں بلاسٹرز کے ٹائمر آن کر دیئے تھے اور پھر وہ جیسے ہی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر صحرا میں پہنچے ان کے پیچھے ڈی ہیڈ کوارٹر میں جیسے آتش فشاں پھٹ پڑا۔ آگ کی چھتری سی بلند ہوئی اور ڈی ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا۔ ہیڈ کوارٹر کی جگہ آگ ہی آگ دکھائی دے رہی تھی۔ عمران ہیلی کاپٹر لے کر فلاوس کی جانب روانہ ہو گیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو بتا دیا تھا کہ اس نے سی ورلڈ کو ٹریس کر لیا ہے جس کے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

لئے انہیں طویل ترین سفر کرنا پڑے گا لیکن اسے یقین تھا کہ طویل ترین سفر کے بعد وہ سی ورلڈ پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ سی ورلڈ پہنچنے کے لئے اسے بلیک ایرو جیسا ہیلی کاپٹر مل گیا تھا۔

فلاوس کے پہاڑی علاقے میں پہنچ کر عمران نے ہیلی کاپٹر کو ایک بڑے دراڑ میں چھپا دیا۔ اس کے بعد وہ سب اپنا اپنا سامان اٹھا کر شہر میں پہنچ گئے۔ شہر آتے ہی عمران نے ہوٹلوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر ایک اچھے سے ہوٹل میں کمرے بک کرا کر وہ اس میں مقیم ہو گئے۔ عمران انہیں اس ہوٹل میں چھوڑ کر ٹرومین کے ساتھ روانہ ہو گیا اور آج اسے گئے ہوئے دو روز گزر چکے تھے لیکن نہ تو اس نے انہیں کال کیا تھا اور نہ ابھی تک واپس آیا تھا۔ وہ شدت سے عمران کی واپسی کے منتظر تھے اور عمران تھا کہ واپس آنے کا نام ہی نہ لے رہا تھا۔

وہ سب جولیا کے کمرے میں موجود تھے۔ دو روز کے بعد انہیں عمران کی فکر لاحق ہونا شروع ہو گئی تھی۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر عمران کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے اور واپس آنے کا نام کیوں نہیں لے رہا ہے۔

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ جب ہمیں ڈی ہیڈ کوارٹر سے ہر قسم کا اسلحہ بھی مل گیا ہے۔ تیز رفتار ہیلی کاپٹر بھی اور اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی پتہ چل گیا ہے کہ سی ورلڈ بحرالکاہل کے کس حصے میں موجود ہے پھر عمران صاحب وہاں جانے کی بجائے فلاوس

کیوں آئے ہیں اور اب وہ خود کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ آخر ہم ان کا کب تک انتظار کریں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہم سی ورلڈ جانے کی بجائے فلاوس کیوں آئے ہیں یہ بات میں نے عمران سے ایک بار نہیں کئی بار پوچھی تھی لیکن وہ میری بات کا جواب دینے کی بجائے ادھر ادھر کی باتیں کرنا شروع کر دیتا تھا اور اصل بات ہی گول کر جاتا تھا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ادھر ادھر کی باتیں کرنا اور وقت ضائع کرنا اس کی پرانی عادت ہے۔ بہتر ہوتا کہ اس کی بجائے ہیلی کاپٹر ہم حاصل کرتے اور وقت برباد کرنے کی بجائے ہیلی کاپٹر بحرالکاہل لے جا کر اس علاقے کا سرچ کرتے اور پھر سی ورلڈ کا پتہ چلتے ہی ہم وہاں اسے تباہ کرنے کے لئے بھرپور انداز میں کارروائیاں کرنا شروع کر دیتے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ڈائریکٹ وہاں جانے کی بجائے عمران صاحب اگر یہاں آئے ہیں تو سوچ سمجھ کر ہی آئے ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"کیا سوچ سمجھ کر آئے ہوں گے۔ اسے کم از کم ہمیں بتانا تو چاہئے کہ ہم یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں اور پچھلے دو روز سے ہوٹل میں بیٹھے کیا کر رہے ہیں"...... تنویر نے اسی انداز میں کہا۔

"جھک مار رہے ہیں اور کیا۔ وہ ہمیں چھوڑ کر نجانے ٹرومین

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کے ساتھ خود کہاں چلا گیا ہے"...... جولیا نے منہ بنا کر اور بڑے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ عمران صاحب ہمیں یہاں چھوڑ کر ٹرومین کے ساتھ اس ہیلی کاپٹر میں سی ورلڈ کی طرف روانہ ہو گئے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور اس کی بات کسی زوردار دھماکے سے کم نہ تھی۔ اس کی بات سن کر وہ سب بری طرح سے اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ عمران ہمیں یہاں چھوڑ کر ٹرومین کے ساتھ سی ورلڈ کی طرف روانہ ہو گیا ہو۔ اگر اس نے ایسا ہی کرنا تھا تو پھر وہ ہمیں یہاں لایا ہی کیوں تھا"۔ جولیا نے حیرت اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے ایک امکانی بات کی ہے۔ ممکن ہے کہ عمران صاحب اپنے ساتھ بھیڑ بھاڑ نہ لے جانا چاہتے ہوں اس لئے وہ ٹرومین کے ساتھ ہی نکل گئے ہوں تاکہ سی ورلڈ کو جلد سے جلد اس کے منطقی انجام تک پہنچا سکیں"...... کیپٹن شکیل نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر اس نے ایسا ہی کرنا تھا تو یہ بات وہ ہمیں بھی تو بتا سکتا تھا۔ اگر وہ اس معاملے میں رسک نہیں لینا چاہتا تھا کہ زیادہ افراد کی موجودگی میں مشکلات بڑھ سکتی ہیں تو یہ بات وہ ہم سے شیئر تو کر ہی سکتا تھا"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"جو کچھ ہم سوچ رہے ہیں ہو سکتا ہے کہ معاملہ اس کے برعکس ہو اور عمران صاحب کسی اور کام میں مصروف ہوں اس لئے ہمیں فضول باتوں سے پریشان نہیں ہونا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی ایسی باتیں کر کے ہم خواہ مخواہ عمران صاحب پر شک کر رہے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"وہ خود ہی اپنی ذات پر شک کراتا ہے۔ کسی اور کام سے بھی جانا تھا تو وہ ہمیں بتا سکتا تھا اور کچھ نہیں تو اسے کم از کم یہ تو بتا دینا چاہئے تھا کہ وہ واپس کب لوٹے گا"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں انتظار کرنا چاہئے"...... خاور نے کہا۔

"لیکن کب تک۔ اگر وہ مزید دو تین دن واپس نہ آیا تو"۔ تنویر نے کہا۔

"مس جولیا ہماری ڈپٹی چیف ہیں۔ ایسی صورت میں یہ جو فیصلہ کریں گی ہم اس پر عمل کریں گے"...... چوہان نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ان فضول کی باتوں میں الجھنے کی بجائے چیف سے بات کرنی چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ عمران نے کہا تھا کہ وہ خود ہی چیف کو رپورٹ دے دے گا۔ اس نے یہاں ٹرانسمیٹر اور سیل فون استعمال کرنے سے منع کیا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"ارے۔ وہ کیوں"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"اس نے وجہ تو نہیں بتائی تھی لیکن اس نے مجھ سے یہ ضرور کہا تھا کہ جب تک وہ واپس نہیں آتا اس وقت تک ہم نہ سیل فون استعمال کریں اور نہ ہی ٹرانسمیٹر"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اگر عمران صاحب نے لوٹ کر آنے کا کہا تھا تو پھر پریشانی کس بات کی ہے۔ ہم کیوں خواہ مخواہ کی بحث کر رہے ہیں"۔ نعمانی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"وقت گزاری کے لئے"...... صفدر نے مسکرا کر کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"لیں آ گئے عمران صاحب۔ یہ دستک دینے کا انہی کا انداز ہے"...... صفدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ان سب کے چہرے کھل اٹھے۔ صفدر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے دروازہ کھولا تو باہر واقعی عمران موجود تھا۔ عمران کے چہرے پر شدید تھکاوٹ کے تاثرات تھے۔ اس کی آنکھوں کے گرد حلقے سے پڑے ہوئے تھے جیسے وہ مسلسل جاگتا رہا ہو۔

"ہیلو۔ صفدر یار جنگ بہادر کیسے ہو"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"میں تو ٹھیک ہوں۔ آپ نے اپنی یہ کیا حالت بنا رکھی ہے"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں کیا ہوا ہے میری حالت کو۔ اچھا بھلا تو ہوں"۔ عمران

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

نے مسکرا کر کہا۔ اسے اندر آتے دیکھ کر وہ سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"کہاں تھے تم اور یہ تم نے اپنا حلیہ کیا بنا رکھا ہے"...... سلام و دعا کے بعد جولیا نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران صوفے پر یوں گر گیا جیسے اب اس میں مزید کھڑے رہنے کی سکت نہ ہو۔ وہ واقعی تھکا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔

"کیا یہ سارے سوال و جواب بعد میں ہو سکتے ہیں۔ نیند کی شدت سے میری آنکھیں بند ہو رہی ہیں اور دماغ کام نہیں کر رہا ہے"...... عمران نے کہا۔ اس کی آنکھیں واقعی سرخ ہو رہی تھی۔

اس کی بات سن کر جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ٹھیک ہے۔ تم آرام کرو۔ ہم بعد میں بات کریں گے"۔ جولیا نے کہا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو وہ سب سر ہلا کر اس کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران صوفے پر لیٹ گیا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔ دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آوازیں سن کر اس نے ایک لمحے کے لئے آنکھیں کھولیں اور پھر اس نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔ وہ سب عمران کو کمرے میں اکیلا چھوڑ کر دوسرے کمرے میں آ گئے۔

"عمران صاحب کی حالت دیکھ کر تو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ مسلسل جاگ کر بھاگ دوڑ کرتے رہے ہوں"...... کیپٹن شکیل نے

کہا۔

"ہاں۔ انہیں اس قدر تھکا ہوا پہلی بار دیکھا ہے میں نے"۔ صفدر نے کہا۔

"انہیں ریسٹ کی ضرورت ہے۔ کچھ دیر آرام کر لیں گے تو فریش ہو جائیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"لیکن وہ اکیلا کیوں آیا ہے۔ وہ ٹرومین کے ساتھ گیا تھا۔ ٹرومین اس کے ساتھ واپس کیوں نہیں آیا"...... تنویر نے کہا۔

"ٹرومین سے ہمارا کیا لینا دینا ہے۔ وہ اس معاملے میں ہمارے ساتھ ہے اور بس"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"میں بھی اسی حوالے سے اس کے بارے میں بات کر رہا ہوں کہ یہ دونوں ایک ساتھ گئے کہاں تھے"...... تنویر نے کہا۔

"جب عمران جاگ جائے گا تو وہ خود ہی ساری تفصیل بتا دے گا تم کیوں بے چین ہو رہے ہو"...... جولیا نے اسی انداز میں کہا تو تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ عمران کی حالت دیکھ کر جولیا واقعی پریشان ہو گئی تھی اس لئے اس کا بات کرنے کا انداز بدل گیا تھا اور تنویر جانتا تھا کہ اگر اس نے مزید کوئی بات کی تو جولیا جھٹ سے اکھڑ کر اس سے رویہ مزید سخت کر سکتی ہے اس لئے اس نے خاموش ہونے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔

شام کو عمران کے بلانے پر وہ سب اس کے کمرے میں آ گئے۔ عمران نہ صرف جاگ گیا تھا بلکہ نہا کر فریش ہو چکا تھا۔ ان سب

نے ایک ساتھ وش کیا اور پھر وہ سب عمران کے گرد جمع ہو گئے۔

"صبح تو آپ بے حد تھکے ہوئے تھے اور آپ پر نیند کا غلبہ تھا۔ آپ آتے ہی سو گئے تھے لیکن اب آپ مکمل طور پر فریش نظر آ رہے ہیں۔ اب تو بتا دیں کہ دو روز سے آپ کہاں غائب تھے اور آپ پر اس قدر تھکاوٹ کیوں طاری ہوئی تھی"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کہاں جانا تھا میں نے۔ میں اور ٹرومین اسی ہیلی کاپٹر کو چیک کرنے گئے تھے جس کے ذریعے ہم وائٹ ڈیزرٹ سے واپس آئے تھے۔ ٹرومین کو خدشہ تھا کہ کہیں بگ کنگ اس ہیلی کاپٹر کو کسی ذریعے سے تباہ نہ کر دے اس لئے اس نے ہیلی کاپٹر کی مکمل جانچ پڑتال کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور یہ واقعی ہماری خوش قسمتی ہی تھی کہ ہم بروقت وہاں پہنچ گئے تھے۔ ہیلی کاپٹر میں ایک سائلنٹ بلاسٹر لگا ہوا تھا جسے آن کر دیا گیا تھا۔ ٹرومین کے پاس ایک سائنسی آلہ تھا اس آلے کی مدد سے سائلنٹ بلاسٹر کا پتہ چل گیا۔ چنانچہ اسے آف کر دیا گیا۔ اگر ہمیں تھوڑی اور دیر ہو جاتی تو دراڑ میں چھپائے ہوئے ہیلی کاپٹر سے ہم یقیناً ہاتھ دھو بیٹھتے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اس کام میں آپ کو دو روز لگ گئے"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہیلی کاپٹر میں ہم اپنی مرضی کی تبدیلی کرنا چاہتے تھے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

اس ہیلی کاپٹر کے کنٹرولنگ سسٹم اور خاص طور پر ٹریکنگ سسٹم کو بدلنا چاہتے تھے تاکہ جب ہم سی ورلڈ کی طرف سفر کریں تو سی ورلڈ کا کوئی بھی سیٹلائٹ یا راڈار سسٹم اس ہیلی کاپٹر کو چیک نہ کر سکے۔ ہم ہیلی کاپٹر سے ایسے تمام آلات ہٹا دینا چاہتے تھے جن کا بگ کنگ فائدہ اٹھا سکتا ہو۔ ایسا بھی ممکن تھا کہ ہم جیسے ہی سی ورلڈ کے قریب پہنچتے بگ کنگ اس ہیلی کاپٹر کو اپنے کنٹرول میں لے کر اس کا رخ موڑ دیتا۔ ہیلی کاپٹر میں ایسے بہت سے آلات لگے ہوئے تھے جو بعد میں ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے تھے۔ ہم ان آلات کو ہٹا کر ہیلی کاپٹر کے روٹ میپ کو چیک کر رہے تھے کہ ہمیں اس ہیلی کاپٹر کے روٹ میپ میں ریاست ایموسیا کے ایک پہاڑی علاقے کا پتہ چلا۔ ہم نے اس علاقے کو چیک کیا۔ ٹرومین نے سیٹلائٹ اور کمپیوٹرائزڈ سسٹم سے جب اس جگہ کی مکمل تفصیلات حاصل کیں تو ہمیں علم ہوا کہ اس ہیلی کاپٹر کو کئی بار اس علاقے میں لے جایا جا چکا ہے۔ جس طرح ہیلی کاپٹر ہمیں ڈی ہیڈ کوارٹر میں ملا تھا اسی طرح یہی ہیلی کاپٹر اس علاقے میں بھی کئی کئی روز رکا رہا تھا جس سے ہمیں اندازہ ہوا کہ اس جگہ یقیناً سی ورلڈ کا ڈی ہیڈ کوارٹر کی طرح کوئی بڑا ٹھکانہ موجود ہے۔ میں اور ٹرومین ہیلی کاپٹر سے اس علاقے کی طرف روانہ ہو گئے اور پھر جب ہم وہاں پہنچے تو ہمیں وہاں سپاٹ اور بڑی بڑی پہاڑیاں دکھائی دیں۔ ٹرومین کے پاس ایک جدید ترین کمپیوٹرائزڈ آلہ تھا اس آلے کی مدد

سے جب اس نے اوپر سے چیکنگ کی تو اسے پتہ چلا کہ پہاڑیوں کے اندر جدید اور بہت بڑی بڑی عمارتیں موجود ہیں جہاں نہ صرف مشینیں بلکہ ایٹمی بیٹریاں بھی کام کر رہی ہیں۔ ٹرومین نے ان مشینوں کی چیکنگ کی تو اسے پتہ چلا کہ یہاں ایک ریڈیو سسٹم بھی موجود ہے۔ چنانچہ ٹرومین نے اس کے ریڈیو سسٹم سے لنک کرنا شروع کر دیا۔ ہمیں ریڈیو سسٹم سے لنک کرنے اور وہاں سے جاری ہونے والی اور ریسیو ہونے والی کالز کو چیک کرنے میں وقت لگ گیا۔ لیکن آخر کار ہم نے اس ٹھکانے کی چند کالز کو چیک کیا تو ہمیں پتہ چل گیا کہ یہ ٹھکانہ سی ورلڈ کا ہی ہے جو سی ورلڈ کے تھرڈ کنگ، اسکائی کنگ کا ہے۔ اس بات کا پتہ چلتے ہی کہ ہم نے سی ورلڈ کے تیسرے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلا لیا ہے ہم نے اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کا پروگرام بنا لیا۔ ہیڈ کوارٹر کنٹرولر کو ہماری آمد کا علم نہیں ہو سکا تھا۔ ہم نے ہیلی کاپٹر اس علاقے سے دور میدانی علاقے میں اتارا تھا اور پھر ہم نے ٹرومین کے ماسٹر کمپیوٹر سسٹم سے ایس ہیڈ کوارٹر کے ریڈیو سسٹم سے لنک کر کے ایٹمی بیٹریوں تک رسائی حاصل کرنا شروع کر دی۔ اس کام کے لئے بے حد محنت کی ضرورت تھی۔ جب تک بیٹری کنٹرول روم سے کوئی کال ماسٹر ریڈیو سسٹم سے لنک نہ ہوتی اس وقت تک ہم بیٹری کنٹرول روم سسٹم تک رسائی حاصل نہ کر سکتے تھے اس کے لئے ہمیں دن رات جاگنا پڑا۔ آخر کار کسی ضرورت کے لئے بیٹری کنٹرول روم سے ماسٹر

ریڈیو سسٹم پر ایک کال کی گئی۔ ہم نے فوری طور پر اس کال کو کراس لائن پر لیا اور اس طرح ہم بیٹری کنٹرول روم تک پہنچ گئے اس کے بعد ہمارا کام ان بیٹریوں کو کنٹرول کرنا تھا۔ چنانچہ ہم نے اس پر کام کرنا شروع کر دیا۔ مین سپلائی روم کو ہم نے کمپیوٹر کی مدد سے کنٹرول کرتے ہوئے ان بیٹریوں کو نہ صرف اوور چارج کرنا شروع کر دیا بلکہ ہم نے ایسی ایڈجسٹمنٹ بھی کرنی شروع کر دی کہ اوور چارج ہونے کے بعد بیٹریوں کا شارٹ سرکٹ ہو جائے۔ شارٹ سرکٹ ہوتے ہی بیٹریاں بلاسٹ ہو جاتیں اور ان بیٹریوں کے بلاسٹ ہونے سے ایس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کیا جا سکتا تھا۔ یہ کام انتہائی محنت طلب تھا جس میں فرومین اور میں ایک لمحے کی بھی نیند نہ لے سکے تھے اور جب کام پورا ہوا تو ہم فوری طور پر وہاں سے نکل آئے کیونکہ ایٹمی بیٹریوں کی بلاسٹنگ سے وہاں خوفناک تباہی ہونے والی تھی"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو تم نے اور فرومین نے مل کر سی ورلڈ کے ایس ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کر دیا ہے"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ای ہیڈ کوارٹر میجر پرمود نے تباہ کیا ہے جبکہ ڈی ہیڈ کوارٹر اور ایس ہیڈ کوارٹر کی تباہی ہمارے حصے میں آئی ہے۔ ایس ہیڈ کوارٹر کی تباہی سے یقیناً بگ کنگ کا زبردست دھچکا لگا ہو گا اور وہ اب غصے سے یقیناً اپنی بوٹیاں نوچ رہا ہو گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ

بوٹیاں نوچ کر ان کے تکے بوٹیاں بنا کر خود ہی کھا رہا ہو"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"چلیں یہ اچھا ہوا کہ سی ورلڈ جانے سے پہلے ایس ہیڈ کوارٹر بھی تباہ ہو گیا ہے۔ اس طرح بگ کنگ دنیا پر قبضہ کرنے کا جو خواب دیکھ رہا تھا وہ کبھی پورا نہیں ہو سکے گا۔ دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے اس نے جو تین ہیڈ کوارٹر بنائے تھے جب وہی نہ ہوں گے تو وہ دنیا پر قبضہ کیسے کر سکے گا"...... صفدر نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہیں کہ اس نے ان تین ہیڈ کوارٹرز پر ہی انحصار کیا ہو"...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا اس کے ایسے اور بھی ٹھکانے ہو سکتے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہو بھی سکتے ہیں اور نہیں بھی۔ اس نے یہ عارضی ہیڈ کوارٹر بنائے تھے۔ ان ہیڈ کوارٹرز کی مدد سے وہ دنیا کے تمام ممالک کو ٹارگٹ کرنا چاہتا تھا۔ ایسے ہی ٹارگٹ سیکٹر اس نے یقیناً سی ورلڈ میں بھی بنائے ہوں گے۔ اس نے جس طرح مجھے اور میجر پرمود کو چیلنج دیا ہے اس کے لب و لہجے سے ظاہر ہو رہا تھا کہ دو ہیڈ کوارٹرز تباہ ہونے کی اسے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ جب ڈی ہیڈ کوارٹر اور ای ہیڈ کوارٹر تباہ ہونے پر اس کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑا تھا تو بھلا ایس ہیڈ کوارٹر کی تباہی سے اسے کیا پریشانی ہو سکتی ہے سوائے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

جھنجھلاہٹ کے کہ سی ہیڈ کوارٹر ہماری وجہ سے تباہ ہوا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ دنیا پر قبضہ کرنے کا سارا سیٹ اپ اس نے سی ورلڈ میں رکھا ہوا ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اس کی باتوں سے تو میں نے بھی اندازہ لگایا تھا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اگر ایسی بات ہے تب تو ہمیں دیر نہیں کرنی چاہئے جلد سے جلد سی ورلڈ پہنچ کر اسے تباہ کر دینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم دیر کر دیں اور بگ کنگ دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے اپنے پروگرام پر کام کرنا شروع کر دے"...... صدیقی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"کام شروع کر دیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا کیا ہے اس نے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھی بھی عمران کی اس بات پر چونک پڑے تھے۔

"لگتا ہے آج صبح سے تم میں سے کسی نے نہ اخبارات دیکھے ہیں اور نہ ٹی وی۔ شاید اپنے اپنے کمروں میں ہی گھسے بیٹھے رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ جب تم سو گئے تھے تو ہم بھی اپنے کمروں میں ریسٹ کرنے کے لئے چلے گئے تھے۔ کیوں ہوا کیا ہے"...... جولیا نے

کہا۔

"بہت کچھ۔ بگ کنگ نے دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے پلان بی پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پلان بی۔ یہ پلان بی کیا ہے"...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے اس کا پلان تھا کہ وہ ڈی، ای اور ایس ہیڈ کوارٹرز کے ذریعے دنیا کے تمام ممالک کو ٹارگٹ بنا کر ان پر اپنا تسلط قائم کرے گا۔ اس کے لئے وہ چند ممالک پر میزائل فائر کر کے انہیں تباہ بھی کر سکتا تھا۔ ای ہیڈ کوارٹر کے ذریعے وہ ارتھ پر کنٹرول حاصل کرتا، ایس ہیڈ کوارٹر کے ذریعے اس کا پلان فضائی سروس کو معطل کرنا یا اس پر قبضہ کرنے کا تھا اور ڈی ہیڈ کوارٹر سے وہ ڈیفنس میں موجود تمام اسلحہ کی فیکٹریوں، اسلحہ کے ڈپو اور عسکری طاقت کو کچل سکتا تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ سی ورلڈ میں وہ روبوٹس کی فورس بھی تیار کر رہا تھا۔ یہ بات ڈی اور ای کنگز بھی جانتے تھے۔ اسی لئے انہوں نے کچھ بتانے کی بجائے موت کو ترجیح دی تھی تاکہ سی ورلڈ کی اصل حقیقت کا کسی کو علم نہ ہو سکے۔ بہرحال سی ورلڈ میں لاکھوں کی تعداد میں ایسے روبوٹس تیار کئے جا رہے تھے جن پر نہ تو کسی اسلحہ کا اثر ہوتا ہے اور نہ آگ اور پانی کا۔ بم اور بلٹ پروف روبوٹس کی بڑی فورس تیار کر کے بگ کنگ انہیں دنیا کے ہر ملک میں بھیجنا چاہتا تھا تاکہ ان کی مدد سے پارلیمنٹ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

باؤس اور پریذیڈنٹ ہاؤس کے ساتھ ساتھ جی ایچ کیوز پر مکمل
کنٹرول حاصل کر سکے اور دنیا کی تمام بڑی تنصیبات پر اس کا قبضہ
ہو جائے۔ آج صبح جارجیا، ہاسام، تاران سمیت چند افریقی اور
یورپی ممالک میں روبوٹس کی فورس اتاری گئی ہے۔ اس فورس نے
تیزی سے پیش قدمی کرتے ہوئے ان ممالک کی اہم تنصیبات پر نہ
صرف قبضہ کر لیا ہے بلکہ بہت سی تنصیبات کو تباہ بھی کر دیا ہے۔
روبوٹس کی فورس کا مقابلہ کرنے کے لئے ان ملکوں کی عسکری طاقت
نے کام کیا تھا لیکن وہ بھرپور کارروائیاں کرنے کے باوجود ان
روبوٹس میں سے کسی ایک روبوٹ کو بھی تباہ نہیں کر سکے تھے۔ الٹا
ان روبوٹس نے لیزر گنوں کا استعمال کر کے عسکری طاقتوں کو شدید
نقصان پہنچایا ہے۔ اب تک کی رپورٹ کے مطابق کئی ممالک ان
روبوٹس کے قبضے میں جا چکے ہیں اور ان روبوٹس نے ان ممالک
کے پارلیمنٹ ہاؤس، پریذیڈنٹ ہاؤس، پرائم منسٹر ہاؤس سمیت اہم
تنصیبات پر قبضہ کر لیا ہے جس سے پوری دنیا میں خوف اور دہشت
کے سائے پھیل گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا یہ سب بگ کنگ نے کیا ہے"...... صفدر نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جن ممالک پر روبوٹ فورس نے حملہ کیا ہے ان ممالک
کے الیکٹرانک میڈیا پر بھی بگ کنگ کا ہولڈ ہے اور وہ ان چینلز پر
اپنی جاری کردہ ویڈیوز اور رپورٹس دکھا رہا ہے اور ان ممالک کی

قیادت اور عوام کو بتا رہا ہے کہ اس ملک سے عوامی اور عسکری
حکومت ختم کی جا چکی ہے اور اس ملک پر اس کا قبضہ ہے"۔ عمران
نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو بہت خطرناک صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔ اسی طرح
بگ کنگ پوری دنیا میں روبوٹس کی فورس اتار کر ہر طرف اپنا قبضہ
کر لے گا اور پھر واقعی پوری دنیا پر اس کی حکمرانی قائم ہو جائے
گی"...... جولیا نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ پوری دنیا میں اعلیٰ قیادت کی کانفرنسیں شروع ہو گئی
ہیں۔ تمام سپر پاورز ممالک کے سربراہ بھی سر جوڑ کر بیٹھ گئے ہیں۔
ان کی ساری طاقت بگ کنگ کی طاقت کے سامنے زیرو ہو گئی ہے
اور وہ اس بات کے لئے پریشان ہیں کہ اگر ان ممالک میں
روبوٹ فورس پہنچ گئی تو وہ اس کا مقابلہ کیسے کریں گے کیونکہ بگ
کنگ روبوٹس فورس ناقابل شکست اور ناقابل تسخیر ہے جن پر اب
تک استعمال کئے گئے کسی بھی روائتی یا سائنسی اسلحے کا کوئی اثر نہیں
ہوتا اور تمام روبوٹ بگ کنگ کے غلام ہیں جو اس کی ہدایات پر
عمل کر رہے ہیں"...... عمران نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"بگ کنگ نے اب تک کتنے ممالک پر روبوٹ فورس بھیجی
ہے"...... صالحہ نے پوچھا۔

"تیرہ ممالک ہیں جہاں اب ان روبوٹس کا قبضہ ہے"۔ عمران

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

نے جواب دیا۔

"تو کیا بگ کنگ نے لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں روبوٹس تیار کئے ہیں جو پوری دنیا میں اتارے جا رہے ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں شاید۔ اسی لئے تو اس نے روبوٹس کو مختلف ممالک پر قبضے کے لئے بھیج دیا ہے۔ ان روبوٹس کے پاس سائنسی اسلحہ ہے جو سپر پاورز کے اسلحے سے بھی زیادہ پاور فل ہے۔ لیزر گنوں کے علاوہ ان کے پاس طاقتور بلاسٹرز اور کیمیائی میزائل ہیں جو شہر کے شہر تباہ کر سکتے ہیں۔ جن ممالک میں روبوٹس فورس اتری ہے ان ممالک کے دارالحکومتوں پر ان کا مکمل کنٹرول ہو چکا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اگر بگ کنگ کے پاس طاقتور روبوٹس کی فورس تھی جو ناقابل شکست بھی ہیں تو بگ کنگ نے انہیں عام ممالک میں کیوں اتارا ہے۔ وہ روبوٹس کی فورس سپر پاور ممالک میں بھی تو اتار سکتا تھا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"شاید عام ممالک پر روبوٹس کے ذریعے قبضہ کر کے وہ سپر ممالک پر اپنی طاقت کا رعب ڈالنا چاہتا ہے۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر بگ کنگ نے پوری دنیا کو وارننگ دینا شروع کر دی ہے کہ برسر اقتدار افراد اس کے سائے تلے آ جائیں اور اپنے ممالک کے کنٹرول خود ہی بگ کنگ کو سونپ دیں ورنہ وہ روبوٹس کی فورس

بھیج کر خود ہی ان ممالک کا کنٹرول سنبھال لے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تب تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ بگ کنگ کی روبوٹس کی فورس کروڑوں تک نہیں پہنچی ہے۔ اس نے جتنی فورس بنائی ہے اسے عام ممالک میں بھیج دیا ہے اور یہ ظاہر کر رہا ہے کہ اس کے پاس کروڑوں روبوٹس موجود ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن اس نے اب تک دو لاکھ سے زائد روبوٹس کی فورس دنیا میں بھیجی ہے۔ اگر یہی دو لاکھ فورس وہ کسی سپر پاور ملک میں بھیج دیتا تب بھی وہ اپنا مقصد پورا کر سکتا تھا۔ اس نے اب تک جتنی بھی فورس بھیجی ہے اس کا بڑا حصہ خلیجی ریاستوں اور عرب ممالک میں بھیجا ہے اور اس کی ایک خاص وجہ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"سپر پاور ممالک پر کنٹرول کرنے سے پہلے وہ شاید ان ریاستوں کے تیل پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اسی لئے اس نے روبوٹس کی فورس پہلے وہاں بھیجی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ تیل ترسیل کرنے والے تمام ممالک پر روبوٹ فورس کا قبضہ ہے اور انہوں نے تیل کے تمام کنوؤں سمیت تیل صاف کرنے والی کمپنیوں اور تیل کے ذخائر پر قبضہ کر لیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"حیرت ہے۔ اتنا سب کچھ ہو گیا ہے اور ہم بے خبر پڑے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سوتے ہی رہ گئے"...... چوہان نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"دنیا لمحوں میں بدل جاتی ہے پیارے۔ تم سب تو پھر کئی گھنٹے سوئے رہے ہو"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"بگ کنگ کو سب سے زیادہ تیل کی ضرورت ہے اسی لئے اس نے سب سے پہلے ان ممالک پر قبضہ کیا ہے جہاں سے تیل کی سپلائی ہوتی ہے۔ اس کے بعد اب شاید وہ دوسرے ممالک اور سپر پاورز ممالک کا کنٹرول حاصل کرے گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اور سمجھ لو کہ جس نے دنیا کے تیل پر قبضہ کر لیا اس نے آدھی دنیا تو تسخیر کر ہی لی۔ اب وہ دنیا کی ایٹمی تنصیبات پر قبضہ کرے گا۔ روبوٹ فورس کو روکنے والا کوئی نہیں ہے اس لئے تمام ممالک آسانی سے اس کے قبضے میں چلے جائیں گے اور بہت جلد پوری دنیا اس کی طاقت کے سامنے گھٹنے ٹیک دے گی اور اس طرح بگ کنگ کا دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب حقیقت میں بدل جائے گا۔ اس کے بنائے ہوئے روبوٹس جب اس قدر طاقتور اور ناقابلِ تسخیر ہیں تو پھر سوچو کہ اس کا سی ورلڈ کس قدر مضبوط اور ناقابلِ تسخیر ہو گا جہاں وہ چھپ کر بیٹھا ہوا ہے۔ اسی لئے تو اس نے مجھے اور میجر پرمود کو کھلی چھٹی دے دی ہے کہ اگر ہم میں اتنی ذہانت اور طاقت ہے تو اس کے سی ورلڈ کو ٹریس کر کے اس تک پہنچ جائیں۔ وہ جانتا ہے کہ ہمارے لئے ایسا کرنا ناممکن ہو گا۔ اگر اسے حقیقت میں ہم سے خطرہ لاحق ہوتا تو وہ ہمیں ہلاک کرنے کے لئے عام فورس کی

بجائے روبوٹ فورس بھی بھیج سکتا تھا اور ہم جیسے عام انسان بھلا ایٹمی طاقت سے چلنے والے روبوٹس کا کیسے مقابلہ کر سکتے تھے"۔ عمران نے کہا۔

"تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ بگ کنگ نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا تھا"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں بالکل۔ اسے نہ ہم سے کوئی خطرہ ہے اور نہ میجر پرمود سے۔ اس نے تباہ ہونے والے تینوں ہیڈ کوارٹر سیکنڈ آپشن کے طور پر بنائے تھے جن کے تباہ ہونے سے اس کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ روبوٹس کی مدد سے وہ جب چاہے جہاں چاہے ایسے بے شمار ہیڈ کوارٹر بنا سکتا ہے۔ اس کے پاس مشینی اور کمپیوٹرائزڈ طاقت ہے جس سے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مطلب یہ کہ اس کی ساری طاقت مشینی اور کمپیوٹرائزڈ ہے"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور ہمیں بگ کنگ کی اسی طاقت کو ختم کرنا ہے۔ اس نے اب تک جتنے بھی روبوٹس بھیجے ہیں ان سب کا کنٹرول اس کے ہاتھ میں ہے مگر وہ ایک ساتھ کروڑوں کمپیوٹرائزڈ روبوٹس کو کنٹرول نہیں کر سکتا۔ ان روبوٹس کو کنٹرول کرنے کے لئے ہی اس نے ماسٹر کمپیوٹر بنایا ہے اور ماسٹر کمپیوٹر اپنی میموری طاقت سے ان روبوٹس کو بگ کنگ کی ہدایات کے تحت کنٹرول کرتا ہے۔ اگر ان روبوٹس کی طاقت ختم کرنی ہے تو پھر ہمیں سی ورلڈ کے ماسٹر کمپیوٹر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

تک پہنچنا ہو گا۔ اسے تباہ کر کے ہی ہم دنیا پر روبوٹس کی یلغار ختم کر سکتے ہیں ورنہ نہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور ظاہر ہے یہ ماسٹر کمپیوٹر سی ورلڈ میں ہی موجود ہو گا"۔ صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ دنیا میں پھیلنے والے تمام روبوٹس کا کنٹرول ماسٹر کمپیوٹر کے پاس ہے اور ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول بگ کنگ کے پاس۔ ہمیں ہر حال میں سی ورلڈ کو ختم کرنا ہو گا اور اب ہمیں جلد سے جلد سی ورلڈ تک پہنچنا ہے۔ راستے میں آنے والی ہر دیوار کو گرا کر"۔ عمران نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"تو پھر ہمیں آج بلکہ ابھی سے اپنے سفر پر روانہ ہو جانا چاہئے۔ ہم اس معاملے میں جتنی دیر کریں گے بگ کنگ کو اپنی طاقت بڑھانے کا اتنا ہی موقع مل جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کی طاقت مشینوں کے ذریعے روز بروز بڑھ رہی ہے جو سی ورلڈ کی تباہی سے ہی ختم ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ہم نے بلیک ایرو ہیلی کاپٹر کو اپنی مرضی کے مطابق سیٹ کر لیا ہے۔ اب ہمیں اس بات سے کوئی خطرہ نہیں ہے کہ بگ کنگ اس ہیلی کاپٹر کو ریڈیو کنٹرول سے اپنے کنٹرول میں کر سکتا ہے یا اسے تباہ کر سکتا ہے۔ ہم اسی ہیلی کاپٹر کے ذریعے سی ورلڈ کے قریب ترین جزیرے پر جائیں گے اور پھر وہاں سے ہمیں شاید

سمندر میں اتر کر سی ورلڈ تک پہنچنا پڑے گا جس کے لئے میں نے ٹرومین سے کہہ کر تمام انتظامات مکمل کرا لئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیوں کیا ہم اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے ڈائریکٹ سی ورلڈ نہیں پہنچ سکتے"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ سی ورلڈ کی حفاظت کے لئے بگ کنگ نے یقیناً خصوصی انتظامات کئے ہوں گے۔ ہم سی ورلڈ کے سرکل سے جتنا دور رہیں گے ہمارے لئے اتنا ہی بہتر ہو گا۔ ہیلی کاپٹر میزائلوں اور ایئر کرافٹ گنوں سے تو محفوظ رہ سکتا ہے لیکن اگر ہیلی کاپٹر پر بلاسٹر ریز فائر کی گئیں تو ہم کسی بھی طریقے سے ہیلی کاپٹر کو تباہ ہونے سے نہیں بچا سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا تم نے معلوم کر لیا ہے کہ سی ورلڈ کے نزدیک ترین جزیرہ کون سا ہے اور ہم وہاں سے سی ورلڈ تک کیسے پہنچ سکتے ہیں"...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جزیرہ تو نہیں لیکن سی ورلڈ کو جہاں ہم نے مارک کیا ہے اس سے تقریباً پچاس بحری میل کے فاصلے پر چند ٹاپو ہیں۔ ان میں ایک بڑا ٹاپو ہے جسے کوکلون کہا جاتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں کوکلون پہنچنا ہے۔ وہاں پہنچ کر ہی ہم سی ورلڈ تک پہنچنے کا راستہ بنا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیسا ٹاپو ہے کوکلون"...... صفدر نے پوچھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"اگر تم اس ٹاپو کے ماحول کی بات کر رہے ہو تو یہ ایک خطرناک ٹاپو ہے جو مکمل طور پر چٹانوں پر مشتمل ہے۔ اس جزیرے پر شاید ہی کوئی ایسا حصہ ہو جو سپاٹ ہو۔ نوکیلی اور خطرناک چٹانیں ہیں اور وہاں حشرات الارض کی بھرمار ہے جن میں سانپ اور بچھو کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ یہ سانپ اور بچھو ایسے ہیں جو ایک بار کسی جاندار کو کاٹ لیں تو وہ جاندار دوسرا سانس نہیں لے سکتا چاہے وہ ہاتھی یا گینڈا ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے علاوہ مزید بہت سے خطرات ہیں جن کا ہم مقابلہ کر سکتے ہیں لیکن ایک خطرہ ایسا ہے جس کا مقابلہ کرنا ہمارے لئے بھی مشکل ثابت ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا خطرہ ہے وہ"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"اس ٹاپو پر اگر سی ورلڈ کے روبوٹس حفاظت کے لئے موجود ہوئے تو وہ ہمارے لئے خطرہ بن سکتے ہیں کیونکہ ہمارے پاس ایسا کوئی اسلحہ نہیں ہے جس سے ہم ان روبوٹس کا مقابلہ کر سکیں یا انہیں تباہ کر سکیں چونکہ یہ ٹاپو سی ورلڈ کے قریب ہے اس لئے ممکن ہے کہ اس کی حفاظت کے لئے بگ کنگ نے وہاں روبوٹ کی فورس تعینات کر رکھی ہو۔ یہ ایسا ٹاپو ہے جہاں سے وہ سمندر کے چاروں اطراف نظر رکھ سکتا ہے تاکہ کوئی شپ یا جہاز اس طرف آئے تو اسے نشانہ بنایا جا سکے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تب تو وہ روبوٹس ہمارا ہیلی کاپٹر دیکھتے ہی اسے تباہ بھی کر

سکتے ہیں۔ آپ خود ہی بتا رہے ہیں کہ روبوٹس کے پاس بلاسٹر گنیں ہیں جن سے ریز نکلتی ہیں اور ان ریز سے اس ہیلی کاپٹر کو تباہ کیا جا سکتا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ روبوٹس کی شکل میں ہمارے لئے وہاں خطرہ ہو سکتا ہے۔ اگر ہم صحیح سلامت اس ٹاپو پر لینڈ کر گئے تو ہمارے لئے آگے بڑھنے کے چانس ہو سکتے ہیں ورنہ نہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا آپ کے پاس کوئی ایسا اسلحہ نہیں ہے جس سے روبوٹس کو تباہ کیا جا سکے۔ آخر اس کا کوئی تو توڑ ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"روبوٹس کو کیسے نقصان پہنچایا جا سکتا ہے اس کا پتہ تو تب ہی چلے گا جب ایک آدھ روبوٹ ہمارے ہاتھ لگ جائے۔ اس روبوٹ کی جانچ پڑتال کی جائے اور یہ دیکھا جائے کہ اسے کس میٹل سے بنایا گیا ہے اور اس میٹل کو کس طرح سے نقصان پہنچایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو اس کے لئے ہمیں پہلے ایک روبوٹ کو قابو کرنا پڑے گا"۔ نعمانی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور یہ شاید دنیا کا مشکل ترین کام ہو گا کیونکہ روبوٹ جسے نہ تباہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے کوئی نقصان پہنچایا جا سکتا ہے اسے آسانی سے پکڑا بھی نہیں جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"اگر واقعی وہاں روبوٹس ہوئے تو پھر ہم ہیلی کاپٹر لینڈ کہاں

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کریں گے"...... جولیا نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"وہاں روبوٹس نہ بھی ہوں تب بھی ہم ہیلی کاپٹر کو وہاں لینڈ نہیں کر سکتے۔ میں نے بتایا تو ہے کہ سارا ناپو ٹھوس اور نوکیلی چٹانوں پر مشتمل ہے جہاں ایسا کوئی سپاٹ موجود نہیں ہے جہاں ہم ہیلی کاپٹر لینڈ کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا ہمیں اس ناپو پر ہیلی کاپٹر سے چھلانگیں لگانی ہوں گی"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

"ہاں اور ہماری چھلانگیں جزیرے پر نہیں ساحل پر ہوں گی ورنہ نوکیلی چٹانوں پر چھلانگیں لگانے کا انجام کیا ہوگا یہ تم بہتر طور پر سوچ سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"بہرحال جو بھی ہے ہم جس کام کے لئے نکلے ہیں اسے ہر حال میں پورا کر کے ہی رہیں گے۔ آج تک ہم نے اپنا کوئی مشن ادھورا نہیں چھوڑا۔ ہم نے مشکلات کا مقابلہ کیا ہے اور ہر بڑے خطرے کا مقابلہ کر کے اپنا مشن مکمل کیا ہے۔ اس بار بھی اگر ہم ہمت، حوصلے اور عقل سے کام لیں گے تو اس ناپو پر بھی پہنچ جائیں گے اور اس سی ورلڈ میں بھی"...... جولیا نے کہا۔

"سی ورلڈ ایک طاقت کا نام ہے جس کی حفاظت کے لئے لامحالہ بگ کنگ نے خاطر خواہ انتظامات کر رکھے ہیں۔ وہ انتظامات کیسے ہیں اور ان سے ہمیں کیسے بچنا ہے اس کے بارے میں ہم کچھ بھی نہیں جانتے۔ ہمیں یہ مشن بلائنڈ انداز میں مکمل کرنا ہوگا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہو سکتا ہے کہ یہ ہمارا لاسٹ مشن ہو اور سی ورلڈ تک پہنچنے کے لئے ہم سب کو اپنی جانوں سے ہاتھ دھونا پڑیں اس لئے اگر تم میں سے کوئی اس مشن سے ڈراپ ہونا چاہے تو میری طرف سے اسے اجازت ہے وہ آج ہی پاکیشیا واپس جا سکتا ہے۔ وہ ڈر گیا ہے یا اس میں آگے بڑھنے کی ہمت ہے اس پر ایسا کوئی الزام نہیں آئے گا۔ چیف سے میں خود بات کر کے کہہ دوں گا کہ مشن سے ڈراپ ہونے والے کو میں نے خود ڈراپ کیا ہے۔ اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے"...... عمران نے ان سب کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے۔ ہم میں سے کوئی ایک بھی اس مشن سے ڈراپ ہونے کے بارے میں سوچ سکتا ہے"...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"کوئی سوچے یا نہ سوچے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اس بارے میں ضرور سوچو"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں کیوں سوچوں ایسا۔ کیا اس سے پہلے میں نے کبھی بزدلی کا مظاہرہ کیا ہے جو اس بار کروں گی اور تم نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا کہ میں خطروں سے ڈر کر اس مشن سے ڈراپ ہو جاؤں گی۔ بولو"...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے انتہائی سخت اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہارے بارے میں برا نہیں اچھا ہی سوچا ہے۔ اگر

تم اس مشن سے ڈراپ ہو جاؤ گی تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ تم زندہ بچ سکتی ہو۔ ان سب کا تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن ہو سکتا ہے کہ میں مشن مکمل کر کے زندہ واپس آ جاؤں۔ اگر ایسا ہوا تو پھر ہمیں کم از کم ظالم سماج سے تو نجات مل ہی جائے گی اور میرا نہ کوئی رقیب رو سفید ہو گا اور نہ رقیب رو سیاہ پھر ہم اپنی مرضی کی زندگی گزار سکتے ہیں وہ بھی خوشحال زندگی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم سب کی ہلاکتوں کے بعد ہی آپ کی اور مس جولیا کی زندگی خوشحال ہو سکتی ہے"۔ صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں نے سب کے لئے تو ایسا نہیں کہا"...... عمران نے ترچھی نظروں سے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو تنویر یکلخت بھڑک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"تو تم میرے ہلاک ہونے کی دعا کر رہے ہو تاکہ تم......" تنویر نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر فقرہ پورا ہونے سے پہلے ہی خاموش ہو گیا جیسے اسے خیال آ گیا ہو کہ وہ کیا کہنے جا رہا ہے۔ وہ شاید یہی کہنا چاہتا تھا کہ وہ ہلاک ہو جائے اور عمران کو جولیا کے ساتھ شادی کرنے کا موقع مل جائے۔

"کہتے ہیں کہ عقلمند کے لئے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے اور اب تنویر میں عقل کے جراثیم پیدا ہونا شروع ہو گئے ہیں"...... عمران

نے مخصوص لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ خواہ مخواہ تنویر کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ تنویر نے آپ کو کب روکا ہے۔ آپ جب چاہیں شادی کر سکتے ہیں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی تو مشکل ہے۔ میں جب چاہوں شادی کر سکتا ہوں لیکن جس سے کرنا چاہتا ہوں وہ خود ہی حامی نہ بھرے اور جس نے ایسا ہٹا کٹا اور گھبرو نوجوان بھائی پال رکھا ہو اس کے سامنے میں شادی کی بات کیسے کر سکتا ہوں"...... عمران نے مسکی سی صورت بنا کر کہا تو وہ سب ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تمہیں میرے اور تنویر کے علاوہ بھی کچھ سوجھتا ہے جب دیکھو مجھے اور تنویر کو ہی ٹارگٹ کرتے رہتے ہو"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"اب کیا کروں۔ تمہیں اور تنویر کو ایک ساتھ دیکھ کر دماغ جھنجھنا اٹھتا ہے تو منہ سے ایسی ہی باتیں نکلتی ہیں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"اپنی زبان کو لگام دو سمجھے تم"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"زبان پر لگام تو بیوی ہی ڈالتی ہے۔ شادی کے بعد بے چارہ شوہر تو گونگا ہی ہو جاتا ہے۔ اگر میری زبان پر لگام ڈالنا چاہتے ہو تو مان جاؤ"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"مان جاؤں۔ کیا مان جاؤں"...... تنویر نے آنکھیں نکالتے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہی کہ ایک اور ایک دو ہوتے ہیں گیارہ نہیں"...... عمران نے اس کی غصیلی آنکھیں دیکھ کر سہم جانے والے انداز میں بات بدلتے ہوئے کہا تو وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ اس کے انداز پر تنویر بھی ہنسے بغیر نہ رہ سکا۔

"احمق ہو بہت بڑے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور تم میرے چھوٹے بھائی جس کے لئے سبحان اللہ کہا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"سبحان اللہ۔ کیا مطلب"...... تنویر نے کہا۔

"وہ کہتے ہیں نا بڑا بھائی تو بڑا بھائی۔ چھوٹا بھائی سبحان اللہ"۔ عمران نے کہا تو تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا جبکہ باقی سب ایک بار پھر ہنسنا شروع ہو گئے تھے۔

"محاورہ بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ ہوتا ہے جناب"...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن میاں چھوٹا بڑا کیسے ہو سکتا ہے۔ میاں تو بیوی کا ایک ہی ہوتا ہے کیوں جولیا"...... عمران نے کہا تو ان کی ہنسی اور زیادہ تیز ہو گئی۔

"ان باتوں کو چھوڑو اور بتاؤ کہ اب ہمیں روانہ کب ہونا ہے"۔ جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تو وہ سب چونک

پڑے۔

"اب کون آ گیا"...... جولیا نے کہا۔

"ٹرومین ہو گا۔ شاید اس نے اپنا کام پورا کر لیا ہے۔ ہمیں لینے آیا ہو گا"...... عمران نے کہا تو صفدر اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو باہر ٹرومین ہی موجود تھا۔ ٹرومین اصل حلیے میں آیا تھا اس لئے اسے پہچاننے میں صفدر کو کوئی دقت نہ ہوئی تھی۔ ٹرومین بے حد سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی دکھائی دے رہی تھی۔ صفدر نے اسے راستہ دیا تو وہ اندر آ گیا۔

"تمہیں کیا ہوا ہے بچے آدمی۔ تمہارے چہرے پر بیاسی کیوں بجے ہوئے ہیں"...... سلام و دعا کے بعد عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"حالات تیزی سے خراب ہو رہے ہیں عمران صاحب۔ بگ کنگ کی روبوٹ فورس نے اب تک چالیس سے زیادہ ممالک پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان ممالک میں ہر طرف روبوٹ ہی روبوٹ دکھائی دے رہے ہیں جنہوں نے ان ممالک کی معیشت کا پہیہ جام کر دیا ہے۔ ہر طرف افراتفری کا عالم ہے"...... ٹرومین نے کہا۔

"کن کن ممالک میں پہنچے ہیں روبوٹس"...... عمران نے پوچھا تو ٹرومین اسے ملکوں کے نام بتانے لگا۔

"ہونہہ۔ بگ کنگ تو تیزی سے ہر طرف اپنی روبوٹ فورس

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

پھیلا رہا ہے۔ اسے روکنا ہو گا ورنہ واقعی اس طرح وہ آسانی سے
پوری دنیا پر قبضہ کر لے گا"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
"جی ہاں عمران صاحب۔ روبوٹس واقعی ناقابل تسخیر ہیں۔ ان
کے خلاف کئی ممالک نے مزاحمت کی تھی اور ان کے مقابلے پر
اسلحہ بند فوج کو آگے کیا گیا تھا۔ فوج نے ان روبوٹس پر پوری
طاقت سے حملہ کیا تھا۔ ان روبوٹس کو تباہ کرنے کے لئے تباہ کن
اسلحے کا استعمال کیا گیا یہاں تک کہ کرانس کے ایک جزیرے پر
روبوٹ اترے تو ان روبوٹس کو تباہ کرنے کے لئے کرانس نے ایٹمی
میزائل فائر کئے تھے۔ ان میزائلوں سے جزیرے کا تو بڑا حصہ تباہ
ہو گیا تھا لیکن ایٹمی میزائل بھی ان روبوٹس کو کوئی نقصان نہ پہنچا
سکے تھے جس سے دنیا میں ان روبوٹس کا خوف اور زیادہ پھیل گیا
ہے اور اب تو صورتحال ایسی ہو گئی ہے کہ جن ممالک میں ایئرشپس
روبوٹس اتارتی ہے اس ملک کی قیادت فوراً ہی بگ کنگ کے سامنے
گھٹنے ٹیک دیتی ہے"...... ٹرومین نے کہا۔
"ظاہر ہے۔ انہیں تباہی سے بچنے کے گھٹنے ٹیکنے ہی پڑیں گے
کیونکہ ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں ہے نجانے بگ
کنگ نے روبوٹس کو کس میٹریل سے بنایا ہے جس پر کوئی اسلحہ،
آگ اور ایٹمی ہتھیار اثر ہی نہیں کرتا"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے کہا۔
"کیا پاکیشیا میں بھی روبوٹس فورس پہنچ چکی ہے"...... جولیا نے

پوچھا۔
"نہیں۔ ابھی پاکیشیا اور کافرستان میں روبوٹس فورس نہیں پہنچی
ہے لیکن شوگران اور ایشیا کے بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں اب
تقریباً بگ کنگ کا ہولڈ ہے"...... ٹرومین نے کہا۔
"کیا شوگران نے ان روبوٹس سے نمٹنے کے لئے کچھ نہیں کیا
ہے"...... صفدر نے کہا۔
"بہت کچھ کیا ہے انہوں نے۔ لیکن الٹا ان کا ہی نقصان ہوا
ہے۔ وہ بھی روبوٹس کے مقابلے میں فوج لائے تھے۔ فوج نے ان
روبوٹس کو کچلنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن کامیاب نہ ہو سکی تھی۔
جواب میں ان روبوٹس نے کارروائی کر کے بے شمار شوگرانی فوجیوں
کو ہلاک کر دیا تھا"...... ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"بگ کنگ نے تو پوری دنیا پر جنگ کی کیفیت طاری کر دی
ہے اور دنیا کے مقابلے میں ایک بڑی طاقت بن کر ابھر رہا ہے اور
اس کی طاقت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ آخر روبوٹس فورس کو
کیسے ختم کیا جائے گا جو چالیس سے زائد ممالک میں پہنچ چکی
ہے"...... صدیقی نے کہا۔
"ہمیں روبوٹس نہیں ختم کرنے۔ ان روبوٹس کے کنٹرول اینڈ
کمانڈ کو ختم کرنا ہے۔ ایک بار ہم بی ورلڈ پہنچ گئے اور وہاں جا کر
ہم نے بگ کنگ اور اس کے ماسٹر کمپیوٹر کو ختم کر دیا تو پھر پوری
دنیا میں پھیلے ہوئے روبوٹس خود بخود بیکار ہو جائیں گے۔ نہ وہ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

حرکت کر سکیں گے اور نہ جنگ۔ وہ بے جان بت بن کر رہ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر چلو۔ ہم ابھی سی ورلڈ روانہ ہو جاتے ہیں۔ وہاں پہنچنے کے لئے ہمیں ابھی نجانے کتنے مرحلوں سے گزرنا پڑے گا اور کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا"...... جولیا نے کہا۔

"کیا تم تیار ہو"...... عمران نے ٹرومین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ آپ چاہیں تو ہم سب ابھی روانہ ہو سکتے ہیں"...... ٹرومین نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ جب تمام انتظامات مکمل ہیں تو پھر ہم نے یہاں رک کر کیا کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو اپنا اپنا سامان تیار کرنے کا کہا اور پھر وہ خود بھی لباس بدلنے کے لئے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ ڈریس بدل کر باہر آیا تو ٹرومین وہاں موجود نہ تھا۔ وہ شاید باہر چلا گیا تھا۔ عمران نے اپنا سامان سمیٹا اور پھر دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسی لمحے ٹرومین اندر آ گیا۔ اس کے چہرے پر قدرے پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا۔ تمہارے چہرے سیاہ بادل کیوں چھا گئے ہیں"۔ عمران نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرے چہرے پر نہیں۔ فلاؤس پر سیاہ بادل چھا رہے ہیں"۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ٹرومین نے کہا۔

"سیاہ بادل۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"سیاہ بادلوں سے کیا مطلب ہو سکتا ہے"...... ٹرومین نے کہا تو عمران اچھل پڑا۔

"اوہ۔ تو کیا سیاہ بادل چاروں طرف سے پھیل رہے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ سارا شہر سڑکوں پر امنڈ آیا ہے ہر طرف بڑبونگ مچی ہوئی ہے"...... ٹرومین نے جواب دیا۔

"آؤ دیکھتے ہیں"...... عمران نے کہا۔ اس نے اپنا تھیلا سائیڈ پر رکھا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ وہ دونوں باہر آئے تو باہر راہداری میں ان کے ساتھی بھی موجود تھے۔

"میرے ساتھ آؤ سب"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو وہ سب تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔ شاید انہیں بھی شہر کی فضاؤں میں سیاہ بادل چھانے کا علم ہو گیا تھا۔

بگ کنگ بے حد خوش تھا۔ ایم سی ٹو نے روبوٹس کی پروڈکشن تیز کر دی تھی۔ اب اس کے سیکشن میں مشین تیزی سے روبوٹس تیار کر رہی تھی جنہیں بگ کنگ کے حکم پر ایئر شپس میں بھر بھر کر مختلف ملکوں میں بھیجا جا رہا تھا اور اب تک بگ کنگ نے چالیس ملکوں پر اپنی طاقت کا جھنڈا لہرا دیا تھا۔

اس نے جن ملکوں پر بھی قبضہ کیا تھا ان کی اعلیٰ قیادت کو ہاتھ تک نہ لگایا تھا۔ اس کے حکم کے تحت اس کے قبضے میں آنے والے تمام ملکوں کے سربراہان اسی طرح سے کام کر رہے تھے۔ فرق صرف اتنا تھا کہ وہ سب بگ کنگ کے احکام کے پابند ہو چکے تھے اور ملکی سلامتی اور بقاء کے لئے بگ کنگ کی اجازت کے بغیر وہ کچھ بھی نہ کر سکتے تھے۔ بگ کنگ نے تمام ملکوں کے سربراہان پر نظر رکھنے کے لئے ان کے سروں پر روبوٹس تعینات کر دیئے تھے

جن کی موجودگی میں سربراہان اپنے طور پر ایک چھوٹا سا فیصلہ کرنے سے بھی قاصر ہو چکے تھے۔

روبوٹس نے تمام ممالک کے سربراہان کے لئے ایک ایک مانیٹرنگ روم بنا دیا تھا۔ تمام سربراہان کو ہر وقت اپنے مانیٹرنگ روم میں ہی رہنا پڑتا تھا تاکہ وہ بگ کنگ سے مسلسل رابطے میں رہیں اور بگ کنگ انہیں جو بھی ہدایات جاری کرے وہ ان پر عمل درآمد کرا سکیں۔ اس وقت بھی بگ کنگ ایک ہال نما کمرے میں موجود تھا۔ اس کمرے کے چاروں اطراف دیواروں پر اسکرینیں ہی اسکرینیں نصب تھیں۔ بگ کنگ کمرے کے درمیان میں ایک ریوالونگ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اس کے گرد گول میز تھی جس پر پینل لگا ہوا تھا۔ ریوالونگ چیئر پر بگ کنگ کرسی کو کسی طرف بھی موڑ سکتا تھا اور میز پر لگے ہوئے پینل سے ان سکرینوں کو کنٹرول کر سکتا تھا۔ ان سکرینوں میں سے بے شمار اسکرینیں آن تھیں جن پر ان ممالک کے سربراہ دکھائی دے رہے تھے جن پر بگ کنگ کا کنٹرول تھا۔ دیوار پر جتنی اسکرینیں آن تھیں ان سے کہیں زیادہ آف تھیں۔ بگ کنگ نے سیاہ رنگ کا لبادہ پہن رکھا تھا اور اس کے چہرے پر سنہری رنگ کا نقاب تھا جس پر بڑے حروف میں بگ کنگ لکھا ہوا تھا۔

بگ کنگ کرسی گھما گھما کر اسکرینوں پر موجود سربراہان کو دیکھ رہا تھا جو اپنے مانیٹرنگ روم کو اپنے آفس کے طور پر استعمال کر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

رہے تھے۔ بگ کنگ کے کانوں پر ایک ہیڈ فون چڑھا ہوا تھا جس
کا مائیک اس کے منہ کے قریب تھا۔ اچانک تیز سیٹی کی آواز بج
اٹھی تو بگ کنگ چونک پڑا۔ اسی لمحے دیوار پر لگیں تین اور
اسکرینیں آن ہو گئیں۔ ان سکرینوں پر کوئی منظر واضح نہیں تھا اس
پر آڑھی ترچھی لکیریں سی چل رہی تھیں لیکن بگ کنگ کی نظریں
انہی اسکرینوں پر جم گئیں۔

"یس"...... بگ کنگ نے ہیڈ فون کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن
پریس کرتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ایم سی ٹو بول رہا ہوں بگ کنگ"...... دوسری طرف سے
کنٹرول اینڈ کمانڈ سیکشن کے ماسٹر کمپیوٹر ٹو کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ ایم سی ٹو۔ بولو۔ اب روبوٹس فورس نے کہاں قبضہ کیا
ہے"...... بگ کنگ نے اسی انداز میں پوچھا۔

"اس بار روبوٹس فورس کو ایکریمیا میں بھیجا گیا ہے بگ کنگ۔
آپ کے حکم کے تحت میں نے ایکریمیا کے دارالحکومت اور بڑی
ریاستوں کی بجائے چھوٹی ریاستوں میں روبوٹ فورس بھیجی ہے۔
تاکہ نچلی سطح سے اوپر تک ایکریمیا پر قبضہ کیا جا سکے۔ اسی لئے میں
نے آپ کے حکم سے ایکریمیا کی تین ریاستوں کے بڑے شہروں
میں روبوٹ فورس بھجوائی ہے جن کے نام فلاؤس، اماؤ اور ڈینگر
ہیں"...... ایم سی ٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کیا رزلٹ ہے ان ریاستوں کا"...... بگ کنگ

نے پوچھا۔

"ابھی فورس وہاں پہنچی ہے۔ انتظامیہ حرکت میں آئی تو ہے
لیکن ابھی تک روبوٹس اور ایئر شپ پر کوئی اٹیک نہیں کیا گیا۔ اگر
کیا گیا تو اس کے لئے انہیں بھرپور قیمت چکانی پڑے گی اور مجھے
امید ہے کہ وہ جلد ہی ہمارے سامنے ہتھیار ڈال دیں گے"۔ ایم
سی ٹو نے جواب دیا۔

"ویل ڈن۔ ان پر نظر رکھو۔ ایکریمیا میں ہمیں سخت مزاحمت کا
سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اگر یہ تین ریاستیں ہمارے قبضے میں آ گئیں
تو پھر ہمارے لئے روبوٹ فورس ایکریمیا کی ہر ریاست میں پہنچانا
آسان ہو جائے گا"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ مجھے یقین ہے کہ شام تک یہ تینوں ریاستیں
ہماری ہوں گی اور یہاں روبوٹس اپنا کنٹرول سنبھال لیں گے"۔ ایم
سی ٹو نے جواب دیا۔

"اگر وہاں کوئی مزاحمت ہو تو تم نے اس بات کا خیال رکھنا ہے
کہ وہ لوگ روبوٹس اور ایئر شپ پر کس نوعیت کے اسلحے کا استعمال
کرتے ہیں۔ ابھی تک تو ایسا کوئی اسلحہ سامنے نہیں آیا ہے جو ان
روبوٹس اور ایئر شپ کو نقصان پہنچا سکے لیکن مجھے خدشہ ہے کہ
ایکریمیا کے پاس ایسا اسلحہ ہو سکتا ہے جو ہمارے روبوٹس اور ایئر
شپ کو نقصان پہنچا سکے۔ جیسے ہی ایسا کوئی اسلحہ سامنے آیا ہمیں
سب سے پہلے اسے تلف کرنے کا انتظام کرنا ہو گا اور اس کے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ساتھ ساتھ تمہاری یہ کوشش بھی ہونی چاہئے کہ جو اسلحہ روبوٹس اور ایئر شپ کو نقصان پہنچا سکتا ہو اس کے بارے میں خبریں عام نہیں ہونی چاہئیں تاکہ دوسرے ممالک کو اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ روبوٹس اور ایئر شپس کو کس قسم کے اسلحے سے تباہ کیا جا سکتا ہے یا نقصان پہنچایا جا سکتا ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ میں اس بات کا مسلسل خیال رکھ رہا ہوں اسی لئے جس ملک میں بھی روبوٹس بھیجے جا رہے ہیں وہاں پہلے بلیک کلاؤڈز پھیلا دیئے جاتے ہیں جن سے مواصلاتی اور نشریاتی رابطے ختم کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد سڑکیں اور بازار انسانوں سے خالی کرائے جاتے ہیں اور پھر روبوٹس کو ایئر شپ سے گروپس کی شکل میں نیچے لایا جاتا ہے۔ نیچے آ کر روبوٹس کے گروپ ان علاقوں کے راؤنڈ لگاتے ہیں اور عمارتوں سے باہر نظر آنے والے افراد کو نشانہ بناتے ہیں تاکہ لوگوں کو روبوٹس کی طاقت کا اندازہ ہو سکے"...... ایم سی ٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہونا چاہئے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"میں نے مانیٹرنگ روم میں آپ کے لئے تین چینلز کھول دیئے ہیں۔ ان چینلز پر جلد ہی آپ کو ایکریمیا کی ان ریاستوں کی تصویریں ملنا شروع ہو جائیں گی جہاں میں نے روبوٹس فورس بھیجی ہے۔ وہاں جو کچھ بھی ہو گا آپ اسے براہ راست دیکھ سکیں گے"۔ ایم سی ٹو نے کہا۔

"ابھی رابطہ ہونے میں وقت لگے گا۔ تم خود ہی مانیٹر کرو۔ میں کافی دیر سے یہاں ہوں۔ اب میں ریسٹ کرنے جا رہا ہوں۔ اگر کوئی مسئلہ ہوا تو تم مجھے سپیشل کال کر لینا ورنہ میں شام کو خود ہی یہاں آ جاؤں گا"...... بگ کنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے بگ کنگ۔ جیسے آپ کی مرضی"...... ایم سی ٹو نے بغیر کوئی ردعمل ظاہر کئے بغیر کہا۔

"ان تمام اسکرینوں کو آف کر کے اپنے سیکشن کی اسکرینیں آن کر لو تاکہ تم بہتر طریقے سے ان سب ملکوں پر نظر رکھ سکو"۔ بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ایم سی ٹو نے کہا اور پھر ہیڈ فون میں خاموشی چھا گئی۔ بگ کنگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سر سے ہیڈ فون اتارا اور اسے سامنے میز پر رکھ دیا۔ اسی لمحے دیواروں پر لگی ہوئی اسکرینیں آف ہونا شروع ہو گئیں۔ اسکرینوں کو آف ہوتا دیکھ کر بگ کنگ نے کرسی کے بازو پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو اسی لمحے اس کی کرسی کے نیچے سے زمین سرک گئی اور نیچے ایک ہول سا بن گیا۔ دوسرے لمحے کرسی تیزی سے اس ہول میں اترتی چلی گئی اور جیسے ہی کرسی بگ کنگ کو لئے ہول میں گئی اسی لمحے ہول کی زمین برابر ہو گئی۔

نیچے ایک اور ہال نما کمرہ تھا جو شاندار اور قیمتی فرنیچر سے سجا ہوا تھا۔ سائیڈ پر ایک آبنوسی بیڈ رکھا ہوا تھا جس پر انتہائی آرام دہ بستر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

لگا ہوا تھا۔ کرسی جیسے ہی فرش پر آ کر لگی بگ کنگ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ بیڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے بیڈ پر بیٹھ کر جوتے اتارے اور اسی طرح سیاہ لباس اور نقاب میں ہی بستر پر لیٹ گیا۔ اس نے اپنے سر کے نیچے تکیہ رکھ کر آنکھیں بند کی ہی تھیں کہ اسی لمحے تیز سیٹی کی آواز کمرے میں گونج اٹھی تو اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ سیٹی کی آواز کے ساتھ کمرے کی دیواروں کا رنگ جو ہلکا بلیو تھا یکلخت گہرا ہو گیا تھا۔

"ایم سی ٹو۔ اب کیا ہوا ہے اسے"...... بگ کنگ نے دیواروں کا رنگ بدلتے دیکھ کر کہا۔ وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے بیڈ کے ساتھ پڑی ہوئی تپائی سے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے ایک نمبر پریس کر دیا۔

"ایم سی ٹو"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایم سی ٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"بگ کنگ بول رہا ہوں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کو واپس مانیٹر روم آنا پڑے گا بگ کنگ"۔ ایم سی ٹو نے کہا۔

"کیوں کیا ہوا ہے"...... بگ کنگ نے چونک کر کہا۔

"اماؤ اور فلاؤس میں دو حیرت انگیز واقعات ہوئے ہیں بگ کنگ۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ان واقعات کے مناظر ایک بار خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"ہونہہ۔ ہوا کیا ہے۔ بتاؤ تو سہی"...... بگ کنگ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فلاؤس اور اماؤ میں ہمارے روبوٹس پر حملہ کیا گیا ہے بگ کنگ اور ہمارے کئی روبوٹس تباہ ہو گئے ہیں"...... ایم سی ٹو نے کہا تو بگ کنگ اس بری طرح سے اچھلا جیسے اس کے پیروں میں کوئی بم دھماکے سے بلاسٹ ہو گیا ہو۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ فلاؤس اور اماؤ میں ہمارے روبوٹس تباہ کئے گئے ہیں۔ کس نے کیا ہے یہ سب"۔ بگ کنگ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا تو ایم سی ٹو اسے تفصیل بتانے لگا جسے سن کر بگ کنگ جیسے گنگ سا ہو کر رہ گیا۔

"یہ تو انتہائی خطرناک بات ہے۔ اگر دنیا کو علم ہو گیا کہ اس طریقے پر عمل کر کے روبوٹس کو تباہ کیا جا سکتا ہے تو وہ سب بھی ایسا ہی کر سکتے ہیں"...... بگ کنگ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"لیں بگ کنگ"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"کہاں ہیں اب وہ"...... بگ کنگ نے کہا۔

"آپ مانیٹر روم میں آ کر خود دیکھ لیں"۔ ایم سی ٹو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں"...... بگ کنگ نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر تیزی سے اٹھا اور جوتے پہن کر کرسی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کرسی پر بیٹھتے ہی اس نے کرسی کے بازو پر لگا ہوا بٹن پریس کیا تو کرسی اسے لے کر تیزی سے چھت کی طرف بلند ہوتی

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

چلی گئی۔ تھوڑی ہی دیر میں بگ کنگ اسی مانیٹر روم میں تھا جہاں دیواروں پر ہر طرف اسکرینیں لگی ہوئی تھیں۔ بگ کنگ نے میز پر پڑا ہوا ہیڈ فون اٹھا کر سر اور کانوں پر چڑھایا اور پھر میز پر لگے پینل کے بٹن پریس کرنے لگا۔ دوسرے ہی لمحے اس کے سامنے ایک بڑی اسکرین روشن ہو گئی۔ اس اسکرین پر منظر ابھرا اور پھر اس منظر کو دیکھ کر بگ کنگ کا چہرہ حیرت سے بگڑتا چلا گیا۔ اسکرین پر روبوٹس دکھائی دے رہے تھے جو ٹکڑوں کی شکل میں ہر طرف بکھرے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ان روبوٹس کے ٹکڑوں کے پاس چند افراد گھومتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔

"ایم سی ٹو"...... بگ کنگ نے ایک بٹن پریس کر کے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... فوراً ہی ایم سی ٹو کی آواز سنائی دی۔

"ان افراد کو زوم کرو۔ میں ان کے چہرے دیکھنا چاہتا ہوں"۔ بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ایم سی ٹو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اسکرین پر اچانک روبوٹس کے ٹکڑوں کے ارد گرد گھومتے ہوئے افراد میں سے ایک آدمی کو زوم کیا گیا۔ اس آدمی پر نظر پڑتے ہی بگ کنگ یوں اچھلا جیسے ایک بار پھر اس کے پیروں میں طاقتور بم پھٹ پڑا ہو۔

"علی عمران"...... بگ کنگ کے منہ سے نکلا۔

"یس بگ کنگ۔ میں نے سرچنگ مکمل کر لی ہے۔ سرچنگ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سے مجھے جو رپورٹ ملی ہے اس رپورٹ کے مطابق یہ علی عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں جنہوں نے روبوٹس کے ساتھ مقابلہ کیا تھا اور انہیں تباہ کر دیا ہے"...... ایم سی ٹو کی آواز سنائی دی۔

"کتنے روبوٹس تباہ ہوئے ہیں"...... بگ کنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"شاہراہ کراس پر ایئر شپ سے پچیس روبوٹس اتارے گئے تھے۔ ان سب کو تباہ کر دیا گیا ہے"...... ایم سی ٹو نے کہا تو بگ کنگ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہونہہ۔ کیا یہ ابھی فلاوس میں ہی ہیں"...... بگ کنگ نے پوچھا۔

"یس بگ کنگ۔ آپ فلاوس کے ہی مناظر دیکھ رہے ہیں"۔ ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

"فلاوس میں مزید کتنے روبوٹس اتارے گئے ہیں"...... بگ کنگ نے پوچھا۔

"فلاوس میں اتارے گئے روبوٹس کی تعداد تین سو ہے بگ کنگ"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"ان سب سے رابطہ کرو اور ان کی میموری میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا ڈیٹا فیڈ کر دو۔ روبوٹس کو یہ احکامات بھی جاری کر دو کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کریں اور ہر ممکن طریقے سے انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کریں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں

نے میرے روبوٹس کو تباہ کر کے میرے غضب کو للکارا ہے۔ اب میں ان کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ زندہ رہے تو یہ میرے روبوٹس کو نقصان پہنچاتے رہیں گے اور ان کی وجہ سے پوری دنیا کو بھی علم ہو جائے گا کہ روبوٹس ناقابلِ تسخیر نہیں ہیں۔ اس کے لئے اب عمران اور اس کے ساتھیوں کو خاتمہ ضروری ہو گیا ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"جس طرح فلاوس میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے روبوٹس کو تباہ کیا ہے اسی طرح مجھے یقین ہے کہ اماؤ جن روبوٹس کو تباہ کیا گیا ہے انہیں تباہ کرنے والے میجر پرمود اور ان کے ساتھی ہی ہوں گے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ سرچنگ رپورٹ کے تحت وہ میجر پرمود اور اس کے ساتھی ہی ہیں۔ انہوں نے بھی ہمارے تیس روبوٹس کو تباہ کر دیا ہے"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"تو پھر اماؤ میں موجود روبوٹس کو بھی میری طرف سے ہدایات جاری کر دو کہ وہ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیں۔ وہ پوری قوت سے ان پر حملے کریں اور انہیں ہلاک کرنے کے لئے چاہے انہیں پورا شہر ہی کیوں نہ تباہ کرنا پڑے کر دیں۔ مجھے اب ان دونوں خطرناک ایجنٹوں اور ان کے ساتھیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپنے اس فیصلے سے دستبردار ہوتا ہوں کہ میں انہیں فری

ہینڈ دے کر ریڈ ورلڈ آنے کا موقع دوں گا۔ یہ خطرناک ہیں۔ انتہائی خطرناک۔ اگر میں نے انہیں فری ہینڈ دیا تو یہ واقعی مجھ تک پہنچ جائیں گے اور میں ایسا ہرگز نہیں چاہوں گا اس لئے عمران اور میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کے لئے میں آج سے بلکہ ابھی سے ڈیتھ آرڈرز جاری کر رہا ہوں۔ ان سب کو ختم کر دیا جائے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے"...... بگ کنگ نے گرجتے ہوئے کہا۔

"ایم سی ٹو نے بگ کنگ کے احکامات نوٹ کر لئے ہیں۔ اب ایم سی ٹو ان احکامات پر عمل کرنے کا کام شروع کرے گا"۔ ایم سی ٹو نے کہا تو بگ کنگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"یہ کیا۔ یہ یہاں اچانک ہر طرف سیاہ بادل کیوں چھا رہے ہیں۔ ابھی تو اچھا بھلا آسمان صاف دکھائی دے رہا تھا"...... لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ سب ایک بڑی جیپ میں نہایت تیزی سے ساحلی علاقے کی طرف جا رہے تھے۔ ان کے پیچھے دو جیپیں اور آ رہی تھیں جن میں وائلڈ لائن اور اس کے ساتھی تھے۔ ساحلی علاقے سے ابھی وہ کافی دور تھے کہ اچانک آسمان پر بادل چھا گئے اور چاروں اطراف سے پھیلنا شروع ہو گئے۔ ان بادلوں کو دیکھ کر میجر پرمود کے چہرے پر حیرت تو ظاہر نہ ہوئی تھی لیکن اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے جبکہ باقی سب حیرت سے ان بادلوں کو دیکھ رہے تھے۔

"بگ کنگ نے اماؤ پر قبضے کے لئے روبوٹس کو بھیجا ہے۔ سیاہ بادل روبوٹس کی آمد کا اعلان ہیں"...... میجر پرمود نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

COURTESY SUMMIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"اوہ۔ تو کیا بگ کنگ نے اب ایکریمیا پر بھی قبضہ کرنے کا پروگرام بنا لیا ہے"...... وائٹ شارک نے چونک کر کہا۔

"اس کا پروگرام پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا ہے اور ایکریمیا بھی اسی دنیا میں ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ سوری میں بھول گیا تھا"...... وائٹ شارک نے قدرے شرمندگی سے کہا۔

"تو کیا یہاں بھی ہر طرف روبوٹس پھیل جائیں گے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ہاں۔ اب تک جن ممالک پر بگ کنگ نے قبضہ کیا ہے وہاں بھاری تعداد میں روبوٹس فورس پہنچائی گئی ہے جنہوں نے ان ممالک کی زندگی مفلوج کر کے رکھ دی ہے۔ تمام نظام جام کر دیا ہے اور لوگوں کو ان کے گھروں تک محدود کر دیا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ۔ تب تو وہ ممالک شدید مشکلات کا شکار ہو گئے ہوں گے۔ گھروں میں قید ہونے والے لوگوں کے روزگار تک ختم ہو گئے ہوں گے"...... لائٹش نے کہا۔

"ہاں۔ لوگوں کا ذریعہ معاش ختم ہو چکا ہے۔ جن ممالک پر بگ کنگ کا قبضہ ہے وہاں اب لوٹ مار اور فساد برپا ہو چکے ہیں۔ روبوٹس چند گھنٹوں کے لئے لوگوں کو گھروں سے نکلنے کا وقت دیتے ہیں۔ گھروں سے باہر آتے ہی لوگ سٹورز اور شاپس پر ہلہ بول

دیتے ہیں اور لوٹ مار کرنا شروع کر دیتے ہیں اور جس کے ہاتھ جو لگتا ہے وہ لے جاتا ہے۔ جو طاقتور ہیں وہ کمزوروں پر بھاری پڑ جاتے ہیں۔ جن کے گھر کچھ ہے وہ تو گزارہ کر رہے ہیں لیکن جن کے پاس کچھ نہیں وہ فاقوں میں مبتلا ہو گئے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ۔ آخر یہ بگ کنگ چاہتا کیا ہے۔ اگر اس کا مقصد دنیا پر حکمرانی کرنے کا ہے تو پھر وہ لوگوں کو اس طرح قید رہنے پر کیوں مجبور کر رہا ہے اور ان کی روز مرہ کی ضروریات کیوں پوری نہیں ہونے دے رہا"...... لیڈی بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کے مقاصد کیا ہے یہ ابھی پتہ نہیں چل سکا ہے لیکن روبوٹس فورس بھیج کر اس نے دنیا پر یہ ضرور ثابت کر دیا ہے کہ وہ طاقتور ہے اور اس کی روبوٹس فورس ناقابل تسخیر ہے جنہیں کسی بھی اسلحے سے تباہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ چند روبوٹس کے مقابلے پر پوری فوج کو بھی لایا جائے تو فوج ایٹمی میزائلوں سے بھی ان روبوٹس کو معمولی سا نقصان نہیں پہنچا سکی۔ اس لئے کئی ممالک نے روبوٹس کا مقابلہ کرنے اور اپنا نقصان کرنے کی بجائے فوراً ہی بگ کنگ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"بگ کنگ نے جن ممالک پر قبضہ کیا ہے وہاں کی عوام پر ہی پابندیاں عائد کی ہیں جبکہ ان ممالک میں جو حکومت برسر اقتدار تھی اب بھی وہی کام کر رہی ہے۔ بگ کنگ نہ انہیں تبدیل کر رہا ہے

اور نہ ہی ان کے خلاف کوئی قدم اٹھا رہا ہے"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ بگ کنگ نے برسر اقتدار پارٹی کو پیچھے تو نہیں ہٹایا ہے لیکن اس ملک کے سربراہ کو اس نے اپنا غلام بنا لیا ہے اور اس ملک کا سربراہ وہی کرتا ہے جو بگ کنگ اسے حکم دیتا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن میری اطلاعات کے مطابق تو اب تک بگ کنگ نے جن ممالک میں روبوٹس فورس بھیجی ہے وہاں فورس سب سے پہلے اس ملک کے دارالحکومت میں اتاری جاتی ہے پھر اس بار وہ ایکریمیا کے اس چھوٹے سے علاقے میں فورس کیوں بھیج رہا ہے"۔ وائٹ شارک نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس چھوٹے سے علاقے کے ساتھ ساتھ اس نے بڑی فورس ایکریمین دارالحکومت میں بھی بھیجی ہو۔ یہ ملک سائنسی اسلحے کی دوڑ میں سب سے آگے ہے۔ اس ملک پر قبضہ کرنے کے لئے ہو سکتا ہے بگ کنگ نے ایک ہی بار روبوٹس کی فورسز ہر ریاست میں اتارنے کا سوچا ہو تاکہ ایک ہی بار یہاں قبضہ کیا جا سکے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے ایسا نہیں لگ رہا ہے۔ میرے خیال میں ابھی بگ کنگ نے ایکریمیا میں قدم جمانے کا آغاز چھوٹی ریاستوں سے ہی کیا ہے"...... میجر پرمود نے سوچتے ہوئے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"کیا مطلب۔ میں کچھ سمجھی نہیں"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"سیدھی سی بات ہے کمزور ممالک کے دارالحکومت پر ڈائریکٹ قبضہ کرنے کے لئے اقدام اٹھائے جاتے ہیں اور بڑے ملکوں پر قبضہ کرنے کی شروعات چھوٹی ریاستوں سے کی جاتی ہے تاکہ اس ملک کے حکمران بگ کنگ سے مرعوب ہو جائیں اور خود ہی ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو جائیں۔ ایکریمیا کو ایسے ہی زیر کیا جا سکتا ہے"...... میجر پرمود نے کہا تو لیڈی بلیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کی وجہ یہ بھی تو ہو سکتی ہے کہ بگ کنگ کے پاس اتنی تعداد میں روبوٹس ہی نہ ہوں کہ وہ ایک ساتھ تمام ایکریمین ریاستوں پر قابض ہو سکے"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بھی ممکن ہے"...... میجر پرمود نے جواب دیا۔

"اچھا چھوڑیں ان باتوں کو۔ یہ بتائیں کہ اب ہم جا کہاں رہے ہیں"...... لیڈی بلیک نے سر جھٹک کر کہا۔

"تمہارے خیال میں ہمیں کہاں جانا چاہئے"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"سی ورلڈ جانے کا بندوبست ہو گیا ہے تو ہمیں وقت ضائع کئے بغیر اس طرف روانہ ہو جانا چاہئے تاکہ بگ کنگ کو اس فساد سے روکا جا سکے جو وہ اس دنیا پر برپا کرنے کی کوشش کر رہا ہے"۔ لیڈی بلیک نے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"بالکل ٹھیک۔ ہم وہیں جا رہے ہیں"...... میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"لیکن کیسے۔ میرا مطلب ہے کہ سی ورلڈ ہم پہنچیں گے کیسے۔ کیا آپ نے اس کا کوئی انتظام کر لیا ہے"...... وائٹ شارک نے میجر پرمود کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے نہیں۔ انتظام وائلڈ لائن نے کیا ہے"...... میجر پرمود نے جواب دیا۔

"کیا انتظام کیا ہے اس نے"...... لاٹوش نے پوچھا۔

"سی شارک کا نام سنا ہے تم نے کبھی"...... میجر پرمود نے کہا۔

"سی شارک۔ یہ تو ایکریمین آبدوز کا نام ہے جو ایٹمی بیٹریوں سے چلائی جاتی ہیں"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ہاں۔ ہم سی شارک سے ہی سی ورلڈ جائیں گے"...... میجر پرمود نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ وائلڈ لائن کو سی شارک، کہاں سے مل گئی۔ کیا اس سلسلے میں اس نے حکومت سے بات کی ہے"...... وائٹ شارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ وائلڈ لائن کا ایک دوست ہے جو نیوی میں کمانڈر آفیسر کے طور پر کام کرتا ہے۔ وہ ایک سی شارک کا کمانڈنگ انچارج ہے۔ اس کا نام کیپٹن ہارک ہے۔ کیپٹن ہارک، وائلڈ لائن کے گہرے دوستوں میں سے ایک ہے اور وہ وائلڈ لائن کا لاکھوں کا

مقروض ہے۔ اب وہ وائلڈ لائن کا کس مد میں مقروض ہے یہ بات تو وائلڈ لائن نے نہیں بتائی ہے لیکن وائلڈ لائن نے کہا ہے کہ اس نے کیپٹن ہارک سے بات کی ہے کہ وہ اس کا تمام قرض معاف کر سکتا ہے اگر وہ ہم سب کو کولکون ٹاپو تک پہنچا دے۔ پہلے تو کیپٹن ہارک نے اسے انکار کر دیا تھا لیکن پھر جب کیپٹن ہارک کو وائلڈ لائن سے مزید قرض کی ضرورت پڑی تو اس نے وائلڈ لائن سے رابطہ کیا جس کے لئے وائلڈ لائن نے پھر اسے آفر کیا تو کیپٹن ہارک نے اس کی بات مان لی اور اب وہ ہم سب کو اپنی آبدوز میں کولکون ٹاپو پر لے جانے کے لئے رضا مند ہو چکا ہے"۔ میجر پرمود نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا سی ورلڈ کولکون ٹاپو پر ہے"...... لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں۔ لیکن وائٹ شارک نے اب تک نقشہ جات کی مدد سے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے تحت کولکون ٹاپو کے نزدیک سی ورلڈ موجود ہونے کا امکان ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"کولکون ٹاپو یہاں سے سینکڑوں بحری میل کے فاصلے پر ہے کیا کیپٹن ہارک اعلیٰ حکام کے علم میں لائے بغیر ہمیں اتنی دور تک لے جانے کا رسک لے سکتا ہے"...... وائٹ شارک نے پوچھا۔

"کیپٹن ہارک اپنی آبدوز میں بحرالکاہل کے ہر حصے میں بغیر کسی کی اجازت کے آ جا سکتا ہے۔ اس کی آبدوز انتہائی جدید اور

خصوصی ساخت کی ہے جسے کسی بھی سائنسی آلے، راڈار یا سیٹلائٹ سے چیک نہیں کیا جا سکتا ہے اور اس کی ڈیوٹی انٹرنیشنل اوشین سروے کے تحت بحرالکاہل کے ہر حصے سے بحری معلومات حاصل کرنا ہے وہ بحرالکاہل میں ایسے آتش فشاں تلاش کرتا ہے جو خطرناک ہوں اور جن کے پھٹنے سے قیامت خیز سونامی آ سکتا ہو۔ بحرالکاہل میں ایک ہزار سے زائد مقامات پر آتش فشاں موجود ہیں جو ایک دوسرے سے انتہائی دوری پر ہیں۔ اس لئے کیپٹن ہارک کو بحرالکاہل میں ہر جگہ آنے جانے کی اجازت ہے چاہے وہ علاقہ انٹر نیشنل بارڈر کے اندر ہو یا باہر"...... میجر پرمود نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویل ڈن۔ تب تو وہ انٹرنیشنل سی سروے کے تحت واقعی ہمیں کہیں بھی لے جا سکتا ہے"...... وائٹ شارک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن ایک مسئلہ ہو سکتا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"کیسا مسئلہ"...... لیڈی بلیک نے چونک کر کہا۔

"اس آبدوز میں مخصوص کریو ہی کام کرتا ہے جس کی تعداد چالیس کے لگ بھگ ہے۔ وائلڈ لائن کے مطابق کیپٹن ہارک کے کریو میں چند افراد ایسے ہیں جو مستقل بنیادوں پر کام کر رہے ہیں اور پچھلے کئی ماہ سے وہ اپنے گھروں کو نہیں جا سکے ہیں۔ معاہدے کے تحت وہ اگلے کئی ماہ تک مزید اپنے گھروں کو نہ جا سکیں گے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہمیں ان افراد کی جگہ لے کر آبدوز میں جانا ہے۔ ہماری وجہ سے ان لوگوں کو ریلیف مل جائے گا اور وہ کچھ عرصہ اپنے گھروں میں اپنی فیملی کے ساتھ رہ سکیں گے۔ اس کے لئے ظاہر ہے انہیں بھی میک اپ میں ہی رہنا ہو گا اور ہمیں بھی انہی افراد کے میک اپ میں آبدوز میں جانا ہے جو ریلیف لیں گے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ان افراد کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔ صرف پانچ افراد ہیں جو ریلیف لینا چاہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہم میں سے پانچ افراد ہی کریو کا حصہ بن سکتے ہیں باقی سب کو ڈراپ ہونا پڑے گا“...... میجر پرمود نے کہا۔

”اوہ۔ اس صورت میں ہم اپنے ساتھ فورس کو تو نہیں لے جا سکیں گے“...... لیڈی بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ہمارے ساتھ چونکہ وائلڈ لائن بھی جائے گا اس لئے ہماری تعداد گھٹ کر چار رہ جائے گی۔ جبکہ میں، تم وائٹ شارک، لاٹوش، کیپٹن توفیق اور کیپٹن نوازش اور ہمارے ایکشن گروپ کے دس ساتھیوں سمیت ہماری تعداد سولہ ہے اور ایکشن گروپ کے دس ساتھیوں کے علاوہ ہم میں سے مزید دو افراد کو ڈراپ ہونا پڑے گا۔ اب تم فیصلہ کر لو کہ ہم میں سے کون کون جائے گا باقی سب کو مجھے مجبوراً واپس بھیجنا پڑے گا“...... میجر پرمود نے سنجیدگی سے کہا۔

”آپ کس کس کو ڈراپ کرنا چاہتے ہیں“...... لاٹوش نے پوچھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

”ابھی ہمارے ساتھ کیپٹن توفیق اور کیپٹن نوازش نہیں ہیں۔ آگے جا کر کسی جگہ بیٹھ کر ہم آپس میں فیصلہ کریں گے“...... میجر پرمود نے جواب دیا تو لاٹوش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ سیاہ بادلوں سے آسمان مکمل طور پر ڈھک گیا اور ہر طرف تاریکی چھا گئی۔

”یہ تو ایسا لگتا ہے کہ دن میں ہی رات ہو گئی ہے“...... لیڈی بلیک نے کہا۔

”ہاں“...... میجر پرمود نے بغیر کسی تبصرے کے کہا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے بادلوں سے ایک بڑا ایئر شپ نکلتے دیکھا۔ ایئر شپ روشن تھا اور اس کے نیچے ایک بڑا سا روشن دائرہ بنا ہوا تھا۔

”آپ کا کیا خیال ہے۔ ایکریمیا دوسرے ممالک کی طرح اس ایئر شپ کو گھیرنے یا اس کا مقابلہ کرنے کے لئے فورس بھیجے گا“۔ لیڈی بلیک نے ایئر شپ دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہم لانگ میں ہیں اور ایکریمیا کی یہ واحد ریاست ہے جہاں فوج کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ یہاں کا تمام انتظام پولیس سنبھالتی ہے۔ اس ریاست میں جنگی طیاروں سمیت ایک بھی گن شپ ہیلی کاپٹر موجود نہیں ہے۔ اگر ہوئے بھی تو وہ اس قابل نہیں ہوں گے کہ ایئر شپ کا مقابلہ کر سکیں۔ ایئر شپ کا گھیراؤ کرنے والے طیاروں اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کا کیا انجام ہوتا ہے یہ ایکریمیا کو معلوم ہے اس لئے وہ ایسی غلطی نہیں کرے گا“...... میجر پرمود

نے کہا۔

"تب تو ایئر شپ سے روبوٹس کی فورس نکل کر آسانی سے ہر طرف کنٹرول سنبھال لے گی"...... وائٹ شارک نے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد پورے شہر میں ایئر شپ سے بگ کنگ کی تیز آواز سنائی دینے لگی۔ وہ شہر کے تمام افراد کو سڑکیں اور بازار خالی کرنے کا حکم دے رہا تھا۔ شہر میں ہر طرف ہڑبونگ سی مچ گئی تھی۔ لوگ روبوٹس کے خوف سے جدھر سینگ سما رہے تھے بھاگ رہے تھے۔

شہر کی لائٹس آن کر دی گئی تھیں البتہ سڑکوں پر موجود گاڑیوں کی لائٹس سیاہ بادلوں کی آمد سے اندھیرا چھاتے ہی آن ہو گئی تھیں اس لئے شہر روشنیوں سے بقعہ نور بن گیا تھا۔ مین سڑک پر جاتے ہوئے مجبوراً میجر پرمود کو بھی جیپ روکنی پڑی کیونکہ سڑک کے چوراہے پر ٹریفک جام تھا اور لوگوں کو وہاں سے نکلنے کا راستہ ہی نہ مل رہا تھا اس لئے بہت سے لوگ گاڑیاں سڑکوں پر ہی چھوڑ کر اپنی حفاظت کے لئے اردگرد موجود عمارتوں کی طرف بھاگ رہے تھے۔

"اب کیا کریں۔ یہاں تو سڑکیں بلاک ہو چکی ہیں۔ ہم آگے کیسے جائیں گے"...... لیڈی بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دیکھتے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا اور اچھل کر جیپ سے اتر گیا۔ اس کے ساتھ وہ تینوں بھی جیپ سے اتر گئے۔ پیچھے آنے والی جیپیں بھی رک گئی تھیں اور ان میں موجود افراد جیپوں سے اتر

کر نیچے آ گئے تھے۔

"لگتا ہے یہاں بھی روبوٹس نے قبضہ کرنا شروع کر دیا ہے"۔ وائلڈ لائن نے آگے بڑھ کر میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ کچھ ہی دیر میں یہاں ہر طرف روبوٹس پھیل جائیں گے۔ اس سے پہلے کہ وہ یہاں راستے بلاک کر دیں ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن ہم یہاں سے نکلیں گے کیسے۔ روڈ تو پہلے ہی بلاک ہو چکے ہیں۔ لوگ جان بچانے کے لئے اپنی گاڑیاں سڑکوں پر چھوڑ کر عمارتوں کی طرف بھاگ گئے ہیں"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"ہم آگے جاتے ہیں۔ آگے دوسری گاڑیاں لے کر یہاں سے نکل جائیں گے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بہترین تجویز ہے"...... وائلڈ لائن نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے سڑک پر کھڑی گاڑیوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ یہ چونکہ ہائی وے تھا اور چوراہے پر چاروں اطراف سے گاڑیاں گزرتی تھیں اس لئے وہاں گاڑیوں کا اچھا خاصا اژدہام ہو گیا تھا۔ کچھ لوگ تو گاڑیاں لاکڈ کر کے وہاں سے بھاگے تھے اور کچھ کمزور دل کے مالک گاڑیوں کی چابیاں گاڑیوں میں لگی اور دروازے کھلے چھوڑ کر وہاں سے نکل گئے تھے۔ چونکہ انہیں حالات کا علم تھا اس لئے روبوٹس کے آنے کے خطرے کے پیش نظر وہ خود ہی عمارتوں میں چلے گئے تھے۔

چوراہے کے قریب آ کر وہ سب رکے اور پھر میجر پرمود اور اس کے ساتھی خالی راستوں پر موجود ایسی گاڑیاں دیکھنے لگے جن میں چابیاں لگی ہوئی تھیں۔ چند ہی لمحوں میں انہوں نے چار گاڑیاں حاصل کر لیں اور پھر وہ دوسری طرف سڑک پر کھڑی گاڑیوں میں راستہ بناتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ انہوں نے بگ کنگ کی آواز سنی جو عوام کو فوری طور پر عمارتوں میں جانے کا حکم دے رہا تھا۔ اس نے وارننگ دی تھی کہ دو منٹ میں تمام سڑکیں، بازار اور گلیاں خالی کر دی جائیں۔ اس کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے سخت پیغام تھا کہ روبوٹس کو جو بھی انسان دکھائی دیا وہ اسے ایک لمحے میں ہلاک کر دیں گے۔ چاہے وہ انسان کسی گلی میں ہو، بازار میں، کسی سڑک پر یا پھر کسی عمارت کی چھت پر۔ اس کے علاوہ اس نے تمام افراد کو گاڑیاں خالی کر کے سڑکوں پر چھوڑنے کی ہدایات دی تھیں۔

''اب کیا کریں۔ اگر روبوٹس ہمارے راستے میں آ گئے تو''۔ لیڈی بلیک نے کہا۔

''دیکھا جائے گا''...... میجر پرمود نے لاپرواہی سے کہا۔ اب وہ جس کار میں سوار تھا اس کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر وائلڈ لائن تھا جبکہ میجر پرمود سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اور پچھلی سیٹ پر لیڈی بلیک اور وائٹ شارک تھے۔ لاٹوش پچھلی کار میں کیپٹن توفیق اور کیپٹن نوازش کے ساتھ چلا گیا تھا۔

''اپنا سامان لائے ہو''...... میجر پرمود نے پوچھا۔

''ظاہر ہے۔ ہم سامان جیپوں میں تو نہیں چھوڑ سکتے تھے''۔ وائٹ شارک نے کہا۔

''تھیلے کھول کر سامان نکال لو۔ ہو سکتا ہے آگے ہمیں اس کی ضرورت پڑ جائے''...... میجر پرمود نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پیروں میں رکھے ہوئے تھیلے اٹھائے اور انہیں کھول کر ان سے اسلحہ نکالنا شروع ہو گئے۔

''اسلحہ سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا۔ اب تک کی رپورٹ کے مطابق جن ممالک میں روبوٹس اتارے گئے ہیں ان پر کسی اسلحے کا اثر نہیں ہوتا''...... وائلڈ لائن نے کہا۔

''دیکھتے ہیں''...... میجر پرمود نے لاپرواہی سے کہا۔ چوراہے سے کچھ آگے جاتے ہی انہیں سڑک پر کھلا راستہ مل گیا۔ کھلا راستہ دیکھتے ہی وائلڈ لائن نے کار کی رفتار تیز کر دی تو پیچھے آنے والی کاروں کی رفتار بھی تیز ہو گئی۔ لیکن ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ وائلڈ لائن نے اچانک کار کو بریک لگا دیئے۔ اچانک بریک لگنے کی وجہ سے کار کے ٹائر سڑک پر جم گئے تھے جس کے نتیجے میں کار کو جھٹکا لگا اور کار کے ٹائر احتجاجاً چیختے ہوئے سڑک پر دور تک لمبی لکیریں بناتے ہوئے گھسیٹتے چلے گئے اور پھر کار یکلخت زور دار جھٹکا کھا کر رک گئی۔ پیچھے آنے والی کاریں بھی بریک لگا کر اسی انداز میں اس کار کے قریب آ کر رک گئی تھیں۔ سامنے سفید رنگ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کے روبوٹس دکھائی دے رہے تھے جو تیزی سے بھاگتے ہوئے اس
طرف بڑھ رہے تھے۔ روبوٹس کے ہاتھوں میں بڑی بڑی چھڑیاں
تھیں جن پر مختلف رنگوں کے بلب جل بجھ رہے تھے۔ ان روبوٹس
نے شاید سڑکوں پر دوڑنے والی گاڑیاں دیکھ لی تھیں اس لئے وہ
تیزی سے اسی طرف آ رہے تھے۔

"انجن بند کرو اور کار کے تمام لائٹس آف کر دو"...... میجر
پرمود نے سخت لہجے میں کہا تو وائلڈ لائن نے فوراً انجن بند کیا اور
لائٹس آف کر دیں۔ اس نے کار کی کھڑکی سے ہاتھ نکال کر پیچھے
موجود ساتھیوں کی گاڑیوں کو اشارہ کیا تو ان کے بھی انجن بند ہو گئے
اور لائٹس آف ہو گئیں۔

"کیا ہم کار کے اندر رہیں گے"...... لیڈی بلیک نے سامنے
سے آنے والے روبوٹس کی طرف دیکھ کر میجر پرمود سے مخاطب ہو
کر کہا۔

"ہاں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"روبوٹس ان گاڑیوں کو دیکھ چکے ہیں۔ اگر آگے آ کر انہوں
نے ہماری گاڑیوں پر حملہ کر دیا تو"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"نہیں کریں گے۔ جب تک روبوٹس کسی انسان کو دیکھ نہیں
لیتے اس وقت تک وہ حملہ نہیں کرتے۔ میں یہ رپورٹ پڑھ چکا
ہوں۔ تم سب سیٹوں کے نیچے دبک جاؤ۔ میں باہر جا کر پیچھے
موجود گاڑیوں میں ساتھیوں کو بھی کہہ دیتا ہوں"...... میجر پرمود نے

کہا۔

"گگ گگ۔ کیا مطلب۔ کیا آپ باہر جائیں گے"...... لیڈی
بلیک نے بوکھلا کر کہا۔

"ہاں۔ میں آگے جا کر ایک نظر ان روبوٹس کو دیکھنا چاہتا
ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"آگے جا کر انہیں دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب وہ یہاں
پہنچ جائیں گے تو سب مل کر دیکھ لیں گے"...... وائٹ شارک نے
پرمزاح لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میرے ذہن میں ایک پلان ہے جس کے لئے مجھے
انہیں یہاں آنے سے پہلے دیکھنا ہے"...... میجر پرمود نے سنجیدگی
سے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی میجر
پرمود نے دروازہ کھولا اور پھر وہ جھکے جھکے انداز میں کار سے نکل
گیا۔ کار کے ساتھ لگ کر اس نے سامنے سے آنے والے روبوٹس
کی طرف دیکھا جو ابھی وہاں سے کافی دور تھے۔ میجر پرمود کار کی
باڈی کے ساتھ لگتا ہوا پچھلی کار کی طرف گیا۔ اس کار میں لاٹوش،
کیپٹن توانش اور کیپٹن توفیق کے ساتھ وائلڈ لائن کے دو ساتھی
بیٹھے ہوئے تھے۔ میجر پرمود نے انہیں ہدایات دیں اور پھر وہ پچھلی
کار کی طرف بڑھ گیا۔ ایک ایک کر کے وہ تمام کاروں کے پاس گیا
اور اس نے سب کو کاروں کی سیٹوں کے نیچے دبکنے کا حکم دیا اور پھر
وہ تیزی سے مڑ کر واپس اگلی کار کی طرف دوڑا۔ آگے آتے ہی وہ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

اندھیرے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے سائیڈ کی عمارت کی طرف بڑھا اور پھر وہ عمارتوں کے درمیان بنے ہوئے تاریک راستوں سے ہوتا ہوا اس طرف دوڑتا چلا گیا جس طرف سے روبوٹس آ رہے تھے۔ حیرت انگیز طور پر جیسے ہی انہوں نے کاریں روک کر لائٹس آف کی تھیں بھاگ کر آنے والے روبوٹس کی رفتار کم ہو گئی تھی۔ وہ اسی جانب بڑھ رہے تھے لیکن اب وہ بھاگ کر نہیں بلکہ عام رفتار سے چلتے ہوئے آ رہے تھے۔

پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی لیڈی بلیک سیٹوں کے درمیان سے نکل کر سائیڈ سیٹ پر آ کر بیٹھ گئی تھی جہاں پہلے میجر پرمود بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی نظریں ونڈ اسکرین سے میجر پرمود پر جمی ہوئی تھیں جو تاریک حصوں کا فائدہ اٹھا کر روبوٹس کی طرف دوڑا چلا جا رہا تھا۔ روبوٹس اب کافی نزدیک آ گئے تھے۔

''کیا ہم ان کاروں میں رک کر حماقت نہیں کر رہے''...... وائلڈ لائن نے روبوٹس کو نزدیک آتے دیکھ کر سرسراتے ہوئے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''...... لیڈی بلیک نے چونک کر کہا۔

''اگر روبوٹس نے ہمیں دیکھ لیا تو یہ لیزر گنوں سے ہمیں کاروں سمیت اڑا دیں گے''...... وائلڈ لائن نے کہا۔

''روبوٹس کافی بڑے اور لمبے تڑنگے ہیں۔ ان کے سر بھی کافی بڑے ہیں اس لئے یہ گاڑیوں کے اندر نہیں جھانک سکیں گے''۔

لیڈی بلیک نے کہا۔

''آپ شاید ان روبوٹس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی ہیں۔ یہ سڑکوں پر کھڑی گاڑیوں میں جھانک کر نہیں دیکھتے ہیں۔ گاڑیوں کے پاس آ کر یہ گاڑیوں کو اسکین کرتے ہیں اور اسکین کرنے سے انہیں پتہ چل جاتا ہے کہ گاڑیاں خالی ہیں یا ان میں انسان چھپے ہوئے ہیں۔ وہ دیکھیں روبوٹس سڑکوں پر کھڑی گاڑیوں پر آنکھوں سے سرخ شعاعیں پھینک رہے ہیں۔ یہ سرخ روشنی سے اسکین کر رہے ہیں کہ گاڑیاں خالی ہیں یا ان میں افراد موجود ہیں''...... وائلڈ لائن نے کہا تو لیڈی بلیک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ واقعی سامنے سے آنے والے چند روبوٹس نے سڑکوں پر رکی ہوئی گاڑیوں پر آنکھوں سے سرخ شعاعیں ڈالنا شروع کر دی تھیں۔ گاڑی سرخ روشنی میں نہا جاتی اور پھر روبوٹ آگے بڑھ کر دوسری گاڑی پر سرخ شعاع ڈال کر اسے چیک کرنا شروع کر دیتا۔

''ایسی صورت میں تو واقعی یہ روبوٹس ہمارے لئے خطرہ بن سکتے ہیں۔ ان شعاعوں کی مدد سے انہیں فوراً علم ہو جائے گا کہ ہم گاڑیوں میں موجود ہیں''...... وائٹ شارک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اس لئے ہمارا اب کار میں رکنا خطرے سے خالی نہیں ہے''...... وائلڈ لائن نے کہا۔

''لیکن ہم جائیں گے کہاں''...... وائٹ شارک نے پوچھا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"ہمارے اردگرد کافی عمارتیں ہیں۔ وقتی طور پر ہمیں ان میں سے کسی عمارت میں ہی جانا ہوگا"...... وائلڈ لائن نے کہا۔

"لیکن میجر صاحب نے تو ہمیں یہیں رکنے کا کہا ہے"۔ وائٹ شارک نے کہا۔

"میجر پرمود کو بھی شاید اس بات کا علم نہیں ہے کہ روبوٹس اس طرح کاریں اسکین کرتے ہیں ورنہ وہ ہمیں یہاں رکنے کا مشورہ کبھی نہ دیتے"...... وائلڈ لائن نے کہا۔ لیڈی بلیک خاموشی سے ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔

"روبوٹس نزدیک آتے جا رہے ہیں۔ ہمیں اب کاریں چھوڑ دینی چاہئیں"...... وائٹ شارک نے کہا۔ وہ سب بدستور سامنے کی جانب دیکھ رہے تھے جہاں سڑکوں پر روبوٹس بکھرے ہوئے تھے اور سڑکوں پر موجود گاڑیوں کے ساتھ ساتھ اردگرد کے علاقوں کی بھی سرچنگ کر رہے تھے۔ ان کے انداز سے صاف ظاہر ہو رہا تھا جیسے وہ کسی انسان کی تلاش میں ہوں اور اگر کوئی انسان ان کے سامنے آ گیا تو وہ اسے فوراً ہلاک کر دیں گے۔

"ہاں۔ ابھی روبوٹس ہم سے ایک ہزار میٹر کی دوری پر ہیں۔ یہ نزدیک آئے تو پھر یہ ہمیں کاروں سے نکلتے دیکھ لیں گے"۔ وائلڈ لائن نے کہا۔

"تو پھر کیا کریں۔ میجر صاحب کی ہدایات پر عمل کریں اور کاروں میں ہی رکیں یا کاروں سے نکل کر کسی عمارت میں چلے

جائیں"...... وائٹ شارک نے لیڈی بلیک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم کاروں میں ہی رکیں گے"...... لیڈی بلیک نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"لیکن......" لیڈی بلیک کا فیصلہ سن کر وائلڈ لائن نے کہا۔

"میجر پرمود نے جیسا کہا ہے ہمیں ان کی ہدایات پر عمل کرنا ہے سمجھے تم۔ اگر تم ڈر رہے ہو تو تم کار سے نکل کر جہاں جانا چاہو جا سکتے ہو لیکن میں اور وائٹ شارک کار میں ہی رہیں گے"۔ لیڈی بلیک نے سخت لہجے میں کہا تو وائلڈ لائن ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ روبوٹس اب اور نزدیک آ گئے تھے۔ اردگرد کھڑی گاڑیوں کو چیک کرنے کے بعد ایک روبوٹ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ان کی کار کی طرف بڑھا تو لیڈی بلیک فوری سیٹ سے نیچے ہو گئی۔ وائلڈ لائن اور وائٹ شارک بھی سیٹوں کے پیچھے جھک گئے۔ ان کے دائیں طرف سیاہ رنگ کی ایک کار کھڑی تھی۔ روبوٹ اس کار کے پاس آ کر رک گیا اور غور سے کار کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر اچانک اس کے سر سے جہاں منہ کی جگہ سیاہ رنگ کا تکون بنا ہوا تھا۔ سرخ روشنی سی نکلی اور کار سرخ روشنی میں نہا گئی۔ چند لمحے روبوٹ کار پر سرخ روشنی ڈالتا رہا پھر اس کے سر سے روشنی نکلنا بند ہوئی اور روبوٹ سر گھما کر ان کی کار کی طرف دیکھنے لگا۔ اس نے ایک قدم آگے بڑھایا اور پھر وہ ان کی کار کے قریب آ گیا۔ روبوٹ کا سر جھکا۔ اس کے منہ کے سامنے تکون میں سے تیز سرخ روشنی نکلی اور

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ان کی کار سرخ روشنی میں نہا گئی۔

"اپنا سانس روک لو"...... لیڈی بلیک نے آہستہ آواز میں کہا اور پھر اس نے اپنا سانس بھی روک لیا۔ روبوٹ چند لمحے ان کی کار پر سرخ روشنی ڈالتا رہا پھر اچانک وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹا اور اس نے ایک ہاتھ میں پکڑی ہوئی چپٹی لیزر گن کا رخ ان کی کار کی طرف کر دیا۔ اسے شاید اس کار میں انسانی وجود کا علم ہو چکا تھا۔ ابھی اس نے گن کا رخ کار کی طرف کیا ہی تھا کہ اچانک ماحول تیز سیٹی کی آواز سے گونج اٹھا۔ سیٹی کی آواز سن کر روبوٹ یکلخت چونک پڑا۔ وہ تیزی سے مڑا۔ اس نے جس کار کو ان کی کار سے پہلے چیک کیا تھا۔ اس کار کی چھت پر ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم کا مالک آدمی کھڑا تھا جو اندھیرے میں سیاہ ہیولے جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ اس آدمی کو کار کی چھت پر کھڑا دیکھ کر روبوٹ بوکھلا کر پیچھے ہٹا اور اس نے فوراً گن کا رخ اس آدمی کی طرف کر دیا۔ اس آدمی کے ہاتھ میں پلاسٹک کا ایک بیگ لٹک رہا تھا جس میں پانی بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ روبوٹ اس آدمی پر لیزر فائر کرتا اچانک اس آدمی کا ہاتھ حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں موجود پانی سے بھرا پلاسٹک بیگ اڑتا ہوا روبوٹ کے سر پر پڑا۔ پلاسٹک بیگ روبوٹ کے سر سے ٹکرا کر پھٹا اور اس کے سر سمیت اس کا جسم پانی میں بھیگتا چلا گیا۔ لیڈی بلیک، وائٹ شارک اور وائلڈ لائن سیٹوں کے نیچے جھکے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہونے کے باوجود سر اٹھائے یہ سب دیکھ رہے تھے۔ دوسری کار کی چھت پر کھڑے لمبے تڑنگے آدمی کو انہوں نے ایک لمحے میں پہچان لیا تھا۔ وہ میجر پرمود تھا۔ میجر پرمود نے ہی سیٹی بجا کر روبوٹ کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا اور جیسے ہی روبوٹ سیٹی کی آواز سن کر میجر پرمود کی طرف مڑا میجر پرمود نے ہاتھ میں پکڑا ہوا پلاسٹک بیگ اس پر کھینچ مارا تھا۔

"یہ میجر صاحب کیا کر رہے ہیں۔ پانی سے بھرا پلاسٹک بیگ روبوٹ پر ڈالنے سے کیا ہوگا"...... وائلڈ لائن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پلاسٹک بیگ میں پانی نہیں تھا"...... لیڈی بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پانی نہیں تھا۔ کیا مطلب۔ لگ تو وہ صاف شفاف پانی ہی تھا"...... وائلڈ لائن نے چونک کر کہا۔

"خاموشی سے دیکھو"...... لیڈی بلیک نے غرا کر کہا۔ روبوٹ پہلے تو حیرت سے اپنے وجود پر پڑے پانی کو دیکھتا رہا پھر اس نے گن کا رخ ایک بار پھر میجر پرمود کی طرف کیا اور ساتھ ہی اس نے گن کا بٹن پریس کر دیا۔ گن سے نارنجی رنگ کی شعاع نکل کر میجر پرمود کی طرف بڑھی لیکن میجر پرمود نے شعاع نکلتے دیکھ کر فوراً الٹی قلابازی کھائی اور کار کی دوسری طرف کود گیا۔ روبوٹ کی گن سے نکلنے والی شعاع کار کی چھت کے قریب سے گزرتی ہوئی اس

سے آگے موجود ایک کار پر پڑی۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ماحول یکلخت زور دار دھماکے سے گونج اٹھا۔ دوسرے لمحے ماحول جیسے تیز آگ سے بھر گیا۔ دھماکے سے تباہ ہونے والی کار میں آگ لگ گئی تھی اور جس کار پر میجر پرمود کھڑا تھا۔ دھماکے سے اچھل کر وہ اس کار سے ٹکرائی جس میں لیڈی بلیک، وائٹ شارک اور وائلڈ لائن موجود تھے۔ روبوٹ اچھل کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔ اس کی نظریں تیزی سے ادھر ادھر گردش کر رہی تھیں جیسے وہ میجر پرمود کو تلاش کر رہا ہو۔ پھر وہ اچھلا اور اس نے یکلخت آگے موجود ایک اور کار پر لیزر فائر کر دی۔ زور دار دھماکہ ہوا اور اس کار کے پرخچے اڑتے چلے گئے۔ روبوٹ لمبی چھلانگ لگا کر اس طرف بڑھ گیا۔ اسے دور جاتے دیکھ کر لیڈی بلیک، وائلڈ لائن اور وائٹ شارک فوراً سیدھے ہو گئے۔ انہوں نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر یہ دیکھ کر ان کے چہروں پر اطمینان آ گیا کہ اس ایک روبوٹ کے سوا قریب کوئی روبوٹ موجود نہ تھا۔ باقی روبوٹ یا تو پیچھے تھے یا پھر دوسری سڑکوں کی طرف مڑ گئے تھے۔ وہ شاید اس سارے علاقے کی سرچنگ کے لئے پھیل گئے تھے۔

"یہاں ایک ہی روبوٹ ہے۔ ہم کار سے نکل کر میجر صاحب کی مدد کر سکتے ہیں آؤ"...... لیڈی بلیک نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ لیڈی بلیک نے کار کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ کار کے نیچے سے ایک سایہ رینگ کر نکلا تو اسے دیکھ کر لیڈی

بلیک ٹھٹھک گئی۔ وہ میجر پرمود تھا جو روبوٹ کو ڈاج دے کر کاروں کے نیچے سے ہوتا ہوا واپس آ گیا تھا۔ میجر پرمود کو دیکھ کر لیڈی بلیک فوراً اٹھی اور پچھلی سیٹ پر آ گئی۔ میجر پرمود سیدھا ہوا اور سائیڈ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

"یہ آپ نے روبوٹ پر کیا پھینکا تھا"...... وائلڈ لائن نے میجر پرمود کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بتاتا ہوں۔ پہلے روبوٹ کا انجام تو دیکھ لو"...... میجر پرمود نے کہا۔ وہ سب سامنے ادھر ادھر بھاگتے ہوئے اس روبوٹ کی طرف دیکھنے لگے جس پر میجر پرمود نے پلاسٹک بیگ میں پانی پھینکا تھا۔ روبوٹ پاگلوں کی طرح میجر پرمود کو تلاش کر رہا تھا۔ وہ سائیڈوں پر کھڑی گاڑیوں پر لیزر فائر کر رہا تھا۔

"مجھے تو ایسا نہیں لگ رہا کہ پانی کا روبوٹ پر کچھ اثر ہوا ہے۔ وہ تو ہر طرف بھاگتا پھر رہا ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"اس روبوٹ کے وجود سے دھواں نکل رہا ہے"...... اس سے پہلے کہ میجر پرمود کچھ کہتا وائلڈ لائن نے کہا تو لیڈی بلیک غور سے روبوٹ کی طرف دیکھنے لگی جس کے وجود سے واقعی بھاپ جیسا دھواں نکل رہا تھا۔ اپنے جسم پر دھواں پھیلتے دیکھ کر روبوٹ بھی رک گیا تھا اور حیرت سے اس دھوئیں کو دیکھ رہا تھا۔ چونکہ روبوٹ کا رخ دوسری طرف تھا اور میجر پرمود نے پلاسٹک بیگ اس کے منہ پر مارا تھا۔ اس لئے بیگ پھٹتے ہی پانی اس کے وجود کے اگلے حصے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

پر پڑا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ ابھی یہ نہیں دیکھ سکے تھے کہ روبوٹ کے جسم سے دھواں کیوں نکل رہا ہے۔

"آؤ"...... میجر پرمود نے کہا اور فوراً کار سے نکل آیا۔ وائلڈ لائن، لیڈی بلیک اور وائٹ شارک نے بھی کار سے نکلنے میں دیر نہ لگائی۔ میجر پرمود تیزی سے آگے بڑھا اور پھر سڑک پر موجود گاڑیوں کی آڑ لیتا ہوا روبوٹ کی طرف طرف بڑھنے لگا۔ روبوٹ کے جسم سے نکلنے والا دھواں تیز ہوتا جا رہا تھا اور اس نے اب پاگلوں کی طرح اچھل کود شروع کر دی تھی جیسے وہ دھواں روکنے کی کوشش کر رہا ہو۔ دوسری کاروں میں موجود لاٹوش اور باقی سب بھی انہیں دیکھ کر کاروں سے نکل آئے تھے اور پھر کاروں کی آڑ لیتے ہوئے روبوٹ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اسی لمحے روبوٹ مڑا تو یہ دیکھ کر لیڈی بلیک اور باقی سب حیران رہ گئے کہ روبوٹ کا چہرہ اور اس کے جسم کا اگلا حصہ یوں گل رہا تھا جیسے گوشت پر تیزاب ڈال دیا جائے تو وہ تیزی سے گلنا سڑنا شروع ہو جاتا ہے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ روبوٹ کا جسم کیسے گل رہا ہے۔ کیا پانی سے"۔ وائلڈ لائن نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس پر پانی نہیں ڈالا تھا"...... میجر پرمود نے منہ بنا کر کہا۔

"پانی نہیں تو کیا تھا"...... وائٹ شارک نے کہا۔ اس سے پہلے کہ میجر پرمود اسے کوئی جواب دیتا اچانک روبوٹ کے جسم پر

آگ بھڑک اٹھی۔ روبوٹ نے بوکھلا کر ہاتھوں میں پکڑی ہوئی چھپٹی گن ایک طرف پھینکی اور پھر دونوں ہاتھوں سے اپنے وجود پر لگی ہوئی آگ بجھانے کی کوشش کرنے لگا لیکن ابھی وہ آگ بجھا ہی رہا تھا کہ اچانک اس کے جسم میں تیز سپارک سا ہوا۔ دوسرے لمحے بجلی سی کڑکی اور روبوٹ کا وجود زوردار دھماکے سے بلاسٹ ہو گیا۔ اس کے وجود کے ٹکڑے اچھل کر دور دور جا گرے۔ دھماکے سے روبوٹ تباہ ہوتے دیکھ کر وہ سب زمین سے لگ گئے تھے۔ جب دھماکے کی بازگشت ختم ہوئی تو وہ سب اٹھ گئے اور یہ دیکھ کر ان سب کی ہی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں کہ ہر طرف روبوٹ کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے اور ان سے اب بھی پہلے کی طرف نہ صرف دھواں نکل رہا تھا بلکہ روبوٹ کے پارٹس پگھلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ آخر کیسے ہو گیا۔ محض پانی سے روبوٹ کیسے تباہ ہو گیا جبکہ ان روبوٹس کے بارے میں تو کہا جا رہا تھا کہ یہ ناقابل شکست ہیں اور انہیں کسی بھی طریقے سے تباہ نہیں کیا جا سکتا ہے"...... وائلڈ لائن نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس پر پانی نہیں ایسڈ ڈالا ہے نانسنس۔ یہ سلفر ایسڈ سے تباہ ہوا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"سلفر ایسڈ۔ کیا مطلب۔ سلفر ایسڈ سے کیسے تباہ ہو سکتا ہے روبوٹ"...... لیڈی بلیک نے حیرت سے کہا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"میں نے قریب جا کر اس روبوٹ کو غور سے دیکھا تھا۔ روبوٹ جس میٹریل سے بنا ہوا ہے اسے دیکھتے ہی میں سمجھ گیا کہ اسے ایلومینیم اور فائبر گلاس آپٹیکل سے بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مجھے اس کے وجود میں وائٹ چمک بھی محسوس ہو رہی تھی جو سلور کی تھی۔ میں جانتا ہوں کہ ایلومینیم، سلور اور فائبر گلاس کو مکسڈ کیا جائے تو اس سے بنائی جانے والی دھات کتنی طاقتور اور پائیدار ہو سکتی ہے اس پر نہ تو کسی اسلحے کا اثر ہو گا نہ آگ کا اور نہ ہی ایٹمی اسلحے کا لیکن یہ دھات بھی ایٹمی اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتی۔ ایٹمی اثرات سے محفوظ کرنے کے لئے وائٹ آئرن کا ان دھاتوں میں شامل ہونا بے حد ضروری ہوتا ہے۔ ان تمام دھاتوں کو پگھلا کر یکجا کیا جاتا ہے اور پھر انہیں آپس میں ملا کر ان سے ریڈ بلاک جیسی مضبوط اور پائیدار دیواریں بنائی جاتی ہیں جو آگ، طاقتور بموں، میزائلوں اور خاص طور پر تابکاری کے اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔ ان معلومات کو ذہن میں رکھتے ہوئے مجھے ایک ایسا ایسڈ تلاش کرنا تھا جو ان چاروں دھاتوں کو ایک ساتھ پگھلانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ میں نے جب ذہن پر زور دیا تو مجھے فوراً سلفر ایسڈ کا خیال آیا۔ سلفر ایسڈ ہی ایک ایسا تیزاب ہے جو ان چاروں دھاتوں کو آسانی سے پگھلا سکتا ہے اور پھر اس مکسچر کو کسی بھی شکل میں ڈھالا جا سکتا ہے۔ ان روبوٹس کو تیار کرنے کے لئے یہی فارمولا استعمال کیا گیا ہے۔ تیاری کے مراحل طے کرنے کے بعد اس مکسچر سے

کسی اور فارمولے کے تحت سلفر ایسڈ کو تحلیل کر دیا جاتا ہے۔ بہر حال میں ایک سٹور میں گیا اور مجھے وہاں سلفر ایسڈ مل گیا۔ جسے میں نے ایک مخصوص پلاسٹک بیگ میں ڈالا اور روبوٹ کے سامنے آ گیا۔ گو میں نے بہت بڑا رسک لیا تھا۔ اگر سلفر ایسڈ روبوٹ پر اثر نہ کرتا تو یہ روبوٹ اس وقت تک میرے پیچھے پڑا رہتا جب تک یہ مجھے ہلاک نہ کر دیتا۔ لیکن میرا تجربہ کامیاب رہا اور سلفر ایسڈ نے اپنا کام دکھاتے ہوئے ان دھاتوں کو پگھلا دیا اور اسے آگ لگ گئی"...... میجر پرمود نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آگ تو لگی ہی تھی لیکن روبوٹ تو دھماکے سے تباہ ہوا ہے۔ کیا یہ بھی سلفر ایسڈ کا ہی کمال ہے"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے کافی مقدار میں اس پر سلفر ایسڈ پھینکا تھا۔ سلفر ایسڈ نے پہلے اس کی اوپر والی باڈی پگھلائی اور پھر اس کے بیٹری سسٹم تک پہنچ گیا۔ اس روبوٹ کے جسم میں طاقتور بیٹری لگی ہوئی ہے جو سلفر ایسڈ سے جل گئی۔ شارٹ سرکٹ ہوا اور بیٹری بلاسٹ ہو گئی جس کے نتیجے میں روبوٹ کے بھی ٹکڑے ہو گئے"...... میجر پرمود نے جواب دیا تو وہ سب میجر پرمود کی طرف انتہائی تحسین بھری نظروں سے دیکھنے لگے جس نے اپنی عقل اور ذہانت سے کام لے کر ایک ایسے روبوٹ کو تباہ کر دیا تھا جو ناقابل شکست تھا اور جس پر دنیا کا کوئی اسلحہ اثر ہی نہ کرتا تھا۔

"ویل ڈن۔ اس کا مطلب ہے کہ ان روبوٹس کو تباہ کیا جا سکتا

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہے اور ان روبوٹس کو تباہ کرنے کے لئے ہمیں کسی روایتی اسلحے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ان پر ہمیں صرف سلفر ایسڈ پھینکنا پڑے گا جس سے یہ جل بھی جائیں گے ان کے وجود پگھل بھی سکتے ہیں اور سلفر ایسڈ اگر ان کی بیٹریوں تک پہنچ گیا تو یہ تباہ بھی ہو سکتے ہیں"...... لیڈی بلیک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سلفر ایسڈ کو ہمیں واٹر بال کی طرح ان روبوٹس پر پھینکنا پڑے گا۔ ایسے واٹر بال جیسے بچے عموماً غباروں میں ہوا کی بجائے پانی بھر کر ایک دوسرے پر پھینکتے ہیں"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"ہاں۔ سلفر ایسڈ کو ہم واٹر بالز کے ساتھ ساتھ واٹر گیلن سے پمپ بھی کر سکتے ہیں اور بہت سے دوسرے ذرائع سے یہ ایسڈ روبوٹس پر پھینک کر انہیں تباہ کیا جا سکتا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو پھر کیا خیال ہے۔ اپنا سفر شروع کرنے سے پہلے ہم اس شہر کو ان روبوٹس سے نجات نہ دلا دیں"...... لیڈی بلیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم یہاں آنے والے روبوٹس کو تباہ کرنا چاہتی ہو"...... میجر پرمود نے زیر لب مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ایسا نہ ہو کہ ہم روبوٹس کے خلاف حرکت میں آئیں تو اس

شہر میں اترنے والے تمام روبوٹس بھوتوں کی طرح ہمارے پیچھے پڑ جائے اور ہمیں ان سے جان بچانا مشکل ہو جائے"...... لاٹوش نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"ہم روبوٹس کو ان کے بھوتوں سمیت فنا کریں گے نہ رہے گا بانس اور نہ بجے گی بانسری"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"بانس اور بانسری کا تو پتہ نہیں لیکن ہماری ذرا سی بے احتیاطی سے ہمارا بینڈ ضرور بج جائے گا"...... لاٹوش نے کراہ کر کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"آپ نے سلفر ایسڈ کس سٹور سے حاصل کیا تھا"...... لیڈی بلیک نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میرے ساتھ آؤ"...... میجر پرمود نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور میجر پرمود کے ساتھ ایک طرف بڑھ گئے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

روبوٹس دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھی حیران رہ گئے تھے روبوٹس واقعی انتہائی لمبے تڑنگے اور انتہائی طاقتور دکھائی دے رہے تھے جن کی لیزر گنیں ان سے زیادہ خطرناک تھیں۔

روبوٹ کی لیزر گنوں سے نکلنے والی لیزر اس قدر خطرناک تھیں کہ جس چیز پر پڑتی تھیں وہ چیز دھماکے سے تباہ ہو کر بکھر جاتی تھی اور بکھرے ہوئے ٹکڑوں پر اس وقت تک آگ جلتی رہتی تھی جب تک وہ چیز جل کر خاکستر نہ ہو جاتی۔ روبوٹس فلاڈس شہر کے مختلف مقامات پر اتر چکے تھے اور فلاڈس شہر کی گلیاں، سڑکیں اور بازار انسانوں سے خالی ہو چکے تھے۔ بگ کنگ کے اعلان کے بعد لوگ خوفزدہ ہو کر اپنے گھروں اور وہاں موجود عمارتوں میں چھپ گئے تھے لیکن عمران اور اس کے ساتھی سڑکوں پر ہی موجود تھے۔ سڑکوں پر ہر طرف ان گاڑیوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں جنہیں لوگ خالی چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ چونکہ تمام سڑکیں بلاک ہو چکی تھیں اس

لئے وہ کسی گاڑی میں آگے نہیں بڑھ سکتے تھے اس لئے وہ پیدل ہی سڑکوں پر بھاگ رہے تھے۔

جس جگہ پر وہ موجود تھے اس طرف کوئی روبوٹ نہ آیا تھا اس لئے وہ مختلف سڑکوں پر بھاگتے ہوئے اس طرف پہنچ گئے تھے جہاں ایئر شپ سے بیس پچیس روبوٹس اتارے گئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک عمارت کی آڑ میں کھڑے تھے۔ اس عمارت کی چھت آگے کی طرف نکلی ہوئی تھی جسے ستونوں کے ذریعے سپورٹ دی گئی تھی۔ وہ سب ان ستونوں کی آڑ میں تھے۔ سامنے بڑی سڑک پر روبوٹس دکھائی دے رہے تھے جو سڑکوں پر کھڑی گاڑیوں اور ارد گرد کی عمارتیں چیک کر رہے تھے۔ چند افراد جو عمارتوں میں پناہ نہ لے سکے تھے اور روبوٹس کے ڈر سے اپنی گاڑیوں میں ہی چھپ گئے تھے روبوٹس نے سرخ شعاع سے ان گاڑیوں کو اسکین کر کے ان چھپے افراد کو ڈھونڈ نکالا تھا اور پھر انہوں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی لیزر گنوں سے ان افراد کو ان کی گاڑیوں سمیت تباہ کر دیا تھا۔ سڑک پر جگہ جگہ جلتی ہوئی گاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں اور روبوٹس آگ سے بے پرواہ اطمینان بھرے انداز میں گاڑیوں کی چیکنگ کرتے پھر رہے تھے۔ عمران غور سے ان روبوٹس کو دیکھ رہا تھا۔

”لگتا ہے ان روبوٹس کو خاص دھات سے بنایا گیا ہے اسی لئے انہیں کسی بھی اسلحے سے تباہ نہیں کیا جا سکتا“...... جولیا نے ان

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

روبوٹس کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ان روبوٹس کو جن دھاتوں کے مرکب سے بنایا گیا ہے۔ ان دھاتوں کے بارے میں مجھے پتہ چل گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا جو اس کے قریب ایک ستون کے پیچھے موجود تھا۔

"اوہ۔ کون کون سی دھاتیں ہیں"...... جولیا نے جواب دیا تو عمران نے اسے دھاتوں کے نام بتا دیئے۔

"چار دھاتوں کو ملا کر ان روبوٹس کی باڈی بنائی گئی ہے۔ لیکن ان دھاتوں کو ایک ساتھ پگھلایا کیسے گیا ہوگا اور ان کا مکسچر کیسے تیار کیا گیا ہوگا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ان دھاتوں کو پگھلانے کے لئے عام طور پر برقی بھٹیاں استعمال کی جاتی ہیں جن میں بھاری مقدار میں سلفر ایسڈ اور سلفر ڈائی آکسائیڈ منرل کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد جب اس مکسچر کو کسی وجود میں ڈھالا جاتا ہے تو پھر ان اجزا کو الگ کر دیا جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ اگر ہم سلفر ایسڈ یا سلفر ڈائی آکسائیڈ منرل ان روبوٹس پر پھینک دیں تو اس سے ان روبوٹس کی باڈی پگھل جائے گی"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ پگھلنی تو چاہئے لیکن اس سے روبوٹس کی اوپری سطح کو نقصان پہنچے گا۔ میرا مطلب ہے کہ ایسڈ پھینکنے سے صرف ان کے بیرونی خول ہی تباہ ہوں گے ان کے اندر لگی ہوئی مشینری کس

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

میٹریل کی ہے اور یہ کس نوعیت کی بیٹریوں پر چارج ہوتے ہیں جب تک ان کا پتہ نہیں چل جاتا انہیں ایسڈ سے تباہ کرنا محض ایک مفروضہ ہی ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لگتا ہے تم یہی سوچ رہے ہو کہ آخر ان روبوٹس کو کیسے تباہ کیا جا سکتا ہے"...... جولیا نے عمران کے چہرے پر سنجیدگی اور سوچ کے تاثرات دیکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر وہ اچانک ستون کی آڑ سے نکل کر باہر آ گیا۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو۔ سامنے روبوٹس ہیں۔ اگر انہوں نے تمہیں دیکھ لیا تو"...... جولیا نے بوکھلا کر کہا۔ اس کے ساتھی بھی عمران کو ستون کی آڑ سے نکلتے دیکھ کر متفکر ہو گئے تھے۔

"تو کیا میں ان کے ڈر سے چھپا رہوں"...... عمران نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ جولیا اس سے کچھ کہتی وہ سیڑھیاں اتر کر روبوٹس کی جانب بڑھنے لگا۔ اس طرف دو روبوٹس موجود تھے جو گاڑیوں کو اسکین کر رہے تھے۔ باقی دس کے قریب روبوٹس کافی فاصلے پر تھے۔ جو روبوٹس نزدیک تھے ان کے رخ دوسری جانب تھے اس لئے وہ عمران کو سیڑھیاں اترتے نہ دیکھ سکے تھے۔ عمران نے سیڑھیاں اترتے ہوئے جیب سے منی میزائل گن نکال کر ہاتھ میں لے لی تھی۔

"یہ عمران صاحب کو کیا ہوا ہے۔ یہ روبوٹس کی جانب کیوں جا

رہے ہیں"...... صفدر نے ستون کی آڑ سے نکل کر تیزی سے اس ستون کے پیچھے آتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا جس ستون کے پیچھے پہلے عمران موجود تھا۔

"لگتا ہے اس پر حماقت کا دورہ پڑا ہے۔ اچھا بھلا یہاں کھڑا تھا کہ نجانے اسے کیا ہوا کہ اچانک ستون کے پیچھے سے نکلا اور روبوٹس کی طرف بڑھنا شروع ہو گیا ہے جیسے یہ ان کا مقابلہ کرنا چاہتا ہو"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ عمران سیڑھیاں اتر کر سڑک کے کنارے پہنچا ہی تھا کہ اچانک انہوں نے ایک روبوٹ کو چونک کر عمران کی طرف مڑتے دیکھا۔ روبوٹ کو اس طرح عمران کی طرف مڑتے دیکھ کر ان سب کے دل دھک سے رہ گئے۔ روبوٹ عمران کو دیکھ کر ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا پھر اس نے اچانک لیزر گن کا رخ عمران کی جانب کیا اور قدم بڑھاتا ہوا اس کی طرف آ گیا۔

"ارے ارے۔ رکو دوست۔ میں تم سے بات کرنے آیا ہوں"...... روبوٹ کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن روبوٹ بھلا اس کی کہاں سنتا تھا۔ آگے بڑھتے ہی اس نے اچانک عمران پر لیزر سے حملہ کر دیا۔ لیزر کو اپنی طرف آتا دیکھ کر عمران نے فوراً اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی اور سائیڈ پر ہو گیا۔ روبوٹ کی گن سے نکلنے والی لیزر سڑک پر ٹھیک اس جگہ پڑی جہاں ایک لمحہ قبل عمران موجود تھا۔ دوسرے لمحے وہاں

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

زور دار دھماکہ ہوا اور سڑک کے اس حصے میں ایک بڑا گڑھا سا پڑ گیا۔ عمران کو لیزر حملے سے بچتا دیکھ کر روبوٹ پھر اس کی طرف مڑا اور پھر اس نے لیزر گن سے عمران پر مسلسل لیزر فائر کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے فوراً چھلانگ لگائی اور سنگ آرٹ کا بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے لیزر سے اپنا بچاؤ کرنے لگا۔ ماحول یکلخت یکے بعد دیگرے زور دار دھماکوں سے گونج رہا تھا۔ روبوٹ جو لیزر عمران پر فائر کر رہا تھا وہ عمران کے ارد گرد سے گزرتے ہوئے سڑکوں پر کھڑی گاڑیوں یا پھر مختلف عمارتوں پر لگ رہے تھے جس سے گاڑیاں بھی تباہ ہونا شروع ہو گئی تھیں اور عمارتوں کے بھی کچھ حصے تباہ ہو کر گرنا شروع ہو گئے تھے۔ مسلسل دھماکوں کی آوازیں سن کر دوسرا روبوٹ بھی عمران کی طرف متوجہ ہو گیا تھا اور اس نے بھی عمران کو نشانہ بنانا شروع کر دیا تھا لیکن عمران بھلا آسانی سے کہاں ان کا نشانہ بن سکتا تھا۔ روبوٹس کی لیزر گنوں سے نکلنے والی لیزر سرخ لکیروں جیسی تھیں جو عمران کے ارد گرد اور اوپر نیچے سے گزر رہی تھیں۔

"یہ عمران صاحب ایسی حماقت کیوں کر رہے ہیں۔ اگر یہ کسی لیزر فائر کا شکار ہو گئے تو"...... صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ کچھ سوچ سمجھ کر ہی اس طرف گیا ہے"...... جولیا نے کہا تو صفدر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب۔ ابھی تو آپ نے کہا تھا کہ یہ حماقت کر رہے

ہیں اور اب......" صفدر نے کہا۔

"پہلے میں یہی سمجھ رہی تھی کہ اس نے واقعی حماقت کی ہے لیکن اب یہ جس طرح روبوٹس کو الجھا رہا ہے اور ہوا میں قلابازیاں کھاتے ہوئے روبوٹس کے ارد گرد اچھل کود کر رہا ہے اس سے مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ کچھ کرنا چاہتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن کیا۔ کیا کرنا چاہتے ہیں عمران صاحب"...... صفدر نے اسی انداز میں کہا۔

"دیکھتے جاؤ"...... جولیا نے کہا تو صفدر غور سے عمران کو دیکھنے لگا جو ہوا میں چھلانگیں لگاتا ہوا مخصوص انداز میں قلابازیاں کھا رہا تھا۔ وہ سڑک کی بجائے سڑک پر کھڑی گاڑیوں کی چھتوں پر کود رہا تھا۔ روبوٹس کے مسلسل حملوں کے باوجود وہ ان سے دور نہیں جا رہا تھا بلکہ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ جان بوجھ کر ان روبوٹس کے نزدیک آنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس کے ہاتھ میں بدستور منی میزائل گن دکھائی دے رہی تھی لیکن اس نے ابھی تک روبوٹس پر ایک بھی جوابی حملہ نہ کیا تھا۔ دونوں روبوٹس ایک دوسرے کے نزدیک رہ کر عمران پر لیزر فائر کر رہے تھے لیکن عمران کی اچھل کود اور قلابازیوں نے انہیں ایک دوسرے سے خاصے فاصلے پر کر دیا تھا اور اب وہ دو مخالف سمتوں سے عمران کو نشانہ بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔ عمران کو اس طرح مسلسل لیزر حملوں سے بچتے دیکھ کر ان دونوں روبوٹس نے عمران پر لیزر فائر کرنا بند کر دیں۔ یہ دیکھ کر عمران نے

مخصوص انداز میں قلابازی کھائی اور ایک کار کی چھت پر آ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ جس کار کی چھت پر آیا تھا اس کار کے ارد گرد موجود کئی کاریں تباہ ہو چکی تھیں جن کے جلتے ہوئے ٹکڑے تیزی سے پگھل رہے تھے۔

عمران جس کار کی چھت پر کھڑا تھا روبوٹس اس کے مخالف سمتوں میں کھڑے تھے۔ ایک روبوٹ کار کے دائیں جانب کھڑا تھا جبکہ دوسرا بائیں جانب اور دونوں کار سے تقریباً سو سوفٹ کے فاصلے پر کھڑے تھے۔ دونوں کی نظریں جیسے عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران مسکراتا ہوا باری باری ان دونوں روبوٹس کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا۔ تھک گئے ہو۔ میں نے تو سنا ہے کہ مشینیں کبھی نہیں تھکتیں پھر تم اتنی جلدی کیسے تھک گئے ہو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو روبوٹس نے اچانک گنیں سیدھی کیں اور پھر ان کی گنوں سے یکے بعد دیگر دو دو لیزر نکلیں اور عمران کی جانب بڑھیں۔ لیزر کو ایک ساتھ دو اطراف سے عمران کی طرف بڑھتا دیکھ کر اونچی عمارت کے ستونوں کے پیچھے چھپے ہوئے اس کے ساتھیوں کے جیسے سانس رک گئے۔ لیزر دو اطراف سے جیسے ہی عمران کے طرف آئیں عمران نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور قلابازی کھاتا ہوا کئی فٹ اونچا اچھلا۔ دونوں روبوٹس کی چلائی ہوئی لیزر اس کار پر پڑیں جس کی چھت پر عمران کھڑا تھا۔ دوسرے لمحے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ماحول زور دار دھماکوں سے گونج اٹھا اور کار کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔ عمران کو ہوا میں اچھلتے دیکھ کر روبوٹس نے اس پر پھر سے لیزر برسانی شروع کر دی تھیں۔ ایک بار جو روبوٹس نے عمران کو لیزر سے نشانہ بنانا چاہا تو عمران تیزی سے ان کے درمیان سے نکل گیا۔ دونوں روبوٹس کی فائر کی ہوئیں لیزر ایک دوسرے کو کراس کرتی ہوئیں ان روبوٹس سے ٹکرائیں اور دوسرے لمحے یہ دیکھ کر عمران کے ساتھیوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کہ جیسے ہی روبوٹس سے ایک دوسرے کی لیزر ٹکرائیں یکلخت دو زور دار دھماکے ہوئے اور ان روبوٹس کے ٹکڑے بکھرتے چلے گئے۔

دونوں روبوٹس کو ایک ساتھ تباہ ہوتے دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی۔ وہ تیزی سے قلابازی کھاتا ہوا نیچے آیا اور روبوٹس کے بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو دیکھنے لگا۔ چونکہ وہاں اور کوئی روبوٹ نہیں تھا اس لئے جولیا اور اس ساتھی بھی اونچی عمارت کے ستونوں کے پیچھے سے نکلے اور تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے عمران کی جانب بڑھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک طرف پڑی ہوئی روبوٹ کی چپٹی گن اٹھا لی تھی اور اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

''تو تم نے آخرکار اپنی ذہانت دکھا ہی دی ہے''...... جولیا نے عمران کے قریب آ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ میں نے کیا کیا ہے''...... عمران نے جان بوجھ کر بوکھلانے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

''آپ جان بوجھ کر ان روبوٹس کے مقابلے پر آئے تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ روبوٹس ایک دوسرے پر لیزر فائر کریں۔ شاید آپ کو پتہ چل گیا تھا کہ روبوٹس جن گنوں سے گاڑیاں تباہ کر رہے ہیں اگر یہی لیزر ان پر فائر کی جائے تو انہیں بھی تباہ کیا جا سکتا ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نن نن۔ نہیں قسم لے لو مجھے اس کا ذرا سا بھی اندازہ نہیں تھا۔ میں تو روبوٹ سے ہاتھ ملانے کے لئے آیا تھا تاکہ اسے دوست بنا کر یہاں سے نکل جاؤں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''سچ بتائیں عمران صاحب۔ آپ کو کیسے اندازہ ہوا کہ ان روبوٹس کو ان کے ہی اسلحے سے تباہ کیا جا سکتا ہے۔ کیا یہ بات آپ پہلے سے ہی جانتے تھے''...... تنویر نے کہا۔

''میں نے بھی تمہاری طرح پہلی بار ان روبوٹس کو دیکھا ہے۔ بھلا مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ انہیں کیسے تباہ کیا جا سکتا ہے۔ تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے یہ روبوٹس میرے قریبی عزیز ہوں یا پھر انہیں میں نے ہی تخلیق کیا ہو''...... عمران نے کہا تو تنویر ہنس پڑا۔

''اگر آپ کو نہیں معلوم تھا تو پھر آپ نے اتنا بڑا رسک کیوں لیا اور ان روبوٹس کے سامنے کیوں آئے تھے''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ رسک ہی تھا۔ جب یہ روبوٹس گاڑیوں میں چھپے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہوئے چند افراد کو نشانہ بنا رہے تھے تو ایک روبوٹ کی گن سے نکلنے والی لیزر دوسرے روبوٹ کے قریب سے گزری تھی۔ اس لیزر کو اپنے قریب سے گزرتے دیکھ کر وہ روبوٹ اچھل کر تیزی سے سائیڈ میں ہو گیا تھا۔ تب مجھے شک ہوا کہ اس روبوٹ نے اپنے ساتھی روبوٹ کی لیزر سے بچنے کی کوشش کی ہے۔ اس روبوٹ نے لیزر فائر کرنے والے روبوٹ کو چند لمحے اس انداز میں دیکھا تھا جیسے وہ اس پر غصہ کر رہا ہو اور کہہ رہا ہو کہ دھیان سے لیزر فائر کرے۔ اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ لیزر ان کے لئے بھی خطرہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ ان کی گنیں تو چھینی نہیں جا سکتی تھیں اس لئے مجھے خود کو ان کے سامنے پیش کرنا پڑا کہ روبوٹ بھائیو آؤ اور مجھے نشانہ بناؤ۔ دونوں مسلسل مجھے نشانہ بنا رہے تھے لیکن اس پوزیشن میں نہیں آ رہے تھے کہ ان کی فائر کی ہوئیں لیزر ان دونوں کو ہی ٹارگٹ کرتیں اس لئے مجھے ضرورت سے زیادہ اچھل کود کرنی پڑی اور پھر جیسے ہی انہوں نے مجھ پر اندھا دھند لیزر فائر کرنے کی کوشش کی مجھے موقع مل گیا اور میں ان میں مناسب فاصلہ بنانے اور انہیں ایک دوسرے کے سامنے لانے میں کامیاب ہو گیا۔ لیزر ایک دوسرے سے ٹکرائیں اور دونوں بے چارے بگ کنگ کو پیارے ہو گئے"...... عمران نے کہا۔

"روبوٹس اور بگ کنگ کو پیارے"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جو مرتا ہے وہ اپنے خالق کو ہی پیارا ہوتا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ ان کی لاشوں کے ٹکڑے جمع کرو اور ایک ساتھ مل کر ان کے خالق سے ان کے لئے جہنم واصل ہونے کی دعا کریں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ ٹرومین نے آگے بڑھ کر دوسرے روبوٹ کی چھینی گن اٹھا لی تھی۔ گن کافی بڑی تھی لیکن اس کا وزن زیادہ نہیں تھا۔

"اب ہم ان گنوں سے باقی روبوٹس کو بھی نشانہ بنا سکتے ہیں۔ بگ کنگ کا یہ دعویٰ غلط ثابت ہو گیا ہے کہ اس کے روبوٹس کو نقصان نہیں پہنچایا جا سکتا ہے۔ ہم ان گنوں سے دوسرے روبوٹس کا شکار کریں گے اور ان کی گنیں لے کر پورے شہر میں پھیلے ہوئے روبوٹس کو تباہ کر دیں گے"...... ٹرومین نے کہا۔ ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک انہیں اپنے اردگرد سے سرخ لیزرز گزرتی ہوئی دکھائی دیں۔ وہ بوکھلا گئے۔ انہوں نے چونک کر دیکھا تو سامنے سے چار روبوٹ تیزی سے ان کی طرف بھاگے چلے آ رہے تھے۔ وہ ان کی طرف بھاگ کر آتے ہوئے لیزر گنوں سے فائر بھی کر رہے تھے۔ ان کے اردگرد زور دار دھماکے ہوئے اور انہوں نے لیزرز سے بچنے کے لئے فوراً چھلانگیں لگا دیں۔

"تم سب فوراً کسی محفوظ ٹھکانے پر چلے جاؤ اور ٹرومین تم میرے ساتھ آؤ۔ ہم ان روبوٹس کو تباہ کر کے ان کی لیزر گنیں حاصل کریں گے"...... عمران نے کہا تو ٹرومین نے اثبات میں سر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ہلایا اور عمران کے قریب آ گیا۔ عمران اور ٹروٹمین جھکے جھکے انداز میں سائیڈ پر کھڑی گاڑیوں کی طرف بڑھے اور پھر دوسری طرف آتے ہی انہوں نے تیزی سے اس طرف دوڑنا شروع کر دیا جس طرف سے روبوٹس بھاگتے ہوئے ان کی طرف آ رہے تھے۔ جولیا اور باقی سب ساتھی بھی تیزی سے زمین پر رینگتے ہوئے دائیں بائیں کھڑی گاڑیوں کے نیچے رینگ گئے تھے۔ روبوٹس سڑک پر کھڑی گاڑیوں کو نشانہ بناتے ہوئے جیسے ہی آگے آئے۔ عمران اور ٹروٹمین نے گاڑیوں کے پیچھے سے دو روبوٹس کا نشانہ لیا اور لیزر گنوں سے لیزر فائر کرنا شروع کر دی۔ ایک ساتھ لیزر دونوں روبوٹس سے ٹکرائیں اور دونوں روبوٹس دھماکے سے تباہ ہو کر بکھرتے چلے گئے۔ دوسرے دو روبوٹس چونک کر اس طرف مڑے جس طرف سے ان کے ساتھیوں پر لیزر فائر کی گئی تھیں۔ اس سے پہلے کہ وہ اس طرف لیزر فائر کرتے عمران اور ٹروٹمین نے ان پر بھی لیزر فائر کر دی۔ یکے بعد دیگرے دو مزید دھماکے ہوئے اور ان دونوں روبوٹس کے بھی پرخچے اڑ گئے۔ عمران اور ٹروٹمین فوراً گاڑیوں کے پیچھے سے نکلے اور بھاگ کر روبوٹس کے ٹکڑوں کے پاس آئے اور ان کی لیزر گنیں اٹھا کر واپس مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ اب ان کے پاس چھ لیزر گنیں ہو چکی تھیں۔ عمران نے ایک لیزر گن صفدر اور دوسری جولیا کو دے دی جبکہ ٹروٹمین نے ایک لیزر گن تنویر کو اور دوسری صدیقی کو تھما دی۔

"اس طرف مزید روبوٹس آ رہے ہیں"...... چوہان نے کہا تو وہ چونک پڑے اور پھر انہوں نے دائیں طرف ایک موڑ سے چھ سات روبوٹس کو نکل کر اپنی طرف آتے دیکھا۔

"ہاں۔ یہ سب روبوٹ شاید آپس میں لنکڈ ہیں۔ ان روبوٹس کے تباہ ہونے کا انہیں علم ہو گیا ہے اسی لئے یہ اس طرف آ رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔ دوسری سڑک سے بھی تین روبوٹس نکل کر اس طرف بڑھ رہے تھے۔

"ہمارے پاس چھ گنیں ہیں۔ سب مختلف اسپاٹس پر چلے جاؤ۔ روبوٹس کو موقع دیئے بغیر ان پر لیزرز فائر کرو اور ان کی گنیں حاصل کرو"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور جھکے جھکے انداز میں مختلف سائیڈوں کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ روبوٹس نے شاید انہیں دیکھ لیا تھا۔ انہوں نے فوراً گنیں سیدھی کیں اور ان پر تسلسل کے ساتھ لیزر فائر کرنی شروع کر دیں۔ ماحول یکلخت زوردار دھماکوں سے گونج اٹھا۔ ان کے ارد گرد کھڑی گاڑیوں کے پرخچے اڑ رہے تھے اور سڑکوں پر بڑے بڑے گڑھے بنتے جا رہے تھے۔ جولیا، صفدر، تنویر، صدیقی اور ٹروٹمین نے مختلف جگہوں پر پوزیشنیں سنبھالیں اور پھر وہ ان روبوٹس کو لیزر گنوں سے نشانہ بنانے لگے۔ عمران نے بھی دائیں طرف سے آنے والے تینوں روبوٹس کو نشانہ بنایا اور پھر وہ ان روبوٹس کو تباہ ہوتے دیکھ کر رکے بغیر اس موڑ کی طرف دوڑتا چلا گیا جس طرف

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سے روبوٹس آئے تھے۔ دوڑتے ہوئے آگے آ کر اس نے تباہ ہونے والے روبوٹ کی ایک اور لیزر گن اٹھائی اور اسے لئے موڑ کے قریب آ گیا۔ موڑ کے قریب آتے ہی اس نے جیسے ہی چار مزید روبوٹس کو اس طرف آتے دیکھا تو اس نے موقع ضائع کئے بغیر دونوں لیزر گنوں سے ان روبوٹس پر لیزر فائر کر دیں۔ چاروں روبوٹس تباہ ہو کر بکھرے تو عمران آڑ سے نکل کر موڑ مڑا اور پھر رکے بغیر سامنے کی جانب دوڑتا چلا گیا۔ اس طرف بھی چند روبوٹس تھے جو مڑ کر تباہ ہونے والے روبوٹس کی طرف دیکھ رہے تھے پھر جیسے ہی ان روبوٹس کی نظریں عمران پر پڑیں تو وہ چونک پڑے اور پھر ان روبوٹس نے گنیں عمران کی طرف کیں اور دوسرے لمحے ایک ساتھ کئی سرخ لکیریں عمران کی جانب بڑھیں۔ عمران نے فوراً جمپ لگایا اور پھر اس کا جسم تیزی سے کسی پھرکی کی طرح گھومتا چلا گیا۔ روبوٹس کی لیزر اس کے ارد گرد سے گزرتی چلی گئیں۔ عمران نے گھومتے ہوئے اپنا جسم سکوڑا اور پھر وہ لمبی قلابازی کھا کر سائیڈ میں موجود ایک عمارت کی آڑ میں آ گیا۔ سائیڈ کی طرف چھلانگ لگاتے ہوئے اس نے لیزر گنوں سے روبوٹس پر لیزر جھونک ماری تھیں چونکہ روبوٹس سامنے تھے اور تیزی سے اس کی طرف بڑھ رہے تھے اور شاید ان میں اتنی پھرتی نہ تھی کہ وہ خود کو لیزر سے بچا سکتے اس لئے عمران کی فائر کی ہوئیں لیزر ان سے ٹکرائیں اور دو روبوٹس کے ٹکڑے بکھر گئے۔ عمران نے عمارت کی سائیڈ میں آتے

ہی خود کو نیچے گرایا اور پھر لیزر گنیں لے کر یکلخت سامنے آیا اور پھر اس نے لیزر گنوں کے بٹن مسلسل دبانے شروع کر دیئے۔ گنوں سے مشین گنوں کی گولیوں کی طرح لیزر فائر ہوئیں اور ماحول تیز دھماکوں سے گونجنا شروع ہو گیا۔ روبوٹس ان لیزر کا شکار بن رہے تھے۔ عمران اٹھا اور پھر اس نے جھکے جھکے انداز میں روبوٹس کی طرف دوڑتے ہوئے انہیں نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ اس طرف بڑا چوراہا تھا جہاں دس روبوٹس موجود تھے۔ سب روبوٹس عمران کی طرف متوجہ ہو گئے تھے اور انہوں نے عمران کو مسلسل نشانہ بنانا شروع کر دیا تھا لیکن عمران کی اچھل کود اور سنگ آرٹ نے اب تک اسے روبوٹس کی لیزر سے محفوظ رکھا ہوا تھا لیکن چونکہ یہ آرٹ روبوٹس نہیں جانتے تھے اس لئے وہ عمران کی لیزر کا شکار ہو رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں میدان صاف ہو گیا۔ مختلف سڑکوں پر مسلسل دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔ اس کے تمام ساتھیوں کو روبوٹس کی لیزر گنیں مل گئی تھیں اس لئے وہ بھرپور انداز میں روبوٹس کا مقابلہ کر رہے تھے۔

چوراہے پر پہنچ کر عمران رک گیا۔ اس کی نظریں آسمان پر جمی ہوئی تھیں جہاں ایئر شپ اب بھی موجود تھا لیکن ایئر شپ بہت دور تھا اور عمران نے لیزر کی رینج کو چیک کیا تھا وہ زیادہ دور تک مار نہیں کر سکتی تھیں۔ وہ ان لیزر گنوں کو ایئر شپ پر آزمانا چاہتا تھا لیکن اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ ایئر شپ کے نزدیک پہنچ جائے

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

اس لئے وہ رکے بغیر اس سڑک پر بھاگا جا رہا تھا جہاں ایئر شپ موجود تھا۔ راستے میں جگہ جگہ روبوٹس اس کے مقابلے پر آ رہے تھے اور اسے لیزر گنوں سے نشانہ بنانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن جو پھرتی اور تیزی عمران میں تھی وہ پھرتی اور تیزی ان روبوٹس میں نظر نہیں آ رہی تھی اسی لئے روبوٹس کوشش کے باوجود عمران کو نشانہ بنانے میں کامیاب نہ ہو پا رہے تھے جبکہ عمران انہیں آسانی سے نشانہ بناتے ہوئے تباہ کر رہا تھا اور شہر سے جیسے روبوٹس کا صفایا ہوتا جا رہا تھا۔

عمران روبوٹس کو تباہ کرتا ہوا تیزی سے مختلف سڑکوں اور گلیوں میں بھاگا چلا جا رہا تھا۔ مسلسل اور کافی دیر دوڑتے رہنے کے بعد وہ ایک بڑی سڑک پر آ گیا۔ یہاں سے ایئر شپ قریب تھا جو بدستور ہوا میں معلق دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے دوڑتے ہوئے ایئر شپ پر دو تین بار لیزر فائر کی تھیں لیکن لیزر واقعی انتہائی محدود فاصلے تک مار کرتی تھی۔ اس کی رینج محض دو سو فٹ سے زیادہ نہ تھی اور ایئر شپ اس سے کہیں زیادہ فاصلے اور اونچائی پر تھی۔ عمران اگر ایئر شپ کے نیچے بھی پہنچ جاتا تو وہ لیزر گن سے اسے نشانہ نہ بنا سکتا تھا۔ عمران نے ہوا میں جو لیزر فائر کی تھیں جو ہوا میں چند سو فٹ کے بعد غائب ہو جاتی تھیں۔ عمران کی نظریں ایک بلند عمارت پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ اس عمارت کی چھت پر پہنچ جائے تو شاید لیزر سے وہ ایئر شپ کو نشانہ بنانے میں کامیاب

ہو جائے۔ ایئر شپ اس عمارت سے کچھ ہی بلندی پر تھا اور عمران کے اندازے کے مطابق اس کی بلندی پانچ سو فٹ سے زیادہ نہ تھی۔ چنانچہ وہ تیزی سے اس عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی وہ عمارت سے کچھ ہی دور تھا کہ اچانک ایئر شپ سے ایک لمبوترا سا راڈ نکلا اور آگ اگلتا ہوا اس طرف بڑھا جس طرف سے عمران آ رہا تھا۔ عمران نے اس لمبوترے راڈ کو دیکھا تو وہ بوکھلا گیا۔ اس نے مخالف سمت میں چھلانگ لگائی اور پھر جس قدر تیزی سے ممکن ہو سکتا تھا وہ ہاتھوں اور پیروں کے بل قلابازیاں کھاتا ہوا سڑک سے دور ہٹتا چلا گیا۔ اسی لمحے لمبوترا راڈ بجلی کی سی تیزی سے اس طرف آیا جہاں عمران پہلے دوڑ رہا تھا۔ لمبوترا راڈ ایک بڑی عمارت کے نچلے حصے سے ٹکرایا۔ ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور ہر طرف یکلخت آگ ہی آگ پھیل گئی۔ لمبوترا راڈ میزائل تھا جو عام میزائل سے قدرے چھوٹا اور پتلا تھا۔ عمارت کا وہ حصہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا تھا جہاں میزائل لگا تھا۔ چونکہ میزائل عمارت کے نچلے حصے پر لگا تھا اس لئے عمارت کے ساتھ ساتھ سڑک بھی بری طرح سے ہل گئی تھی اور پھر اچانک تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور عمران نے اس عمارت کو تیزی سے نیچے آتے دیکھا۔ عمران ابھی اس عمارت کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ ایئر شپ سے یکے بعد دیگرے کئی راڈز نما میزائل نکل کر اس کی طرف بڑھے۔ عمران نے پھر سے الٹی قلابازی کھائی اور وہ ہاتھوں اور پیروں کے ذریعے قلابازیاں کھاتا ہوا وہاں

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

سے دور ہٹتا چلا گیا۔ راڈز نما میزائل سڑکوں اور سائیڈ کی عمارتوں سے ٹکرائے اور پھر وہاں جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی۔ زور دار دھماکوں کے ساتھ ہر طرف سے انسانی چیخ پکار کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ان عمارتوں میں بے شمار لوگ تھے جو روبوٹس کے خوف سے چھپے ہوئے تھے۔ وہ سب اب ان راڈز نما میزائلوں کا شکار بن رہے تھے جو ایئر شپ سے فائر کئے جا رہے تھے۔ ایئر شپ سے عمران پر مسلسل میزائل فائر کئے جا رہے تھے۔ عمران چھلانگیں لگاتا ہوا میزائلوں سے بچنے کے لئے دوڑ رہا تھا اور پھر جیسے ہی اسے سڑک پر ایک موڑ دکھائی دیا وہ رکے بغیر مڑتا چلا گیا۔ تھوڑی دور جا کر وہ ایک اور سڑک پر آیا اور پھر اس سڑک کی سائیڈ کی عمارتوں کے ساتھ ساتھ ہوتا ہوا اس اونچی عمارت کی طرف بڑھنے لگا جس کی چھت پر پہنچ کر وہ ایئر شپ کو نشانہ بنانا چاہتا تھا لیکن وہ ابھی کچھ ہی دور گیا ہو گا کہ اسے عقب سے بھاری قدموں کی آوازیں سنائیں دیں اور ساتھ ہی اس کے ارد گرد سے سرخ لکیریں سی گزرتی چلی گئیں۔ عمران نے پلٹ کر دیکھا تو دو روبوٹ سائیڈ سڑک سے نکل کر تیزی سے اس کی طرف دوڑے چلے آ رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں لیزر گنیں تھیں جن سے وہ عمران کو نشانہ بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔ عمران نے جمپ لگایا اور ہوا میں پلٹا کھاتے ہی اس نے باری باری ان دونوں روبوٹس پر لیزر فائر کی اور قلابازی کھا کر سائیڈ پر پیروں کے بل آ کھڑا ہوا۔ لیزر ان

روبوٹس سے ٹکرائیں اور دونوں روبوٹس کے بیک وقت پرخچے اڑتے چلے گئے۔ اسی لمحے سائیڈ روڈ سے ایک اور روبوٹ نکلا اور اس نے عمران کو دیکھتے ہی یکلخت اس پر لیزر فائر کر دی۔ لیزر برق رفتاری سے عمران کی طرف آئی تھی۔ عمران اچھلا ہی تھا کہ لیزر سڑک پر ٹھیک اسی جگہ پڑی جہاں ایک لمحہ قبل عمران کھڑا تھا۔ عمران ابھی ہوا میں ہی تھا کہ زور دار دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی طاقتور دیو نے اسے اٹھا کر پوری قوت سے پیچھے پھینک دیا ہو۔ عمران ایک عمارت کی دیوار سے ٹکرایا اور پھر وہ دھماکے سے نیچے آ گرا۔ زور دار جھٹکا لگنے کی وجہ سے اس کے ہاتھوں میں موجود دونوں لیزر گنیں نکل گئی تھیں اور دیوار سے ٹکراتے ہی اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے جسم کی ساری ہڈیاں ٹوٹ پھوٹ کر رہ گئی ہوں۔ وہ اوندھے منہ گرا تھا۔ چند لمحے وہ یونہی پڑا رہا پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور آہستہ آہستہ اوپر اٹھا تو اسے اپنے قریب دھمک کی آواز سنائی دی۔ عمران نے سر اٹھایا اور پھر یہ دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ جس روبوٹ نے اسے نشانہ بنانے کی کوشش کی تھی وہی روبوٹ اب اس کے نزدیک کھڑا تھا۔ عمران نے سر مزید اوپر کیا تو روبوٹ نے لیزر گن کا رخ اسی کی جانب کر رکھا تھا اور وہ سر جھکائے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ عمران نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسے اپنے جسم میں تیز ٹیسیں اٹھتی ہوئی محسوس ہوئیں اور وہ دھم سے گر گیا۔ اس نے سر اٹھا کر

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

روبوٹ کی طرف دیکھا اور یہ دیکھ کر اس کا دل اچھل کر حلق میں آ اٹکا کہ روبوٹ کی انگلی لیزر گن کے بٹن پر تھی جسے وہ پریس کرنے ہی والا تھا۔ اب عمران کے پاس بچاؤ کا کوئی راستہ نہ تھا۔ روبوٹ جیسے ہی بٹن پریس کرتا لیزر نکل کر عمران کے جسم سے ٹکراتی اور عمران کا جسم دھماکے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر جاتا۔ عمران کو اس بار یقینی موت اپنی آنکھوں کے سامنے ناچتی ہوئی دکھائی دینے لگی تھی۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بگ کنگ کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ وہ دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے عمران اور میجر پرمود کے ہاتھوں تباہ ہونے والے روبوٹس کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں پھیلی ہوئی تھیں جیسے اسے ابھی تک اس بات پر یقین نہ آ رہا ہو کہ اس کے ناقابل تسخیر روبوٹس کو عمران اور میجر پرمود نے تسخیر کر لیا تھا وہ روبوٹس جنہیں سپر پاورز ممالک کی طاقتور فورس حتیٰ کہ ایٹمی میزائلوں سے تباہ نہ کیا جا سکا تھا انہی روبوٹس کو عمران اور میجر پرمود نے اپنی حکمت عملی سے لمحوں میں تباہ کر دیا تھا۔

عمران کے ساتھیوں کی طرح میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں نے بھی تباہ ہونے والے روبوٹس کی لیزر گنیں حاصل کر لی تھیں اور انہوں نے اماؤ میں روبوٹس کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ روبوٹس میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے بھاگتے پھر رہے تھے۔ ان پر لیزر گنوں سے حملے کر رہے تھے لیکن اب تک ایک بھی

روبوٹ انہیں نشانہ نہ بنا سکا تھا جبکہ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں نے متعدد روبوٹس کو تباہ کر دیا تھا۔

"یہ سب انسان ہیں یا جنات۔ آخر انہیں کیسے علم ہو گیا کہ سلفر ایسڈ سے یا پھر لیزر گنوں سے ہی ان روبوٹس کو تباہ کیا جا سکتا ہے"...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بگ کنگ"...... اچانک اسے ہیڈ فون میں ایم سی ٹو کی آواز سنائی دی۔

"یس ایم سی ٹو۔ بولو"...... بگ کنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کماؤ میں میجر پرمود اور فلاؤس میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہمارے تمام روبوٹس کو تباہ کر دیا ہے۔ اب ان دونوں علاقوں میں ایک بھی روبوٹ باقی نہیں بچا ہے اس لئے میں نے دونوں علاقوں سے ایئر شپس واپس بلوا لی ہیں"...... ایم سی ٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بگ کنگ کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوتی چلی گئیں۔

"کیا ان میں ایک بھی ایسا روبوٹ نہیں تھا جو عمران اور اس کے ساتھیوں یا میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کر سکتا ہو"۔ بگ کنگ نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہمارے روبوٹس انسانوں کے مقابلے میں طویل قد اور انتہائی بھاری ہیں بگ کنگ۔ جو تیزی اور پھرتی انسانوں میں ہے وہ پھرتی

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

ان روبوٹس میں نہیں ہے۔ روبوٹس کے مقابلے میں انسان زیادہ چست و چالاک ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کا ہمارے روبوٹس مقابلہ نہیں کر سکے تھے اور ان کے ہاتھوں تباہ ہو گئے۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں اور میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں پر ایئر شپ سے بھی راڈ میزائلوں سے حملہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن مجھے اس میں بھی کامیابی نہیں مل سکی ہے"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ہمارا سارا مشینی سسٹم ان چند افراد کے سامنے بے بس ہو گیا ہے"...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس بگ کنگ۔ اب تک تو ایسا ہی ہے۔ ان کے ہاتھ ہماری لیزر گنیں بھی لگ گئی ہیں اور یہی لیزر گنیں ہمارے لئے زیادہ نقصان کا باعث بنی ہیں"...... ایم سی ٹو نے جواب دیا تو بگ کنگ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ان کے پاس ہماری کتنی لیزر گنیں ہیں"...... بگ کنگ نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

"ان سب نے دو دو تین تین لیزر گنیں سنبھال رکھی ہیں بگ کنگ۔ کل ملا کر ان سب کے پاس ہماری پچاس لیزر گنیں پہنچ چکی ہیں"...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

"تم روبوٹس کو جو لیزر گنیں فراہم کرتے ہو کیا ان کے سیریل،

ماڈل اور برانڈ نمبر نوٹ کرتے ہو"...... بگ کنگ نے پوچھا۔

"یس بگ کنگ۔ تمام روبوٹس کو فراہم کی گئیں لیزر گنوں کا ڈیٹا میرے پاس موجود ہے"...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

"تو پھر ڈیٹا چیک کرو اور ان تمام گنوں کی سرچنگ کرو جو روبوٹس کی بجائے عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کے پاس ہیں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"جب تمام گنوں کا ڈیٹا ٹریس ہو جائے تو ان تمام گنوں کو فوری طور پر ڈی ایکٹیویٹ کر دو تاکہ عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھی ان گنوں کو دوبارہ استعمال نہ کر سکیں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"اوہ۔ یس بگ کنگ۔ یہ اچھا آئیڈیا ہے۔ اگر میں ان گنوں کو ڈی ایکٹیویٹ کر دوں گا تو وہ گنیں ان کے لئے واقعی بے کار ہو جائیں گی اور وہ ان کا دوبارہ استعمال نہ کر سکیں گے"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ تم جب ان گنوں کو ڈی ایکٹیویٹ کرو تو اس کے ساتھ ساتھ گنوں میں لگی ہوئی ایس ایس سی ڈیوائس ایکٹیویٹ کر دینا۔ اس ڈیوائس کے ایکٹیویٹ ہوتے ہی گنوں میں آگ لگ جائے گی اور وہ پگھل جائیں گی۔ اس طرح عمران اور میجر پرمود تو کیا دنیا کا بڑے سے بڑا سائنس دان بھی ہماری گنوں کو چیک نہ کر سکے گا کہ انہیں کیسے بنایا گیا ہے اور ان میں بلاسٹنگ لیزر کیسے لوڈ

کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اماؤ اور فلاؤس میں ہمارے جتنے بھی روبوٹس تباہ ہوئے ہیں ان کے ٹکڑوں کو بھی پگھلا دو تاکہ کوئی بھی انہیں کہیں لے جا کر ان پر ریسرچ نہ کر سکے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ آپ مجھے صرف دو منٹ دے دیں۔ دو منٹ بعد نہ صرف ہماری ساری لیزر گنیں تباہ ہو جائیں گی بلکہ روبوٹس کے ٹکڑے بھی پگھل جائیں گے جن پر کوئی بھی ریسرچ نہیں کی جا سکے گی"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"اوکے"...... بگ کنگ نے کہا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر لگا ہوا ایک اور بٹن پریس کیا تو ہیڈ فون میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی۔

"یس بگ کنگ۔ ایم سی ون بول رہا ہوں"...... ہیڈ فون میں اس بار ایم سی ٹو کی بجائے ایم سی ون کی آواز سنائی دی جس کی ڈیوٹی بی ورلڈ کی حفاظت کرنا تھی۔

"ایم سی ون۔ ہم نے دوسرے ممالک کی طرح ایکریمیا کی تین ریاستوں پر بھی روبوٹس فورس بھیجی تھی۔ ان ریاستوں کے نام، اماؤ، فلاؤس اور ڈیگر ہیں۔ ڈیگر میں تو ہمارے روبوٹس نے اپنی طاقت کا سکہ جما لیا ہے لیکن ہم نے جو روبوٹس اماؤ اور فلاؤس میں بھیجے تھے وہ سب تباہ ہو چکے ہیں اور ایم سی ٹو نے وہاں سے دونوں ایئر شپ بھی واپس بلوا لئے ہیں۔ ان دونوں ریاستوں میں

بلیک کلاؤڈ بدستور موجود ہیں جن سے ہم نے وہاں کا مواصلاتی نظام معطل کیا ہوا ہے۔ ہمارے روبوٹس کو تباہ کرنے والے چند انسان ہیں جنہیں میں نے خود ہی فری ہینڈ دے کر چھوڑ دیا تھا۔ میرے خیال کے مطابق وہ سی ورلڈ تک نہیں پہنچ سکتے تھے اور نہ ہی ان میں اتنی طاقت تھی کہ وہ ہمارے روبوٹس کا مقابلہ کر سکیں لیکن جس طرح انہوں نے ہمارے روبوٹس کو تباہ کیا ہے اس سے میں بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں اور میں نے اپنا یہ فیصلہ واپس لے لیا ہے کہ میں انہیں مزید فری ہینڈ دوں۔ اگر وہ ہمارے ناقابل شکست روبوٹس تباہ کر سکتے ہیں تو ان سے کوئی بعید نہیں کہ وہ سی ورلڈ بھی پہنچ جائیں اس لئے اب میں انہیں زندہ رہنے کا کوئی موقع نہیں دینا چاہتا ہوں"...... بگ کنگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ میں آپ کے حکم کا منتظر ہوں"...... ایم سی ون نے بغیر کسی ردعمل کے کہا۔

"تم فوری طور پر دس ریڈ کرافٹ تیار کرو اور ان میں سے پانچ اماؤ اور پانچ فلاؤس روانہ کر دو۔ ان دس کے دس ریڈ کرافٹس کا کنٹرول تمہارے پاس ہونا چاہئے۔ ریڈ کرافٹس کو وہاں بھیج کر تم میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرو گے اور جیسے ہی وہ سامنے آئیں تم نے ہر حال میں ریڈ کرافٹس سے ان پر تابڑ توڑ حملے کرنے ہیں۔ یاد رہے تمہارے یہ حملے اس وقت تک جاری رہنے چاہئیں جب تک کہ وہ سب کے

سب ہلاک نہیں ہو جاتے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ آپ کے حکم پر عمل ہو گا"...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

"ان کے پاس ہمارے روبوٹس کی لیزر گنیں تھیں جنہیں میں نے ایم سی ٹو سے کہہ کر ڈی ایکٹیویٹ کرا دیا ہے۔ بہرحال لیزر گنیں ان کے پاس بھی ہوتیں تو وہ ہمارے ریڈ کرافٹس کو نشانہ نہیں بنا سکتے۔ ریڈ کرافٹ روبوٹس سے زیادہ طاقتور اور مضبوط ہیں جنہیں نہ تو سلفر ایسڈ سے تباہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان پر لیزر گنوں کا کوئی اثر ہوتا ہے۔ ریڈ کرافٹس کو تباہ کرنا عمران، میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ تم فوری طور پر ریڈ کرافٹ اماؤ اور فلاؤس بھیج دو تاکہ وہ جلد سے جلد ان کا خاتمہ کر دیں۔ میں نہیں چاہتا کہ ان کی وجہ سے یہ خبر پوری دنیا میں پھیل جائے کہ روبوٹس کو ان کی لیزر گنوں یا پھر سلفر ایسڈ سے نقصان پہنچایا جا سکتا ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ میں ابھی ریڈ کرافٹ بھجوانے کا انتظام کرتا ہوں"...... ایم سی ون نے جواب دیا۔ اسی لمحے بگ کنگ کو ہیڈ فون میں سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے میز پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"بگ کنگ"...... دوسری جانب سے ایم سی ٹو کی آواز سنائی دی۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"ایس ایم سی ٹو۔ کیا رپورٹ ہے"...... بگ کنگ نے پوچھا۔

"میں نے تمام لیزر گنوں کو ڈی ایکٹیویٹ کر کے تباہ کر دیا ہے۔ تباہ ہونے والے روبوٹس بھی ختم ہو چکے ہیں۔ ان کے ٹکڑے پگھلا کر میں نے دھواں بنا کر اڑا دیئے ہیں۔ اب ان علاقوں میں ایسا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے کہ وہاں ایک بھی روبوٹ اتارا گیا ہو"...... ایم سی ٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویل ڈن۔ اب تم ان سب پر نظر رکھو۔ میں نے ایم سی ون سے کہہ کر ان سب کی ہلاکت کے لئے ریڈ کرافٹ روانہ کر دیئے ہیں۔ عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھی ریڈ کرافٹس کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ جلد ہی ہمیں ان کی ہلاکت کی خوشخبری ملے گی۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ان تمام افراد کی مسلسل مانیٹرنگ کرو اور جب ریڈ کرافٹس ان پر حملہ کریں تو ان کی ہلاکت کی تصویریں بناؤ تاکہ میں دنیا کو بتا سکوں کہ میرے مقابلے پر آنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ایم سی ٹو نے جواب دیا تو بگ کنگ نے بٹن پریس کر کے رابطہ منقطع کر دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے ایک بار پھر میز پر لگا ہوا بٹن پریس کیا۔

"ایم سی ون بول رہا ہوں بگ کنگ۔ میرے لئے کیا حکم ہے"...... ایم سی ون کی آواز سنائی دی۔

"ایس کنگ سے بات کراؤ"...... بگ کنگ نے کہا۔ ایس کنگ

اس وقت سی ورلڈ ٹو میں موجود تھا جبکہ اس کی غیر موجودگی میں اس کا ہیڈ کوارٹر عمران اور ٹرومین نے تباہ کر دیا تھا اور اس کی اطلاع ملنے پر بگ کنگ نے ایس کنگ کو عارضی طور پر سی ورلڈ ٹو میں ہی رہنے کا حکم دیا تھا۔

"یس بگ کنگ"...... ایم سی ون نے جواب دیا اور ہیڈ فون میں چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"ایس کنگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ہیڈ فون میں ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"بگ کنگ بول رہا ہوں"...... بگ کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ یس بگ کنگ۔ میرے لئے کیا حکم ہے"...... بگ کنگ کی آواز سن کر ایس کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہارے سپرد جو کام کیا تھا اس کا کیا کیا ہے تم نے ایس کنگ"...... بگ کنگ نے اسی طرح انتہائی سرد اور کرخت لہجے میں کہا۔

"کام ہو گیا ہے بگ کنگ۔ میں نے دو افراد کو سلیکٹ کر لیا ہے جو ای کنگ اور ڈی کنگ بننے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ میں نے ان دونوں کے مائنڈ اسکین کر کے انہیں سی ورلڈ کا مکمل طور پر وفادار بھی بنا دیا ہے"...... ایس کنگ نے کہا۔

"ویری گڈ۔ کون ہیں وہ دونوں"...... بگ کنگ نے کہا تو ایس

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

کنگ اسے ان دو افراد کے بارے میں بتانے لگا جن کے ایس کنگ نے مائنڈ اسکین کر کے ای کنگ اور ڈی کنگ کی جگہ ایڈجسٹ کیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ ان دونوں کے بارے میں مجھے مکمل رپورٹ بھیجو۔ میں خود ان کا بائیو ڈیٹا چیک کروں گا۔ اگر وہ دونوں میرے معیار پر پورے اترے تو میں انہیں تھری اور فور کنگ کا درجہ دے کر فور کنگز میں شامل کر لوں گا لیکن اگر وہ میرے معیار پر پورا نہ اترے تو میں ان کے خلاف ڈیتھ آرڈر جاری کر دوں گا۔ ایسی صورت میں آپ کو ان کے ساتھ کیا کرنا ہے یہ آپ بہتر جانتے ہیں"...... بگ کنگ نے خشک لہجے میں کہا۔

"یس بگ کنگ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں آپ کے معیار پر ضرور پورا اتریں گے۔ ان دونوں میں ایسی خوبیاں ہیں کہ یہ فور کنگز میں شمولیت اختیار کر کے تھری اور فور کنگ کی جگہ لے سکتے ہیں۔ ان دونوں کے مائنڈ مکمل طور پر میرے کنٹرول میں ہیں اور مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں سی ورلڈ کی سلامتی اور بقاء کے لئے ہی کام کریں گے اور ان دونوں کی وجہ سے سی ورلڈ مزید ترقی کی منزلیں طے کرے گا"...... ایس کنگ نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"دیکھتے ہیں۔ آپ پہلے مجھے ان کا ڈیٹا بھیجیں پھر جب میں کہوں تو ان دونوں کو بھی میرے پاس بھیج دینا۔ میں خود بھی انہیں پرکھنا چاہتا ہوں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ایس کنگ نے کہا تو بگ کنگ نے ہاتھ بڑھا کر بٹن پریس کیا اور رابطہ ختم کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے سکون تھا۔ اسے یقین تھا کہ عمران، میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں نے روبوٹس کو تو مات دے دی تھی اور سی ورلڈ کے بے شمار روبوٹس ان کے ہاتھوں تباہ ہو گئے تھے لیکن ریڈ کرافٹس کا مقابلہ ان دونوں ایجنٹوں کے بس کی بات نہ تھی۔ ایک بار وہ ریڈ کرافٹس کے سامنے آ جاتے تو ایم سی ون یقیناً ان کرافٹس سے ان سب کو آسانی سے ہلاک کر سکتا تھا۔

اسی لمحے سیٹی کی آواز گونج اٹھی تو بگ کنگ نے ہاتھ بڑھا کر بٹن پریس کر دیا۔

"ایم سی ون بول رہا ہوں بگ کنگ"...... ایم سی ون کی آواز سنائی دی۔

"یس ایم سی ون۔ بولو"...... بگ کنگ نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے پانچ ریڈ کرافٹ اماؤ اور پانچ ریڈ کرافٹ فلاوس کی طرف روانہ کر دیئے ہیں بگ کنگ۔ ان کرافٹس کا کنٹرول میرے پاس ہے۔ دو سے تین گھنٹوں میں ریڈ کرافٹس اماؤ اور فلاوس پہنچ جائیں گے۔ آپ ایم سی ٹو سے کہہ کر ان سیٹلائٹس کا لنک میری مشین سے کرا دیں جس سے ایم سی ٹو عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کی مانیٹرنگ کر رہا ہے تاکہ جیسے ہی ریڈ کرافٹس وہاں پہنچیں میں ان سے ڈائریکٹ اٹیک کرا سکوں"...... ایم سی ون نے

کہا۔

"ٹھیک ہے میں کہہ دیتا ہوں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"اس کے علاوہ مجھے ان تمام افراد کا ڈیٹا بھی درکار ہے بگ کنگ تاکہ انہیں ہلاک کرنے کے بعد اس بات کی تصدیق کی جا سکے کہ ریڈ کرافٹس سے وہی افراد ٹارگٹ ہوئے ہیں جن کا ڈیٹا میرے پاس ہے"...... ایم سی ون نے کہا۔

"او کے۔ اور کوئی بات"...... بگ کنگ نے کہا۔

"نو بگ کنگ"...... ایم سی ون نے کہا تو بگ کنگ نے بٹن پریس کر کے اس سے رابطہ منقطع کیا اور ایم سی ٹو سے رابطہ ملا کر اسے ہدایات دینا شروع ہو گیا۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

اس سے پہلے کہ روبوٹ عمران پر لیزر فائر کرتا اسی لمحے ایک لیزر آئی اور روبوٹ کے سر سے ٹکرائی۔ یکلخت ایک زوردار دھماکہ ہوا اور روبوٹ کے سر کے پرخچے اڑتے چلے گئے۔ روبوٹ لہرایا اور پھر الٹ کر گرتا چلا گیا۔ روبوٹ کے سر کو اس طرح اڑتے اور اسے الٹ کر گرتے دیکھ کر عمران نے سر اٹھا کر دیکھا۔ اسے دور سے جولیا بھاگ کر اس طرف آتی دکھائی دی۔ جولیا نے شاید روبوٹ کو عمران پر حملہ کرتے دیکھ لیا تھا اس لئے اس نے دور سے ہی اس روبوٹ پر لیزر فائر کر کے اس کا سر اڑا دیا تھا۔

"تم ٹھیک ہو"...... جولیا نے عمران کے نزدیک آ کر اس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے دیکھ لیا تھا جب اس روبوٹ نے تم پر لیزر فائر کی تھی اور تم ہوا میں اچھل کر اس دیوار سے ٹکرا کر گر پڑے تھے۔ میں

چونکہ دور تھی اور وہاں سے اس روبوٹ کو نشانہ نہ بنا سکی تھی اس لئے مجھے دوڑ کر آنا پڑا تاکہ اسے رینج میں لے کر تباہ کر سکوں"۔ جولیا نے کہا۔

"ویری آئیڈ درست آئیڈ۔ اگر تم اس روبوٹ کا سر نہ اڑاتی تو یہ اب تک میرے ٹکڑے اڑا چکا ہوتا"...... عمران نے کراہتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک بار پھر دونوں ہاتھوں پر زور ڈالا اور پھر وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"میں تمہیں سہارا دوں"...... جولیا نے اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات دیکھ کر کہا۔

"عمر بھر کے لئے"...... عمران نے کہا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن کی ہڈی سہلانے لگا۔ چند لمحے وہ اسی طرح بیٹھا رہا پھر وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اٹھتے ہوئے اسے شدید تکلیف ہو رہی تھی لیکن وہ دانتوں پر دانت جمائے تکلیف برداشت کرتے ہوئے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ہاں"...... جولیا نے دھیمے سے لہجے میں کہا۔

"شکر ہے کہ میری ہڈیاں سلامت ہیں ورنہ جس بری طرح سے میں دیوار سے ٹکرا کر گرا تھا میری شاید ہی کوئی ہڈی سلامت بچتی"...... عمران نے جولیا کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا جہاں شفق کی سرخی بکھر رہی تھی۔

"اسی لئے تو کہتے ہیں کہ تم ڈھیٹ ہڈی کے بنے ہوئے ہو"۔

جولیا نے مسکرا کر کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔

"یہ بتاؤ کہ ہمارے باقی بہادر سپاہی کہاں ہیں"...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ مختلف اطراف میں نکل گئے ہیں تاکہ اس شہر میں موجود تمام روبوٹس کا صفایا کر سکیں"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"روبوٹس کو تباہ کرنے کا ہتھیار تو ہمیں مل گیا ہے لیکن میں اس ایئر شپ کو نشانہ بنانے کی کوشش کر رہا تھا جس میں روبوٹس یہاں آئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے لگ رہا تھا۔ تم بار بار ریڈ ایئر کرافٹ کی طرف لیزر فائر کر رہے تھے لیکن ریڈ ایئر کرافٹ کافی بلندی پر ہے اس لئے تمہاری گن کی لیزر اس تک نہیں پہنچ رہی تھی"...... جولیا نے کہا۔

"اگر ہم کسی اونچی عمارت کی چھت پر پہنچ جائیں تو ہم اس ریڈ ایئر کرافٹ کو نشانہ بنا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو"...... جولیا نے کہا تو عمران آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس طرف بڑھا جہاں اس کی گنیں گری ہوئی تھیں۔ اس نے دونوں گنیں اٹھائیں اور پھر وہ دونوں عمارتوں کی آڑ لیتے ہوئے وہاں موجود بلند ترین عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ عمارت کا گیٹ کھلا ہوا تھا۔ وہ گیٹ سے ہوتے ہوئے اندر آ گئے۔

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

"اس عمارت کی لفٹ تو کام نہیں کر رہی ہو گی کیونکہ جب سے آسمان پر سیاہ بادل آئے ہیں۔ مواصلات کی طرح بجلی کا نظام بھی ختم ہو گیا ہے۔ سب لوگ اندر ہی محصور ہو کر رہ گئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تو کیا ہمیں اتنی بلندی پر سیڑھیاں چڑھ کر جانا ہو گا"۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"ظاہر ہے۔ میں سپر مین اور تم سپر لیڈی تو ہو نہیں کہ اُڑ کر بلندی پر چلے جائیں"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"سینکڑوں سیڑھیاں چڑھ کر حشر ہو جائے گا"...... جولیا نے کراہ کر کہا۔

"مجبوری ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو"...... جولیا نے ایک طویل سانس لے کر کہا اور وہ عمارت میں داخل ہو کر سیڑھیاں تلاش کرنے لگے۔ یہ کمرشل عمارت تھی جہاں زیادہ تر رہائشی فلیٹس تھے۔ روپوش کے خوف سے لوگ فلیٹوں میں دبکے ہوئے تھے اور انہوں نے اندر سے دروازے بند کر رکھے تھے اس لئے بیرونی عمارت مکمل طور پر خالی اور سنسان پڑی ہوئی تھی۔ جلد ہی انہیں سیڑھیاں مل گئیں اور پھر وہ ان سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔ شروع شروع میں ان کی رفتار تیز رہی لیکن پھر ان پر تھکاوٹ طاری ہونے لگی۔

"ابھی تو ہم شاید دس منزلیں بھی نہیں چڑھے ہیں۔ چھت تک

پہنچتے پہنچتے تو ہم بے دم ہو جائیں گے"...... عمران نے سیڑھیوں پر ہی بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں اس کے کاندھوں پر سوار ہو جاتا"...... عمران نے کہا۔

"اب تم اتنے بھی بوڑھے نہیں ہوئے ہو کہ تمہیں دوسروں کے کاندھوں پر سواری کرنا پڑے۔ چلو اٹھو"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ یہ دیکھ کر عمران نے ایک طویل سانس لی اور بڑے مرے مرے انداز میں سیڑھیاں چڑھنے لگا جیسے واقعی اس میں جان نہ ہو اور وہ طوعاً کرہاً سیڑھیاں چڑھ رہا ہو۔

"میرے سامنے ڈرامہ مت کرو۔ میں جانتی ہوں تم پچاس ساٹھ منزلوں کی سیڑھیاں تو کیا ایک ہزار منزلوں کی سیڑھیاں بھی چڑھ سکتے ہو۔ چلو جلدی کرو ورنہ میں چھت پر اکیلی ہی پہنچ کر ایئر شپ کو نشانہ بنانے کی کوشش کرتی ہوں"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ مجھے اکیلا چھوڑ دو گی تو میرے لئے واقعی سیڑھیاں چڑھنا مشکل ہو جائے گا اور اگر چھت پر جا کر تم ایئر شپ کو نقصان نہ پہنچا سکی تو ایئر شپ سے راڈ میزائل آ کر تمہارا مزاج ضرور پوچھ لے گا اور میں نہیں چاہتا کہ تم میرے علاوہ کسی اور کو اپنا مزاج آشنا بناؤ"...... عمران نے بوکھلا کر کہا اور پھر وہ

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ ساٹھ ستر سیڑھیاں چڑھ کر وہ چند لمحوں کے لئے رکتے اور پھر سیڑھیاں چڑھنا شروع کر دیتے۔ سیڑھیاں جیسے ختم ہونے کا نام ہی نہ لے رہی تھیں۔

"توبہ ہے۔ یہ سیڑھیاں تو شیطان کی آنت کی طرح طویل ہوتی جا رہی ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تھک گئی ہو تو میں اٹھا لوں تمہیں کاندھوں پر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ شکریہ۔ مجھ میں ابھی اتنی جان ہے کہ میں ان سے ڈبل سیڑھیاں چڑھ سکوں"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"تو شروع ہو جاؤ"...... عمران نے کہا اور وہ ایک بار پھر سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ آخر کار آخری فلور پر آ کر وہ چھت پر جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھے اور پھر وہ سیڑھیاں چڑھ کر جیسے ہی چھت پر پہنچے یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ آسمان پر سیاہ بادل تو ضرور چھائے ہوئے تھے لیکن ایئر شپ وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔

"یہ کیا۔ یہ ایئر شپ کہاں غائب ہو گیا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاید اسے واپس بلا لیا گیا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے ہماری ساری محنت بے کار گئی ہے"۔ جولیا

نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا برے برے منہ بنانے لگی۔

"اگر ایئر شپ واپس چلا گیا ہے تو پھر یہ سیاہ بادل یہاں کیوں موجود ہیں۔ ایئر شپ کے جاتے ہی انہیں بھی چھٹ جانا چاہئے تھا یا غائب ہو جانا چاہئے تھا"...... جولیا نے کہا۔

"اب ایسا کیوں ہوا ہے اس کا جواب بگ کنگ ہی دے سکتا ہے اور میرا بگ کنگ سے کوئی رابطہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ تمہارا بگ کنگ سے رابطہ ہے"۔ جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"کہہ بھی دیتی تو میں کیا کر سکتا تھا"...... عمران نے کراہ کر کہا تو جولیا اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

"اب روبوٹس ختم ہو گئے ہیں تو ہمیں یہاں رکنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہمیں فوراً سی ورلڈ کی طرف روانہ ہو جانا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"چلے جائیں گے۔ ایسی بھی کیا جلدی ہے۔ ہم یہاں مستقبل کی پلاننگ آسانی سے کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں اس پلاننگ کے سوا کچھ اور نہیں سوجھتا"...... جولیا نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"سوجھے گا لیکن پلاننگ کے بعد جب ہمارے دو تین چیاؤں

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

میاؤں ہو جائیں گے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ اس نے خاموش ہو جانے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اس معاملے میں وہ عمران سے جتنی بھی بات کرے گی عمران نے اسے حماقت بھرے جواب ہی دینے ہیں۔

''کیا ہوا۔ چیاؤں میاؤں کا سن کر تم خاموش کیوں ہو گئی ہو''۔ عمران نے کہا۔

''تو کیا کہوں''...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

''اور کچھ نہیں تو چیاؤں میاؤں کے نام ہی رکھ دو''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''جب ایسا وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ فی الحال چلو یہاں سے''...... جولیا نے کہا۔

''کیا کرو گی کہیں جا کر۔ میں تو کہتا ہوں کہ ہم کچھ دیر یہیں رک جاتے ہیں اور کچھ نہیں تو رفاقت کے چند لمحے میسر آ گئے ہیں۔ اس رفاقت میں مستقبل کی پلاننگ کر لیتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تم آخر چاہتے کیا ہو''...... جولیا نے دھیمے سے لہجے میں کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ۔ کہ۔ کہ......'' عمران نے بھی لرزتے ہوئے لہجے میں کہا اور فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

''کہ کیا۔ آگے بولو''...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''وہ۔ وہ۔ یہی کہ ایڈیسن لیمپ کی روشنی میں پڑھتا تھا۔ گراہم

COURTESY SUMAIRA NADEEM
WWW.URDUFANZ.COM

بیل کے بارے میں سنا ہے کہ وہ بے چارہ موم بتی کی روشنی میں پڑھتا تھا، شیکسپیئر سٹریٹ لائٹس کے نیچے اور ڈاکٹر علامہ محمد اقبال صاحب چراغ تلے پڑھائی کرتے تھے۔ قائد اعظم کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ پڑھنے کے لئے لالٹین کا استعمال کرتے تھے''...... عمران نے کہا تو جولیا مسکرا کر عمران کی طرف دیکھنے لگی۔

''تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... جولیا نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہی کہ وہ پڑھائی کے لئے رات کا ہی انتظار کیوں کرتے تھے۔ دن کی روشنی میں کیا کرتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''نیچے جا کر بتاتی ہوں چلو اٹھو''...... جولیا نے کہا اور پھر وہ مڑی اور تیز تیز چلتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی۔

''ارے ارے۔ کہاں جا رہی ہو۔ میرے دل کی بات تو سنتی جاؤ''...... عمران نے کہا۔

''وہ بھی نیچے جا کر سنوں گی تنویر بھائی کے سامنے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور رکے بغیر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ عمران بھی اس کے پیچھے لپکا۔

''میری بات سنو پلیز۔ تنویر کے سامنے میں دل کا حال نہیں سنا سکتا''...... عمران نے کہا مگر جولیا تیز تیز سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔ اس کے سیڑھیاں اترنے کی رفتار اتنی تیز تھی کہ اسے پتہ ہی نہ چلا کہ وہ کب گراؤنڈ فلور پر پہنچ گئی ہے۔ گراؤنڈ فلور پر آتے ہی وہ

تیزی سے بیرونی دروازے کی جانب لپکی۔ ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھی ہو گی کہ اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا اور عمارت یوں لرز اٹھی جیسے زبردست زلزلہ آیا ہو۔ جولیا لڑکھڑا گئی۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور پھر عمارت اس بری طرح سے لرزنے لگی جیسے ابھی ڈھے جائے گی۔

"عمارت تباہ ہو رہی ہے۔ جلدی نکلو یہاں سے"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف لپکے۔ ابھی وہ دروازے کے نزدیک پہنچے ہی تھے کہ انہوں نے عمارت کو لہراتے دیکھا۔ گڑگڑاہٹ تیز ہوتی جا رہی تھی اور عمارت میں انسانی چیخوں کا طوفان آ گیا تھا۔ فلیٹوں میں دبکے ہوئے افراد چیختے چلاتے ہوئے فلیٹوں سے نکل آئے۔ عمران اور جولیا مین دروازے سے نکلے ہی تھے کہ عمارت جو دائیں جانب جھک رہی تھی تیزی سے گرتی چلی گئی۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز میں اب تک لکھا گیا سب سے طویل ترین ناول

ڈائمنڈ جوبلی نمبر

فور کنگز

دوسرا حصہ

مصنف
ظہیر احمد

کیا + عمران اور جولیا عمارت کے ملبے میں دب کر واقعی ہلاک ہو گئے تھے؟

سی شارک + جو سمندر کے ایک ایسے بلیک سرکل میں پھنس گئی جو اسے سیدھا موت کے منہ میں لے جا رہا تھا۔

عمران + جس کا بلیک ایرو ہیلی کاپٹر موسمی تغیرات کا شکار ہو گیا۔ اور پھر ——؟

وہ لمحہ + جب عمران اور اس کے ساتھیوں کے اردگرد آسمان پر موت ہی موت چکرا رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس موت کا سامنا کیسے کیا۔

وہ لمحہ + جب میجر پرمود اور اس کے ساتھی سمندر میں جس سی شارک میں سفر کر رہے تھے اس کی لوکیشن کا سی ورلڈ کے بگ کنگ کو علم ہو گیا اور پھر ——؟

کیا + بگ کنگ نے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں سمیت سی شارک کو تباہ کر دیا؟

عمران میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کی یہ طویل مہم کیا واقعی ان کی ہلاکت پر ختم ہوئی۔ یا پھر ——؟

عمران سیریز کے متوالوں کے لئے اک تحفہ بے مثل۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666